



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ 25 جون 1997 بہ طبق 19 صفر المظفر 1418 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲	وقہ سوالات	۵
۳	رخصت کی درخواستیں	۳۱
۴	سالانہ بحث پر بحث	۳۲
۵	سردار محمد اختر مینگل قائدیوں اوزیر خزانہ کی بحث تقریب	۱۰۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچوال / بحث اجلاس مورخ ۲۵ جون ۱۹۹۰ء بھطاق

۱۵ صفر ۱۴۱۸ ہجری (بروز بعد از بر صدارت جناب سید عبدالجبار خان، اسیکر، بوقت ساعت گیارہ بجے (قبل از دوپر ایسا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئی میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحق انورزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنُتوْا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شَهِدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجِدُونَكُمْ
شَنَآنٌ فَوِيمٌ عَلَى أَلَا تَعْدِلُوا ۚ إِنَّمَا طُهُورُ أَفْرَبٍ لِلشَّقْوَى ۖ وَإِنَّمَا لِلَّهِ
إِنَّ اللَّهَ حَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۖ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلْحَةَ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ کے گھرے ہونے والے، انصاف کی گواہی دینے والے ہو جاؤ، اور کوئی تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، یہ تھوڑی سے قریب تر ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطاعت ہے، اور اللہ نے ایسے لوگوں کے لئے آئے اور انہوں نے اچھے کام کے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مخفیت اور ثواب عظیم ہے۔

صَدَّقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

وقہہ سوالات

جناب اپسیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سوال نمبر ۴۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

۴۹ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بیڈی اے ازراہ کرم مطلع فمائیں گے کہ۔

(الف) محمد بیڈی اے کے انتخاب آفسران و دیگر اشاف کے نام بعد گرید اور ضلع بہاش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ محمد کے تحت صوبہ کے کم کم اضلاع میں کس نوعیت کے کون کوئے ادارے کمال کمال قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعيینات آفسران و دیگر اشاف کے ملازمین کے ناموں کے بعد گرید اور ضلع بہاش کی تفصیل دی جائے۔

(وزیر اعلیٰ)

(الف) اسوال بذا کے بابت تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار—نام	عمرہ	گرید	ضلع بہاش
۱۔ سردار محمد احمد درانی	جزل میجر (ڈپوٹیشن	۱۹	کوئٹہ محمد ماحولیات
۲۔ محمد فاروق	جزل میجر	۱۹	کوئٹہ
۳۔ محمد طاہر	ایڈیشنل جنرل میجر	۱۸	کوئٹہ
۴۔ خواجہ سلیم مصطفیٰ	ایڈیشنل جنرل میجر	۱۸	کوئٹہ
۵۔ محمد رفاقت خلیل	ایڈیشنل جنرل میجر	۱۸	کوئٹہ
۶۔ ناصر زمان	سینٹ کیٹ	۱۸	کوئٹہ
۷۔ ظفر اقبال جمالی	میجر	۱۸	جعفر آباد
۸۔ غلام فاروق شاہ	میجر	۱۸	کوئٹہ

۱۰- لعل بحق لعنی	نمبر شمار — نام
۱۱- رونالد تحصیل	اد زاہد حسین
۱۲- محمد طارق بلوج	ببود آبادی (آ)
۱۳- سید عل خان ٹوئی	ببود آبادی (آ)
۱۴- احمد رضا	ڈپٹی میجسٹر کوئٹہ
۱۵- پیر محمد ترین	ڈپٹی میجسٹر پشین
۱۶- محمد عارف درانی	ڈپٹی میجسٹر کوئٹہ
۱۷- یابر رضا ملک	ڈپٹی میجسٹر کوئٹہ
۱۸- تنویر حسین	ڈپٹی میجسٹر سی
۱۹- نصر اللہ ترین	ڈپٹی میجسٹر سی
۲۰- محمد ان خان ترین	ڈپٹی میجسٹر کوئٹہ
۲۱- محمد طارق	شورکیپر کوئٹہ
۲۲- سید حسین شاہ	پرستل سیکرٹری کوئٹہ
۲۳- محمد اقبال	پرستل سیکرٹری کوئٹہ
۲۴- عبد العزیز	پرائیویٹ سیکرٹری کوئٹہ
۲۵- سید طاہر حسین	شینونگر افر کوئٹہ
۲۶- شمس اللہ	شینونگر افر کوئٹہ

نمبر شمار	نام	عملہ	گرینڈ	طلع رہائش
۲۶	فدا حسین	کمپیوٹر آپریٹر	کوئٹہ	۱۳
۲۸	محمد سعید	اسٹنٹ	کوئٹہ	۱۱
۲۹	جیب الرحمن	اسٹنٹ	کوئٹہ	۱۲
۳۰	حاجی عبدالحکیم	شور کیپر	مسلم باغ	۹
۳۱	ابراهیم علی	ٹرانسپورٹ سپر وائز	کوئٹہ	۱۳
۳۲	بدل خان	ٹرانسپورٹ سپر وائز	قلات	۱۰
۳۳	محمد سعید	سینٹر کلرک	بسی	۹
۳۴	عبد الغفور	جونیئر کلرک	بسی	۵
۳۵	محمد ضیف	جونیئر کلرک	کوئٹہ	۶
۳۶	محمد قاسم	جونیئر کلرک	ژوب	۷
۳۷	نذر محمد	جونیئر کلرک	کوئٹہ	۷
۳۸	عبدالشکور	جونیئر کلرک	کوئٹہ	۵
۳۹	روزی خان	جونیئر کلرک	پیشین	۵
۴۰	نصیر احمد	جونیئر کلرک	کوئٹہ	۵
۴۱	عنایت خان	لیبارٹری اسٹنٹ	کچھی	۸
۴۲	مرزا علی بیگ	دفتری	کوئٹہ	۶
۴۳	نور محمد	دفتری	کچھی	۳
۴۴	محمد حیات	دفتری	کوئٹہ	۳
۴۵	سحد اللہ	دفتری	قلات	۲
۴۶	نیاز محمد	ڈرائیور	کوئٹہ	۱
۴۷	نصر اللہ	ڈرائیور	کوئٹہ	۱

نمبر شمار — نام	صلح باباش	گریڈ	عده	ڈرائیور	کوئٹہ	نمبر
۳۸۔ جان محمد		۲		ڈرائیور	کوئٹہ	
۳۹۔ کمال خان		۱		ڈرائیور	پشین	
۴۰۔ محمد وفا		۳		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۱۔ محمد ایوب		۲		ڈرائیور	مستونگ	
۴۲۔ محمد اکبر		۲		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۳۔ عزیز علی		۲		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۴۔ محمد افضل		۸		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۵۔ محمد بخش		۸		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۶۔ حسین بخش		۷		ڈرائیور	خاران	
۴۷۔ رحیم الدین		۳		ڈرائیور	کوئٹہ	
۴۸۔ عبدالعلی		۳		ناائب قاصد	کوئٹہ	
۴۹۔ عبدالجلال		۳		ناائب قاصد	پشین	
۵۰۔ ظلام محمد		۳		ناائب قاصد	کوئٹہ	
۵۱۔ فدا حسین		۱		ناائب قاصد	کچھی	
۵۲۔ غلام مصطفیٰ		۳		ناائب قاصد	خاران	
۵۳۔ عبدالجبار		۳		ناائب قاصد	پشین	
۵۴۔ فقیر محمد		۳		ناائب قاصد	کوئٹہ	
۵۵۔ شاہ بخش		۳		ناائب قاصد	قلات	
۵۶۔ رفیق احمد		۱		ناائب قاصد	رحیم یار خان	
۵۷۔ ناصر علی		۲		ناائب قاصد	کوئٹہ	
۵۸۔ فقیر محمد		۳		ناائب قاصد	کوئٹہ	

نمبر شمار	نام	جعده	گریدہ	صلح بہائی
۵۹	بی داد	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۰	نور محمد	۳	بولان	نائب قاصد
۶۱	غلام محمد	۲	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۲	دوست محمد	۳	پشین	نائب قاصد
۶۳	محمد عیسیٰ	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۴	باقم خان	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۵	محمد ابراهیم	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۶	عبد الجبیر	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۷	لیاقت علی	۱	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۸	محمد اکبر	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۶۹	جیب اللہ	۳	کوئٹہ	نائب قاصد
۷۰	خان محمد	۳	لورالانی	نائب قاصد
۷۱	غلام سرور	۱	لورالانی	نائب قاصد
۷۲	عبد المالک	۱	کوئٹہ	چوکیدار
۷۳	قائم خان	۱	مستونگ	چوکیدار
۷۴	حضور بخش	۱	کوئٹہ	چوکیدار
۷۵	میر خان	۱	موئی خیل	چوکیدار
۷۶	میر حسن	۱	کوئٹہ	چوکیدار
۷۷	محمد قاسم	۱	کوئٹہ	چوکیدار
۷۸	جیب اللہ ولد صدر علی	۱	کوئٹہ	چوکیدار
۷۹	فیض محمد	۱	کوئٹہ	چوکیدار

نمبر شمار	نام	صلح رہائش	گرید	عمردہ
۹۰۔	الی بخش		خاران	چوکیدار
۹۱۔	رحیم بخش		کوئٹہ	چوکیدار
۹۲۔	گل خان		کوئٹہ	چوکیدار
۹۳۔	عبداللہ		لورالانی	چوکیدار
۹۴۔	اللہ رسان		کوئٹہ	چوکیدار
۹۵۔	محمد جمعہ		کوئٹہ	چوکیدار
۹۶۔	شاہ محمد		کوئٹہ	چوکیدار
۹۷۔	عبد العزیز		کوئٹہ	چوکیدار
۹۸۔	شیر علی		کوئٹہ	چوکیدار
۹۹۔	محمد افضل		کوئٹہ	چوکیدار
۱۰۰۔	نواب خان		کوئٹہ	چوکیدار
۱۰۱۔	فدا حسین ولد ظلام حسن	چوکیدار	کوئٹہ	چوکیدار
۱۰۲۔	عبد الظیم		بی	چوکیدار
۱۰۳۔	جیب اللہ ولد لعل محمد	چوکیدار	بی	چوکیدار
۱۰۴۔	عبد المکرم ولد جاتان		کوئٹہ	چوکیدار
۱۰۵۔	عبد الرحمن	اسڈنٹ	کوئٹہ	
۱۰۶۔	عبد الناصر	کارپیٹر	کوئٹہ	
۱۰۷۔	شہزاد مسیح	فراش	کوئٹہ	

(ب) ادارہ ترقیات بلوچستان سوبہ کے درج ذیل مقامات پر مختلف نوعیت کے پرو جیکٹوں پر کام کر رہا ہے۔

نمبر ۱۔ فلور اسٹ کی کان کنی کا کام صلح قلات کے علاقہ دہمند میں کیا جا رہا ہے۔ زیر زمین

معدنیات کی کان کنی کا کام لیسر سے روزانہ اجرت کی بنیاد پر لیا جا رہا ہے۔ تاہم دیگر فرانس کی انجام دہی کے لئے درج ذیل افراد تھیں۔

نمبر شمار نام	طبع رہائش	گرینڈ	عمرہ	نمبر
۱۔ موسیٰ خیل بچ	پرو جیکٹ	بی	۱۸	۱
۲۔ محمد افضل	اسٹنٹ مانگ انجنئر، لاہور			۲
۳۔ نذیر احمد	کلک	۵	قلات	۳
۴۔ محمد انور	ڈرائیور	۳	بی	۴
۵۔ محمد عارف	ڈرائیور	۱	مستونگ	۵
۶۔ منظور حسین	ماٹنگ سردار	۸	آزاد کشمیر	۶
۷۔ اشبول خان	اسٹنٹ میکینک	۲	نوشیرہ	۷
۸۔ بی واد	چوکیدار	۱	قلات	۸
۹۔ شیر جان	چوکیدار	۱	قلات	۹
۱۰۔ محمد زمان	چوکیدار	۱	قلات	۱۰
۱۱۔ عبدالرحمان	چوکیدار	۱	قلات	۱۱
۱۲۔ عبدالجید	چوکیدار	۱	قلات	۱۲

نمبر ۱۔ تابہ اور سیسے کی تلاش کا کام طبع لمبیدہ میں ایک آسٹریلین کمپنی "پاسینکو ایکسلپوریشن" کے تعاون سے جاری ہے۔ ادارہ ترقیات بلوچستان کا درج ذیل عمرہ اس پرو جیکٹ پر کام کر رہا ہے۔

نمبر شمار نام	طبع رہائش	گرینڈ	عمرہ	نمبر
۱۔ عبد العزیز	فسحہ	۱۰	پشمن	۱
۲۔ شرافت حسین	فسحہ	۱۰	کوئٹہ	۲
۳۔ افغان غفار	فسحہ	۱۰	کوئٹہ	۳

نمبر ۲ :- ادارہ ترقیات بلوچستان نے سونے کی ابتدائی ذخیرہ کی دریافت کے لئے ایک پروگرام مطلع چانثی میں ایک آسٹریلین کمپنی بنی۔ ایچ۔ پی سرزاز کے تعاون سے شروع کر رکھا ہے اور اس میں ادارہ کے درج ذیل افراد کو رہے ہیں۔

نمبر شمار نام	صلح رہائش	گردی	عمرہ	محلہ
۱۔ محمد عیسیٰ	نیجر	۱۷	ترہت	
۲۔ پرویز اقبال خان	نیجر	۱۸	کوئٹہ	
۳۔ اصل محمد	ڈراسیور	۲	کوئٹہ	

نمبر ۳ :- ادارہ ہذا مطلع لمبیلہ کے علاقہ گذانی میں جہاز توڑنے کی صفت سے وابستہ ہے اس شعبہ میں گذانی کے فرائض درج ذیل افراد سراجہم دے رہے ہیں۔

نمبر شمار نام	صلح رہائش	گردی	عمرہ	محلہ
۱۔ محمد عظیم نوشیروانی	ایڈیشنل جرل نیجر	۱۸	خاران	
۲۔ کلیم الرحمن لای	ڈپنی نیجر	۱۹	خندار	
۳۔ محمد نعیم	سپروائزر	۲۰	کوئٹہ	
۴۔ نلام مصطفیٰ	جونیئر فلک	۲	جعفر آباد	
۵۔ علی مراد	گارڈ	۲	لمبیلہ	
۶۔ نوک داؤ	گارڈ	-	لمبیلہ	
۷۔ نعل محمد	گارڈ	-	لمبیلہ	
۸۔ قادر داؤ	گارڈ	۲	لمبیلہ	
۹۔ عبدالرشید	چوکیار	۱	لمبیلہ	
۱۰۔ محمد خان	لکینز	۱	کوئٹہ	
۱۱۔ مکنلا	فراش	۱	لمبیلہ	

نمبر ۴ :- تینہ ہذا زیارت سنجاوی روڈ (۱۳ کلومیٹر) لورالائی مارچنگی روڈ (۵ کلومیٹر) اور وابستہ

مادہ پل تعمیر کر رہا ہے۔ تمام کام کنگرائی نیپاک سرانجام دے رہا ہے۔ جبکہ مگر دفتری امور کی انجام دہی درج ذیل شاف کے سپر ہے۔

نمبر شمار	نام	طبع رہائش	غمدہ	گرینڈ
۱۔	محمد عظیم چٹھان		کوئٹہ	ڈائریکٹر ہائی ویز
۲۔	احمد خان لوئی		بسی	ڈپٹی پرو جیکٹ ڈائریکٹر
۳۔	محمد الیاس		کوئٹہ	سینٹر کارک
۴۔	محمد عظیم		کوئٹہ	ڈرامسور
۵۔	سیدف الدہ		کوئٹہ	ڈرامسور
۶۔	شاو محمد		کوئٹہ	ناائب قاصد
۷۔	حاجی محمد کرم		کوئٹہ	ناائب قاصد
۸۔	مسیان خان		کوئٹہ	ناائب قاصد

نمبر ۹۔ بی۔ ڈی۔ اے کا ایک شعبہ زیر زمین پانی کی ملاش و میوب ویلوں کی تنصیب سے مسلک ہے۔ اور حکومت کی نشاندہی پر صوبہ کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے۔ ان فرائض کی انجام دہی کیلئے درج ذیل اضافی تصدیقات ہے۔

نمبر شمار	نام	طبع رہائش	غمدہ	گرینڈ
۱۔	محمد حفیظ		کوئٹہ	فسحر ڈرائیکٹ
۲۔	اعیاز احمد		کوئٹہ	فسحر ڈرائیکٹ
۳۔	نذر جان مندو خیل		کوئٹہ	فسحر ڈرائیکٹ
۴۔	عبد الوہید ترین		کوئٹہ	فسحر ڈرائیکٹ
۵۔	افور شاہ		بسی	فسحر ڈرائیکٹ
۶۔	محمد بشارت		کوئٹہ	جیوفریسٹ
۷۔	عبدالکریم		کوئٹہ	ڈرلر

نمبر شمار	نام	صلح رہائش	گرید	عمرہ	ڈرلر	کوئٹہ	۸
				ٹریسر	کوئٹہ	۶	۹
			پشین	میکینک	کوئٹہ	۵	۱۰
			کوئٹہ	ولنڈر	کوئٹہ	۵	۱۱
نمبر شمار	نام	صلح رہائش	گرید	عمرہ	ڈرلر	کوئٹہ	۱۲
			مستونگ	ڈرائیور	کوئٹہ	۱۰	۱۳
				ڈرائیور	کوئٹہ	۸	۱۴
				ڈرائیور	کوئٹہ	۸	۱۵
				ڈرائیور	کوئٹہ	۸	۱۶
				ڈرائیور	کوئٹہ	۵	۱۷
				ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۱۸
		قلات		ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۱۹
		پشین		ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۲۰
		پشین		ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۲۱
				ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۲۲
				ڈرائیور	کوئٹہ	۳	۲۳
		اوستہ محمد		ڈرائیور	کوئٹہ	۲	۲۴
		شخچوورہ		فشر	کوئٹہ	۲	۲۵
				فشر	کوئٹہ	۲	۲۶
				فشر	کوئٹہ	۲	۲۷
				فشر	کوئٹہ	۲	۲۸

نمبر شمار	نام	محلہ	گریڈ	مددہ	فشن	محلہ	نام
۲۸	شمس الرحمن	کوئٹہ	۳	فشن	فشن	کوئٹہ	کوئٹہ
۲۹	محمد سلیم	بہاول نگر	۳	فشن	فشن	ڈیرہ گنڈی	ڈیرہ گنڈی
۳۰	موران خان	کوئٹہ	۳	فشن	فشن	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۱	محمد زمان	کلات	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۲	عبدالرسول	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۳	محمد رمضان	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۴	ظہور احمد	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۵	عبد الخاق	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۶	عبد الرزاق	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۷	غلام حسن	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۸	سلیمان علی	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۳۹	خلیل احمد	کوئٹہ	۳	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۴۰	حروز خان	کوئٹہ	۱	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۴۱	پار محمد	کوئٹہ	۱	ہیلپر	ہیلپر	کوئٹہ	کوئٹہ
۴۲	محمد اشرف	بولان	۱	ہیلپر	ہیلپر	پشین	پشین
۴۳	غلام حیدر	پشین	۱	ہیلپر	ہیلپر	خاران	خاران
۴۴	نور محمد	خاران	۱	ہیلپر	ہیلپر	مسلم باغ	مسلم باغ
۴۵	پیر محمد	خاران	۱	ہیلپر	ہیلپر	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ
۴۶	علیل محمد	مسلم باغ	۱	ہیلپر	ہیلپر	میران خان	میران خان
۴۷	نور خان	قلعہ سیف اللہ	۱	ہیلپر	ہیلپر	نور خان	نور خان

نمبر شمار	نام	صلح بہائی	گرید	عمرہ
۳۹	- ہبہ خان		ہلپر	ہلپر
۵۰	- ظلام سرور	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر
۵۱	- سلطان احمد	بولان	ہلپر	ہلپر
۵۲	- شبلہ طفیل	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر
۵۳	- محمد قاسم	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر
۵۴	- بخار خان	قلات	ہلپر	ہلپر
۵۵	- در محمد	قلات	ہلپر	ہلپر
۵۶	- عطاء اللہ	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر
۵۷	- محمد اکرم	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر
۵۸	- حیات اللہ	کوئٹہ	ہلپر	ہلپر

جناب اپسیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل جناب میرا ضمنی سوال ہے بلوجستان ڈولپہٹ اتحادی سے متعلق پوچھوں گا کہ بی ڈی اے کا صوبے کے بارے میں جمیع طور پر آنالیک ڈولپہٹ کی کوئی پالسی او بجیکٹو لکھے ہوئے ہیں۔

سردار محمد اختر منگل (قائد ایوان) جناب اپسیکر سوال جو کیا گیا تھا وہ ملازمین کے سلسلے میں جہاں تک بی ڈی اے کے پالسی کے بارے میں جواب پوچھا گیا ہے بی ڈی اے مختلف پارچیکس پر اس وقت بھی کام کر رہا ہے آپ کا اگلے سوال میں بھی اس کی تفصیل دی گئی ہیں لمبیدہ کے مقام پر آپکا دھوڈ کے کلاچ کے علاقے میں جو لینڈ بھر کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے وہ بھی بی ڈی اے کے ذمہ ہے۔ آپکا قلات کا جو علاقہ ہے ڈسڑک قلات میں اور فلور اسٹیڈ کا کام وہ رہا ہے بی ڈی اے کے ذمہ وہ بھی کام ہو رہا ہے۔ under ground جو پالی کے سلسلے میں کام کیا جا رہا ہے وہ بھی بی ڈی اے کے حوالے سے کام کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے

میں کوئی اگر اور ضمنی سوال ہے تو ہم جواب دینے کے لیے حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر بیڈی اے کے پاس کافی مخصوص ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ہمارا سوال بنیادی طور پر یہ ہے دیکھیں میرے سوال کا جزو (ب) میں ایک انسرٹیشن جزو (ب) میں میں ان اداروں کی بات کر رہا ہوں لیکن ان اداروں کا ان کا وجود ایک پالسی ہجکٹ پالسی strategy کوئی کسی کے ذہن میں پلان آیا یا کوئی پراجیکٹ آیا یہ تو یہ مسئلہ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے ذہن میں پلان آیا یا کوئی پراجیکٹ آیا یہ تو یہ مسئلہ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے بارے میں جو اس کا اغراض و مقاصد کے اس حوالے سے یعنی ایریگیشن جگلات لائیواٹ اسک جمیعی ہمارے ڈولپمنٹ مندل اس کے بارے میں مقاصد اور اس کے لیے strategic documents کے کوئی documents ہے یا نہیں اصل ہمارا سوال یہ ہے۔

قائد الیوان اس جو بیڈی اے میں جو کام کر رہا ہے کہ ہماری future کی پالسی کیا ہے میں تو ہماری انڈسٹریز اور اکنامک کے حوالے سے ڈولپمنٹ کے حوالے سے اس کے ساتھ ساتھ land ایگر لیکر واڑ پاور کو مندل ڈولپمنٹ کے اس مد میں کام کیا جا رہا ہے جناب اسپیکر۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں آئندہ کے لیے یہ تجویز دونگا کہ بیڈی اے اپنا پورا صوبے کا فیٹا جمع کر کے اس کے مطابق اپنے objectives رکھے targets رکھے اور اس کے لائٹ میں پھر یہ دوسرے پراجیکٹس ایسی ہی یعنی یہ نہیں ہے تابے کا ایک پراجیکٹ ہے اچھا پراجیکٹ ہے۔

جناب اسپیکر وہ تو یقیناً ترجیحات ہونگے جنکہ کام کر رہا ہے ترجیحات بھی کام کرنا ہے اس کے لیے اگر fresh لائے اس کو لیکر۔

قائد الیوان ترجیحات کے حوالے سے جناب اسپیکر تمام ٹکمبوں کی جو اپنی ترجیحات ہوتی ہیں اور ان ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اپنے کام دیتے ہیں اور مندو خیل صاحب کی ذہن میں کوئی تجاویز ہے تو وہ دو دنیں اس پر غور کر لیتے ہیں۔

Jamali.

میر جان محمد خان جمالی اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے جناب اسپیکر یہ جو estate cell بی ڈی اے میں create کی گئی ہیں اس کے مقاصد اور کارکردگی کس نقطے سے وزیر اعلیٰ سے یہ ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب اسپیکر سوال ہے estate cell بنائے گئے ہیں اسکے مقاصد ہیں یہ سوال ہے آپ کا۔

قائد الیوان Sir Page ذرا بتائیں گے مجھے۔

میر جان محمد خان جمالی ۱۸ پر آپ کا جو جواب ہے اس میں ایک آفسر کی پوسٹنگ مثال انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اس کو estate cell میں کر دیا گیا ہے۔ aims and cell کی motivities وغیرہ یا اس کو کارکردگی بتائے یا اس کو مقاصد کے objectives جس کو کچھ ہیں۔

قائد الیوان اس میں جناب اسپیکر estate cell جو تقریباً جس کو estate cell کہا گی باونگ اسکیم ہیں اس میں عین سورہائشی اور سوکرشن پلات ہیں جس پر وہ کام کر رہے ہیں estate cell کا مقصد سی ہیں۔

میر محمد اسلم چکی Point of order Sir معزز رکن جناب عبدالرحیم خان مندوخیل کی بدولت تمام ٹکھموں کی لست ہم میران مک آپنی ہیں کیونکہ ان کے سوالات کی طرف سے تمام ٹکھموں اور گرید کے ساتھ لست ہیں اس لست میں آواران بھی ایک ضلع ہے جس سے میرا تعلق ہے۔ میرے دباؤ جتنے بھی آفسران تعینات ہیں ان میں کسی کا نام نہیں ہیں کیا میں یہ امید رکھ سکتا ہوں کہ آئندہ میرے بھی ضلعے کو چونکہ علمی حیثیت سے بھی اتنا پہنچا دہ نہیں ہے اس میں اچھے قطیم یافتہ لوگ ہیں کیا میں آئندہ امید رکھ سکوں گا کہ اس کی خیالداری رکھی جائیگی کیونکہ ان میں کوئی بھی نام مجھے نظر نہیں آ رہا ہے جتنے بھی لشیں آ رہی ہیں۔

جناب اپسیکر گچکل صاحب وہ سوال تو گزر چکا ہے اور ہم لوگ انگے سوال پر چلے گئے
ہم لوگ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے نوٹ کر لی ہو گی آپ کی بات۔
جناب اپسیکر سوال نمبر ۹۶ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کا ہے۔
جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

۹۶ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین

کیا وزیر کھیل و ثقافت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم اپریل، ۱۹۹۸ء کو محکمہ پسپورٹس کی جانب سے بلوجہان کرکٹ ٹیم کے نام پر تحفی
لینڈ جانے والی ٹیم کے لئے ڈپٹی کھنزرا اور دیگر ذرائع سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل دی جائے۔
(ب) اکیا مذکورہ ٹیم کو تحفی لینڈ جانے کی اجازت محکمہ اسپورٹس نے دی تھی۔ اگر جواب اثبات
میں ہے تو کیا مذکورہ ٹیم کا انتخاب بذریعہ ٹرائلز ہوا ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بطلائی جائے
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیم ایک ایسے معطل آفیسر کی سربراہی میں تحفی لینڈ کی
تھی جو گذشتہ دو سالوں سے محکمہ مذکورہ میں بے قائد گیوں اور بد عنوانیوں میں ملوث ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ معطل شدہ آفیسر کے خلاف اب تک کیا
کارروائی کی گئی ہے۔ نیز کیا حکومت اس کے سلیکشن میں بے قائد گیوں اور افراد پروری کے
انکشافت کی تحقیقات کر دانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کھیل، ثقافت و سیاحت

(الف) محکمہ بذا نے یکم اپریل، ۱۹۹۸ء کو کوئی ٹیم تحفی لینڈ نہیں بھیجی ہے۔

لہذا ان سوالات کے محکمہ بذا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جواب اپسیکر صاحب میرا ایک ضمنی سوال ہے میں
نے سوال کیا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہے یا نہیں میرا سوال یہ ہے کہ
اس ٹیم کو گورنمنٹ نے نہیں بھیجا ہے۔ یہ حقیقت تھیک ہے لیکن یہ ٹیم گئی ہوئی ہے اس کے
ساتھ گورنمنٹ نے جو امداد کی ہے اس بارے میں اور گورنمنٹ کی افسران اس ٹیم کے ساتھ چلے

گئے ہیں آیا اس کے بارے میں آپ مجھے جواب دیں گے یا نہیں۔

سردار محمد اختر اپنگل (قائد ایوان) گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ثیم نہیں بھی گئی تھا لیکن میں اگر کوئی ثیم گئی ہے تو وہ اپنے پرائیویٹ اور چندہ وغیرہ جمع کر کے گورنمنٹ نے ان کے لیے کوئی فنڈ مقرر نہیں کیے ہیں کہ وہ ملک سے باہر جائے جناب اپسیکر۔

سردار شاہ علی ہزارہ جناب اپسیکر میں اس ایوان کے معلومات کے لیے عرض کر رہا ہوں کہ تھا لیکن میں کوئی کرکٹ کھیلا جاتا ہے۔

جناب اپسیکر سردار شاہ علی کہ رہا ہے کہ وہاں کرکٹ کوئی کھیلا نہیں درست ہے تشریف رکھیں جناب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین اس کے لیے میں ثبوت پیش کر سکتا ہوں باقاعدہ گورنمنٹ کے خرچ سے گیا ہوا ہے جناب۔

جناب اپسیکر سردار صاحب حکومت کی جانب سے جواب آگئی کہ حکومت کی جانب سے کوئی گئی نہیں اگر کوئی پرائیویٹ کسی نے بھجوائی وہ پھر اور بات ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اپسیکر میں کہ رہا ہوں کہ باقاعدہ گورنمنٹ کے خرچ سے گئے ہوئے ہیں۔ صاحب ارشد نکم اپریل کو۔

جناب اپسیکر سردار صاحب اگر کوئی آپ کے پاس ثبوت ہے تو میرے پاس چیمبر آ جانا میں دلکھ لونگا جی۔

جناب اپسیکر اگلا سوال نمبر ۲۳۶ میر جان محمد خان جمالی صاحب دریافت فرمائیں۔

۲۳۶ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر بی ذی اے و بیاڑ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فوری ۱۹۹۷ء میں ۲۸۶ کے دوران مکمل متعلقہ اور اس کے زیر انتظام مسئلہ ملکہ جات روپ جیکس (اگر ہوں) میں کتنے گردی، اول بالا آفسران کے تباولے کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، مقام تباولہ اور عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے۔ نیز کیا یہ آفیسرز و اپلاکار نے عمدوں پر تعیناتی کے اہل تھے۔ اور اپنے پیشو آفیسران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی صلح و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تباولوں میں فی اے اور ڈی اے کے مدیں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر بی ڈی اے

(الف) ادارہ ترقیات بلوچستان (بی ڈی اے) کے زیر انتظام از مرخ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء میں ۱۹۹۷ء درج ذیل تباولے ادارے کے ایک سیکشن سے دوسرے میں کیے گئے۔

نمبر شمار نام آفیسران / عمدہ کاریخ تباولہ	مدحوم / عمدہ پر ای تھیں	محام / عمدہ نئی تھیں
ا۔ موی خان جگ، ایڈیٹر	فلور اسٹ پرو جیکٹ	مائنڈ اسٹ پل بی ڈی اے
ڈوبن بی ڈی اے کوئہ	کوئہ	کوئہ بطور ایڈیٹر جنسٹ
		مینجر

ب۔ ظفر اقبال جمالی - مینجر	ایڈمن ڈوبن بی ڈی اے	اسٹ پل بی ڈی اے
	کوئہ	بطور مینجر

سر محمد افضل، اسٹ پل	فلور اسٹ پرو جیکٹ	فلور اسٹ پرو جیکٹ بطور
مانگ انجینئر (بی۔ ۱۰)	مائسنے ڈوبن بی ڈی اے	پرو جیکٹ مینجر فلور اسٹ
	کوئہ	بی ڈی اے کوئہ

(ب) عمدہ پر مدت تعیناتی

ا۔ جناب موی خان جگ اپنے عمدہ پر ۲۰۰۰ء سے عرصہ عنی سال گیارہ میں سے تعینات تھے۔
 ب۔ جناب ظفر اقبال جمالی اپنے عمدہ پر ۲۰۰۰ء سے عرصہ چھ سال ۵ میں سے تعینات تھے۔
 ج۔ جناب محمد افضل اپنے عمدہ پر ۱۹۹۶ء سے عرصہ ساڑھے چار سال سے تعینات تھے۔
 د۔ جناب مذکورہ بالا آفیسران اپنے عمدہ پر تعیناتی کے اہل تھے۔ اپنے پیشو آفیسران سے اور مندرجہ بالا آفیسران اپنے عمدہ پر تعیناتی کے اہل تھے۔

چارج یئنے والے بلا آفیسران کی آبائی صلح و بائش کی تفصیل۔

(۱) موئی خان جگ اور ظفر اقبال محلی صاحبان نے کسی سے چارج نہیں لیا۔ کیونکہ یہ نیا سیکش
اسٹیٹ سیل کے نام سے حال ہی میں تکمیل لایا گیا۔ جس میں پہلے سے کوئی آفسر نہ تھا۔

(۲) محمد افضل صاحب نے نئے عمدہ کا چارج موئی خان جگ صاحب سے لیا۔ جن کا تعلق صلح
بی سے ہے۔ جو کہ بی دُی اے کالونی واقع کواری روڈ کوئٹہ میں کئی سالوں سے بائش پذیر ہیں۔

(۳) اچونکہ مذکورہ ادارے کے ایک سیکشن سے دوسرے سیکشن میں تبدیل کئے گئے اسلئے ان کو
نئی اے / دُی اے اور سفر خرچ وغیرہ ادا نہیں کیا گیا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جس میں میں جاز کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں اور دُی
سی کوئٹہ نے پچاس ہزار روپے فندو دیے اور اسپورٹس سیکرٹری نے پچاس ہزار روپے فندو دیے
اور وہ سیکرٹری جو معمول بھی ہو چکا ہے اور اس ٹیم کی سربراہی انہوں نے کی ہے جو تحالی لیند
گیا ہوا ہے میں ان کے نکت اور انکا سارا ثبوت آپ کو جناب والا پیش کر سکتا ہوں۔

جناب اپسیکر سرہانی سردار صاحب جی جناب عبدالرحیم خان مندو خیل حصہ سوال۔
عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اپسیکر وہ ہیرا پھیری کر کے وہاں سے جو لکھنے والے
ہیں انہوں نے کیا ہے سوال سادہ یہ ہے کہ محمد اسپورٹس کی جانب سے بلوجھان کر کٹ ٹیم
کے نام پر تحالی لیند جانے والے ٹیم کے لیے ڈپٹی کمشنر دیگر ذرائع سے فندو کی تفصیل یہ نہیں
ہے کہ وہ ٹیم کس نے بھیجی ہے سوال یہ ہے کہ اس ٹیم کو آپ لوگوں نے امداد دی نمبر ۲ کیا
اس ٹیم کو آپ کے کسی افسر نے lead with due respect کیا آپ ذرا سیری بات نہیں
اس سوال کا جواب نہیں دے رہے ہیں ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کے افسر نے lead کیا یا
نہیں اور آپ نے جواب دیا ہے۔

جناب اپسیکر اگلا سوال نمبر ۵، میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب دریافت فرمائیں۔

۵۱ میر عبدالکریم نوشیروانی
کیا وزیر کھیل و ٹھافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں تعمیر شدہ وزیر تم اسٹینڈم کی ضلع وار موجودہ تعداد کیا ہے۔

وزیر اطلاعات، ھکیل، ثقافت و سیاحت

صوبہ میں تعمیر شدہ ضلع وار اسٹینڈم کی کل تعداد گیرا ہے۔ جبکہ تمام اسٹینڈم مکمل ہیں اور ان اسٹینڈم میں تکمیل نے ایک ایک چوکیدار تھینات کیا ہوا ہے۔

صوبہ میں تعمیر شدہ ضلع وار اسٹینڈم کی فرست مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اچھی بیگ اسٹینڈم کوئٹہ کوئٹہ ڈوبیخان

۲۔ ٹوب اسٹینڈم ٹوب ڈوبیخان

۳۔ نورالائی اسٹینڈم ٹوب ڈوبیخان

۴۔ مستونگ اسٹینڈم ٹلات ڈوبیخان

۵۔ بیلا اسٹینڈم ٹلات ڈوبیخان

۶۔ ٹلات اسٹینڈم ٹلات ڈوبیخان

۷۔ تربت اسٹینڈم کمران ڈوبیخان

۸۔ بسی اسٹینڈم بسی ڈوبیخان

۹۔ اوستہ محمد اسٹینڈم نصیر آباد ڈوبیخان

۱۰۔ والبندیں اسٹینڈم کوئٹہ ڈوبیخان

۱۱۔ ڈیرہ اللہ یار اسٹینڈم نصیر آباد ڈوبیخان

جناب اسپیکر سوال نمبر ۵، کے متعلق کوئی ضمنی ہے؟

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب وہاں پر صرف ایک چوکیدار ہے اسٹینڈم کے لئے یہ کم ہے۔

سردار محمد اختر مینگل (قائد ایوان) جناب اسپیکر وہاں پر نی اکاں ایک چوکیدار ہے۔

رحیم مندو خیل صاحب کی بحث یعنی آ رہی ہے وہ نان ڈیلوپمنٹ کے اخراجات پر زور دیں گے اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دوسرا چوکیدار بھی رکھ لیں گے۔ ویسے ہمارا نان ڈیلوپمنٹ کے

آخر اجات بڑھ چکے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل یہ سُنیمِ جو فصیر آباد تقلات وغیرہ میں واقع ہیں اور الائی وغیرہ میں اس میں چوکیدار اور دوسری آسمیوں کی فراہمی ضروری ہے۔ لاست بھی جب ہم لوگوں کی حکومت کا اختتام ہو رہا تھا اس سے پہلے ہم نے یہ ہدایت کی تھی کہ اس کو چوکیدار فراہم کر دیا جائے اور اس کی سمری فراہم کر دی جائے تاکہ ہم اس کو مزید پوست دے سکیں۔ عین عن پوست ہم نے پر پوز کئے تھے کہ ہم ایک ریگولر سُنیم پر دیں۔ دو ملی کی ایک چوکیدار کے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ نان ڈیوپٹٹ تو آپ لوگوں نے دیے ہی آسمان پر پہنچا دیا۔

جناب اسپیکر عبدالرحیم خان مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اس کے جواب میں جو ہمرا پھیری کر کے لکھا گیا ہے۔ سوال سادہ یہ ہے کہ مجھے پورٹ کی جانب سے بلوچستان کی کرکٹ ٹیم تھالی مینڈ جانے والی ٹیم کو آپ لوگوں نے امداد دی۔

ہر کیا اس ٹیم کو آپ کے کسی افسر نے لیڈ کیا۔

اس کے سوال کا جواب وہ نہیں دے رہے ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا آپ کے کسی افسر نے لیڈ کیا۔ وہ جواب دے رہے ہیں ان سوالات کا مجھہ ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ کے افسر نے لیڈ کیا یا نہیں یہ سوال ہے۔

جناب اسپیکر جو بھی ٹیم گئی ہے آپ کے افسر نے لیڈ Lead کیا۔ سوال یہ کہ رہے ہیں۔

سردار محمد اختسر مینگل (قائد الیوان) سوال کی وضاحت بھی ہو چکی ہے کہ مجھے کی طرف سے کوئی ایسی ٹیم بھی نہیں گئی اگر اس میں کوئی انوالو ہوا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ ایک ایگری پلٹر کے ڈریل پر دس کروڑ زیادہ دے دیئے یہ ہمیں آدمیوں سے کیا ہو گا۔ واقعی اگر ہم لوگوں نے یہ بنایا ہے میں سمجھتا ہوں یہ ضروری ہے۔

پرن موسیٰ جان جناب اپنا پچلا قصہ دیکھیں تو ان کے ایک یک پوست پر لاکھوں

روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر یہ اپاٹیٹ آرڈر نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جناب اسپیکر۔ پرنس موسیٰ جان میرے کلاس فلیو بھی ہیں
نئے بھی ہیں آہستہ آہستہ آداب سمجھیں گے کچھ وقت لگے گا۔

پرنس موسیٰ جان جناب آپ سے مجھے زیادہ بستر آداب آتے ہیں۔

MR. SPEAKER No cross talk please.

میر جان محمد خان جمالی جناب ایک ای سلسلے میں میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش
ہے کہ جتنے بھی شنیدم ہیں وہ شروں میں واقع ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی ایسا ہر دو گرام ہے کہ
ان کو میونپل کمیٹر کے حوالے کر دیا جائے اور وہ مستقبل میں ان کو چلاتے جائیں۔

سردار محمد اختسر مینگل (قائدِ ایوان) ابھی تک تو محمد کھیل تھافت کرتا رہا
ہے کچھ ایسے علاقے ہیں جہاں میونپل کمیٹیاں ہیں کہیں نہیں ہیں۔ بیلا کا ہے جو وہاں پر
ڈسڑک کو نسل ہو گی۔ بیلا ناؤں میں نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا سوراب کا شنیدم
ہے جس کا ذکر نہیں ہے اگر ضرورت محسوس کی گئی ان کی دلکھ بھال میونپل کمیٹی کر سکتی
ہے تو اس کو زیر غور لایا جائے گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب کوئی شر میں جو شنیدم ہے۔ وہ اس وقت
جنت کش مکش میں ہے اور یہاں پر شنیدم پر لوگوں نے قبضہ جماعے ہوئے ہیں اور اس میں
گورنمنٹ مداخلت کر کے پورٹس کو اس گروپ بندی سے یا جس نے شنیدم پر قبضہ جمایا ہوا
ہے ہر ایک نے دوسرے پر قبضہ جمایا ہوا ہے۔ جب کوئی ٹورنامنٹ ہوتا ہے تو ان سے اجازت
لینا پڑتی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر کارروائی کر کے اس کو خالی
کروائیں۔

جناب اسپیکر جناب وزیر اعلیٰ صاحب انہوں نے کوئی کے بارے میں پوچھا ہے۔

سردار محمد اختسر مینگل (قائدِ ایوان) جناب اسپیکر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے

میں ترین صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ ہمارے نام پر میں آج لائیں۔ تفصیلی بات کریں جو بھی قابضین ہیں سرکاری املاک پر چاہئے وہ سٹیڈیم ہوشل زمین ہو اس کو بے دخل کریں گے۔

جناب اپسیکر اگلا سوال نمبر ۲۰۳ عبد الرحمن خان مندو خیل صاحب کا ہے۔

۲۰۳، جناب عبد الرحمن خان مندو خیل

کیا وزیر اطلاعات، کھیل، شفاقت و سیاحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۴ء کے دوران تکمہ اطلاعات و نشریات گریدی، ا کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام بعد ولدیت، تعلیمی کوائف، تاریخ تعینات، جائے تعیناتی اور مطلع بہائش کی تفصیل دی جائے۔

ب۔ مذکورہ تعیناتیوں کے لئے شرائط اہلیت کیا رکھی گئی تھی۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی تشریف کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن اخبارات میں اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر اطلاعات، کھیل، شفاقت و سیاحت

(الف) نظمت تعہدت عارض بلوجستان میں سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۴ء کے دوران گریدی، ا کے جو ملازمین تعینات ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام بعد ولدیت تعلیمی کوائف تاریخ تعینات جائے تعیناتی مطلع بہائش کیفیت

ار شہزادہ فتح احمد نذیق ایم۔ اے ۲۰۲۰ مارچ کوئٹہ ہبہیڈ آفس قلات اس کو بلوجستان

ولد شہزادہ اسلم جان ماس کمبو نگہش ۱۹۹۶ء پبلک سروس نگہش

نے سلیکٹ کیا تھا

اور قلات ڈوبیز

کے کوئٹہ پر۔

ب۔ مذکورہ بالا آسی علاقائی کوئٹہ کے تحت براہ راست بلوجستان پبلک سروس نگہش کے توسط سے پر کیا جا چکا ہے۔ جس کی باقاعدہ تشریف تمام کمپنیاں اخبارات میں کی گئی تھی اخبارات کے نام اور تاریخ اشاعت اور دیگر شرائط درج ذیل ہیں۔

مظلوم شرائط | نام اخبار | کاریز اشاعت

چیزیم باهار کوکنیش یا نگشی با (۱) روزنامه مشرق کوئٹہ ۱۴-۱۲-۱۹۷۳

سیاچن، تھلکت، باتر، گھاسیت (۲) روزنامہ بلوچستان ناشر کوئٹہ۔

کوئی کامپنی نہ ساخت یا پرستی نہ کرے۔

یعنی اگر میخواهیم در یک دسته بندی از این داده ها که میتوانند برای یک دسته بندی دیگر استفاده شوند، آنها را با دسته بندی دیگر میتوانیم مرتبط کنیم.

بعد عین سال می سرگاری و میر امیر سان

۶۔ جسی، اخبار میں بطور صحافتی جھرے۔
جناب اپسیکر عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۲۰ کے متعلق ضمی سوال دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب سوال نمبر ۲۰۵۔ اس چیز کا شکار ہوئے ہیں جو پہلے چند دنوں میں، میں عرض کر رہا ہوں اس سیشن میں میرے سوالات، گردیداً۔ ۱۔ امک ان کی اپاٹیشن کے میں نے سوال کئے لیکن ان سب کو کاٹ کر سوال نمبر ۲۰۵ میں صرف، ۲۔ گردیداً۔ سوال نمبر ۲۰۵ میں صرف، ۳۔ اگر یہ کا جواب دیا ہے۔

سردار محمد اختیر مینگل (قائدِ ایوان) جناب اگر یہ ہوا ہے تو اسمیل سیکرٹریت
سے ہوا ہے۔

جناب اپنیکر عید الرحمن خان آپ نے ہر موقع پر یہ سوال کیا ہے میں نے پہلے کہا ہے

سکریپٹ سے آپ کا جواب آجائے گا۔ اگلا سوال۔

٢٠٢١: عوالم حسم خالد مندو خصل

۲۰۰۰ برابر پنجه دارند و میتوانند

لے کر اپنے سامنے کیا۔ مگر میرٹ کا کوئی کام نہیں تھا۔

الف : سال ۱۹۴۸ء تا ۲۰۰۷ء کے دوران میں دین ریجیکٹس کا حصہ تھا۔

ہوئے ہیں۔ ہیئت رکھہ ملازمین کے نام بعد ودیت یا) وائٹ باریں یعنی بائیں یہ اس

ب۔ مذکورہ تھنڈائیوں کے لئے بنیادی شرائط کیا رکھی ؟ اُنہی تھی - اور کیا مذکورہ آسامیوں، کی بداش کی حصیل دی جائے ۔

عام تشریکی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کن اخبارات میں اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر اطلاعات، کھلیل و ثقافت، و سیاحت

سوال بڑا کا جواب، بلا سوال نمبر ۲۰۲۰ میں دیا جا چکا ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی

۲۳۰، میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر اطلاعات، کھلیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف:- ۲۱ فوری ۱۹۹۴ء میں ۱۹۹۴ء کے دوران میں متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام
مسلکہ محمد جات پر جیکس ۱۱ اگر ہوں ایں کتنے گرینیڈ، اور بلا آفیسران کے تباہی کے تباہی کے تباہی
گئے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، مقام تباہی اور مقام و عمدہ تباہی کی تفصیل دی جائے۔

ب:- مذکورہ بلا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تباہیات تھے۔ اپنے
پیشو آفیسران سے چارچ لیتے والے ملازمین کی آبائی ضلع و بائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

ج:- مذکورہ تباہیوں میں میں اے اور میں اے کی میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے۔
میزہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر اطلاعات، کھلیل و ثقافت

الف:- ۲۱ فوری ۱۹۹۴ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء کے دوران میں تعلقات عامہ میں گرینیڈ، اور بلا
آفیسران کے تباہی عمل میں نہیں لائے گئے۔

ب:- لاگو نہیں ہے۔

ج:- لاگو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی صاحب ضمنی سوال دریافت فرمائیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر۔ میں کہنا یہ چاہوں گا کہ یہ خوش آمدید ہے
کہ اس میں کوئی پوشنگ اور ٹرانسفر نہیں ہوتی۔ یہ مسٹر کا اعزاز ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

۱، سردار غلام مصطفیٰ خان ترین

کیا وزیر اطلاعات، کھیل، ثقافت و سیاحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف - سال ۱۹۹۶ء کے دوران ڈائریکٹریٹ سپورٹس کے ساتھ نسلک (رجسٹرڈ آئیسوی ایشنوں، تنظیموں اور لگبودھ کے نام اور ان کو دی جانے والی سلانہ گرانٹ کی تفصیل دی جائے؟

ب - بلوجھان سپورٹس بود کے ساتھ مذکورہ آئیسوی ایشنوں، تنظیموں اور لگبودھ کی رجسٹریشن کا طریقہ کار نسیز ان رجسٹرڈ آئیسوی ایشنوں، تنظیموں اور لگبودھ کی فعالیت ان کے سلانہ انتخابات اور ان آئیسوی ایشنوں کے زیر اہتمام بننے والی ٹیمیں کے چلاوے میں میراث اور کارکردگی کی تفصیل دی جائے۔

وزیر کھیل و ثقافت، سیاحت و اطلاعات

صوبائی سپورٹس آئیسوی ایشن اور سپورٹس لکب کی سلانہ گرانٹ ان ایڈ کی تفصیل

درج ذیل ہے۔

رقم	نام آئیسوی ایشن / لکب	نمبر شمار درج بندی
۱.	بلوجھان فٹبال آئیسوی ایشن	A.or (A-1)
۲.	بلوجھان پاکی آئیسوی ایشن	(A-1)
۳.	بلوجھان کرکٹ آئیسوی ایشن	سر ایضاً
۴.	ومن اتحادیک آئیسوی ایشن	ایضاً
۵.	بلوجھان ویٹ لیفتنگ آئیسوی ایشن	(A-Cat)
۶.	بلوجھان باکسنگ آئیسوی ایشن	ایضاً
۷.	ٹنس آئیسوی ایشن	الضا
۸.	بلوجھان چیس آئیسوی ایشن	(B-Cat)
۹.	بلوجھان باڑی بلڈنگ آئیسوی ایشن	ایضاً

۱۰۔	ایضا	بلوچستان جنگلک ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۱۔	ایضا	بلوچستان شونگ ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۲۔	ایضا	بلوچستان استھلک ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۳۔	ایضا	بلوچستان اسکاؤٹ ریکٹ ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۴۔	(A Cat)	بلوچستان بیڈ مشہ ایسوی ایشن	-/- ۵۰،۰۰ روپے
۱۵۔	(B-Cat)	بلوچستان وومن پاکی ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۶۔	ایضا	بلوچستان ایڈو پھر ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۷۔	ایضا	چلن ایڈو پھر ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۸۔	ایضا	جونیئر سپورٹس ایسوی ایشن	-/- ۳۵،۰۰ روپے
۱۹۔	ایضا	بلوچستان اولپک ایسوی ایشن	-/- ۱۰۲۰،۰۰ روپے
۲۰۔	(C Cat)	بلوچستان سائیکلنگ ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۱۔	ایضا	بلوچستان والی بال ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۲۔	ایضا	بلوچستان کرانے بودو کان	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۳۔	ایضا	بلوچستان ریسلنگ ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۴۔	ایضا	بلوچستان جوڑو ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۵۔	ایضا	بلوچستان مہڑار ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۶۔	ایضا	بلوچستان گالف ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۷۔	ایضا	بلوچستان وومنگ ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۸۔	ایضا	بلوچستان بیس بال ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۲۹۔	ایضا	بلوچستان کیوکیش کرانے ایسوی ایشن	-/- ۱۳۰،۰۰ روپے
۳۰۔	(D Cat)	بلوچستان کبدی ایسوی ایشن	-/- ۱۰۰،۰۰ روپے
۳۱۔	ایضا	بلوچستان شکوانڈو ایسوی ایشن	-/- ۱۰۰،۰۰ روپے

۲۲۔ سر (C-Cat)	بلوچستان کرائے ایسوی ایشن	- ر ۱۳۰،۰۰۰ روپے
۲۳۔ سر (D-Cat)	بلوچستان بلیڈ اسٹڈ سنکر ایسوی ایشن	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۲۴۔ سر ایضا	بلوچستان میک آف وار	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۲۵۔ سر ایضا	بلوچستان ملکھڑا (اسپلیہ)	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۲۶۔ سر (C-Cat)	بلوچستان رائل ایسوی ایشن	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۲۷۔ سر ایضا	بلوچستان بالی کورٹ ایسوی ایشن	- ر ۲۵،۰۰۰ روپے
۲۸۔ سر (B-Cat)	بلوچستان گل باکنگ ایسوی ایشن	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۲۹۔ سر (D-Cat)	بلوچستان جینڈ بال ایسوی ایشن	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۳۰۔ سر (B-Cat)	بلوچستان باسکٹ بال ایسوی ایشن	- ر ۱۰۰،۰۰۰ روپے
۳۱۔ سر ایضا	کرکٹ کوچنگ سکول	- ر ۱۳۰،۰۰۰ روپے
۳۲۔ سر ایضا	بلوچستان انٹر پارٹنٹل اسپورٹس ایسوی ایشن	- ر ۱۳۰،۰۰۰ روپے

بلوچستان اسپورٹس کمپنیل بورڈ برآہ راست کسی ایسوی ایشن کو رجسٹر نہیں کرتا۔ اس سلسلے میں بلوچستان اول پاک ایسوی ایشن کی رجسٹریشن اور کھیل کی فیڈریشن کی۔ رجسٹریشن اگر ہو تو بلوچستان اسپورٹس بورڈ کی ایگر یکٹو گھمیش اس ایسوی ایشن کو سالانہ مالی امداد پر درجہ بندی تعین کرتی ہے کسی کلب یا تنظیم کو برآہ راست نہ رجسٹر کیا جاتا ہے اور نہ تھی مالی امداد دی جاتی ہے۔

بلوچستان اسپورٹس کمپنیل بورڈ ایسوی ایشنوں، تنظیموں یا گلبوں کے چھاؤ میں کوئی دخل اندازی نہیں کرتا۔
جناب اسیکیر ٹکریہ - وقہ سوال ختم۔ سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

رخصت کی درخواست
مسٹر اختر حسین خاں (سیکرٹری اسپلیہ) سردار عبدالحقیق خاں لوئی صاحب نے

آج سے ۳۰ جون ۱۹۹۶ء تک اپنے علاقے میں مصروفیات کی بناء پر اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے ۲۵ مارچ کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سالانہ بحث پر عام بحث

جناب اپسیکر آج بحث پر عام بحث کا دن ہے۔ اگر اس کے لئے ہاؤس کی رظامندی سے وقت مقرر کیا جائے تو کیا آپ سب اس پر راضی ہیں ہر مقرر کے لئے ۱۵۰۱۵ منٹ ہوں قائد ایوان نے بھی تقریر کرنی ہے اور اس کو نیٹا نہ بھی ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب گزرے ہوئے کل اور اس سے پہلے تو بعض مقرر آؤ ہا آؤ گھنٹہ اور ایک ایک گھنٹہ پر لئے رہے ہیں۔

جناب اپسیکر کل تو دس دس منٹ تھے۔ آج ۱۵ منٹ کر دیے ہیں۔

جناب اپسیکر میر ظہور حسین خان کھوسے۔

میر ظہور حسین خان کھوسے جتاب والا۔ موجودہ استحکامات کے بعد یہ جو ہماری حکومت وجود میں آئی ہے اس تحوزے سے عرصے میں ایمانداری اور صلاحیت سے حکومت کو چلایا ہے۔ اور اسی طرح اپنی محنت اور کوشش سے ایک اچھا بحث انہوں نے پیش کیا ہے۔ اپنی طرف سے محنت اور کوشش سے ایک اچھا بحث پیش کیا ہے۔ اور جاریہ اسکیمیں جو حزب اختلاف کی بھی ہیں اور اپنا اقتدار کے بھی ہیں اس کو بھی مد نظر رکھا ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ پہلے ہمیشہ حکومتی حرب اختلاف کو نظر انداز کر دیتی تھیں۔ لیکن انہوں نے اس

طرح نہیں کیا ہے۔ اور صوبہ بلوچستان کے اندر کوئی نیا نیک بھی جاری نہیں کیا ہے۔ یہ ایک نیک شگون ہے۔ اچھی بات ہے۔ بجٹ پیش کرنا تو ایک اہم ہے۔ لیکن اس بجٹ کی حفاظت جس طرح ہمارے معزز رکن مولانا اللہ داد خیر خواہ نے کہا ہے اس کی حفاظت بجٹ کی حفاظت ضروری ہے۔ بجٹ تو ہر حکومتیں پیش کرتی ہیں لیکن اس کے بعد اچھی اچھی اسکیمیں آتی ہیں لیکن اس کی حفاظت نہیں ہوتی۔ وہ غبن کے شکار ہوتے ہیں آفسروں نے اس کو اس طرح بنایا جائے کچھ کام زیادہ ہو تو غبن کیا جائے تو اس طرح ہوتے ہیں۔ اور میں یہی عرض کروں گا اپنے الیوان کے توسط سے اپنے حکمران کو کہ کوشش یہ کی جائے کہ یہ جو بجٹ پیش کی گئی ہے تو اس بجٹ پر صحیح طریقے سے عمل درآمد ہو غبن کا شکار نہ ہو اس کا میں مثال اپنے حلقة سے دیتا ہوں وہاں پر ایک روڈ بنی ہے مولوی قادر بخش ضلع جعفر آباد میں تقریباً ایک کروڑ کی رقم سے وہ روڈ تو تحویلی بست وجود تو ہے لیکن ایڈوانس دیا گیا اور ٹھیکہ دار نے اس کو غبن کر لیا۔ ایکمیں نے بھی مل کر غبن کر لیا۔

ایسی طرح ایک مانگی پور روڈ ہے میاں نواز شریف کے دور حکومت میں سابق ایم این اے صاحب نے جو ہے پیلس چالیس لاکھ روپے سے منظور کیا تھا۔ اس کو بھی نہیں کیا پانچ چھ لاکھ روپے صرف کئے ہیں لیکن باقی کام نہیں کیا اور غبن کر لیا۔ جس طرح اس اسیملی کے فلور پر شروع کا ذکر ہوا۔ آپ اس کو بلا کو تھیس یا شریز تھیں۔ اس طرح کے لوگ ہر جھے میں موجود ہیں جو فوڈ میں بھی زیادہ غبن کر رہے ہیں جس طرح فوڈ کے ٹیپارٹمنٹ میں غبن ہوا ہے اس سے بھی زیادہ ہیں ایک لوکل گورنمنٹ کے آفیسر جو لمبیدے سے نکالے گئے پھر ایک سال ان کو سزا ہوئی۔ اور اس کے دوبارہ بحال بھی ہوئے۔ اور پھر جعفر آباد میں تعینات ہیں تو انہوں نے ایم پی اے اسکیم کو بھی تباہ کیا کروٹا رہے وہاں پر غبن کئے۔ اور اس روڈ کو بھی تباہ کیا اس کے پیسے بھی کھا گیا۔ اور اس کے دوبارہ پوسٹنگ ملی ہے جسی میں یا کہیں اور جگہ تعینات کیا گیا ہے۔ اور اس کو اب دوبارہ پوسٹنگ بھی ملی ہے۔

سردار نثار علی ہزارہ پوائنٹ آف آرڈر جناب معزز رکن نے ایک لفظ استعمال کیا

ہے چنگیز اور بلاکو کی طرح شروع کو بھی انہوں نے بلاکو چنگیز بنالیا۔ جبکہ چنگیز اور بلاکو کے نام بحیثیت فوج کے ہیں۔ ضم کرنے والے کے نہیں ہے یہ غلط ہے۔

جناب اپلیکر یہ صرف تبریز کے لئے لظا استعمال ہوتے ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ اگر میرے محرم رکن کو اس لفظ سے دل آزاری ہوئی تو ہیں والیں لیتا ہوں۔ لیکن شروع تو اسی طرح مشهور ہے۔ اور جناب واٹر سپلائی کی اسکیمیں ہمارے حلقوں میں ہیں۔ کیونکہ میں آخر سال سے سفر میں ہوں اور اس آخر سال میں کوئی بھی میرے حلقوں میں نہیں ہے۔ ہمارے حکمرانوں نے۔ حالانکہ میں ان کے پاس دفعہ گیا ہوں۔ اور جو حکمران اس وقت موجود ہیں۔ تو مجھے وعدہ کیا کہ ہم آپ کے اس روڈ کو مکمل کرائیں گے۔ ہر دفعہ وعدہ کیا دوسرا دفعہ وعدہ کیا۔ عیسیٰ دفعہ چوتھی دفعہ لیکن کیا نہیں۔ اس کو چھوڑ دیا۔ ہمارے ہاں واٹر سپلائی کی اسکیمیں ہیں۔ میں شروع کا ذکر کرتا ہوں اسلئے شروع سے ہماری بارہ پندرہ واٹر سپلائی ہی ہیں۔ جس میں عین کام کر رہی ہیں بارہ کے بارہ آج تک نامکمل ہیں اور اسکا پیسہ بھی پورا لیا گیا۔ اتنا فتح بھی ہاں پر موجود ہے۔ لیکن کام شروع سے اسکیمات نہیں کر رہی ہیں۔

ایسے لوگوں کے اوپر نگاہ رکھنی چاہئے۔ انہیں احساس دلاتا چاہئے کہ انہوں نے اس کام کو مکمل کیوں نہیں کیا ہے۔ آیا تھیکہ دار نے اس کو کھایا ہے آیا آفسران نے کھایا ہے اس کو احتساب کے حوالے کیا جائے۔ شاف بھی موجود ہے لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے پیسے بھی پورا پورا دیا گیا ہے اسی طرح ڈسپریوں ہیں۔ ایم پی اے اسکیم سے۔ دس کے قریب لیکن وہ اصطبل خانے بنے ہوئے ہیں لیکن ان ڈسپریوں کے لئے کوئی شاف نہیں ملا۔ اور اسی طرح مالیہ ہے زیادہ تر نصیر آباد اور جعفر آباد میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر تجھے عملہ کے لوگ اس کو معافی کی صورت میں یا کسی اور صورت میں اس کو کھا جاتے ہیں۔ ضم کر جاتے ہیں وہ گورنمنٹ بلوجھستان کو نہیں پہنچتا ہے۔ میری تجویز ہے اس سلسلے میں جس طرح کہ کیس کا بل۔ بکلی کا بل۔ یا ٹیکلی فون کا بل بننک میں جمع ہوتا ہے میں تجویز دونگا اس طرح آجیاں اور مالیہ بھی بننک میں

ذمہ دار یا کامیکار یا چھوٹے زمیندار جمع کرائیں۔ تاکہ یہ درمیان کے لوگ نہ کھائیں۔ وہاں پر سادے لوگ میں ایک دفعہ مالیہ لیتے ہیں دوسری دفعہ لیتے ہیں اور تیسرا دفعہ بھی پھر لیتے ہیں۔ تو اگر مالیہ بینک میں جمع ہوگا تو وہ صحیح جگہ پر پہنچ گا اور صوبے کو ملے گا۔ اسی طرح میں جناب ذکر کروں گا آبیانہ کا۔ پہنچے اسکلی کی دور میں میں نے آبیانہ کا ذکر کیا تھا کہ دوباری کا آبیانہ نہیں ہوتا ہے۔ دوباری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک چاول کا کاشت ہے اس کو کاشت کر پھر اسی پانی کے اوپر ہم سرسوں بھی کرتے ہیں جانجھا بھی کرتے ہیں۔ چنان بھی مژہ بھی۔ اور پھر اسی اسکلی کے فلور پر بنا یا گیا کہ دوباری پر آبیانہ نہیں لگایا جائے گا اس کے باوجود دوباری پر آبیانہ وہاں پر وصول کیا جاتا ہے۔ اور وہ صوبائی حکومت کو نہیں جاتا ہے۔ وہ ڈائرکٹ انتظامیہ پر ٹواری یا دیگر کی جیسوں میں چلا جاتا ہے۔ تو ضروری ہے کہ جب حکومت کی طرف سے ایسے آرڈر بھی نہیں ہیں کہ دوباری پر آبیانہ ہو تو اس کو بند کیا جائے اور نوٹیفیکیشن جاری کی جائے۔ ہاں اس کے علاوہ میں یہ عرض کر دیا گا کہ ہم پر زیادہ تر ورثہ بینک۔ آئی ایم۔ ایف اور دوسری ممالک نہیں قرضہ دے کر اپنی شرائف تھوئیتے ہیں۔ جس کا ہمیں کوئی منافع نہیں ہے۔ جس طرح زرعی نیکس لگایا جا رہا ہے اسی طرح پہنچا۔ ایریگیشن کو ایک اتحاری بنایا جا رہا ہے نیک اے آپ اپنے صوبے کے لئے اس کو بہتر کریجئے ہیں تو آپ بے شک اس کو ناقذ کریں لیکن کم از کم نہیں سسٹم پنجاب میں ہیں اور سندھ میں ہیں جناب والا۔ پہلے تو آپ ان کو منظور کرنے دیں۔ اس کے بند نہیں نظام زیادہ تر پنجاب میں ہے اور سندھ میں ہے اس کے بعد اگر کوئی اپنے صوبے کے لئے بہتری ہو اس کو ہم دیکھ کر اس کو ہم بند میں لائیں کیونکہ اس سے پیشتر ایک بحث ہوا تھا زرعی نیکس کو ناقذ کرنے کا۔ کہ ستر روپے چاول پر لگائیں گے۔ ایکڑ پر اور اسی روپے گندم پر لگائیں گے اس طرح دو سو روپے گھاس پھوس پر ہوگا۔ تو بعد میں سندھ والوں نے چاول پر نیکس روپے کیا ہے گندم پر چالیس روپے کیا۔ تو اس طرح سے ہم کہتے ہیں کہ کوئی چیز لانا چاہتے ہیں تو ہم سے بڑے صوبے ہمیں ان کو دیکھ کر جب پہلے وہ منظوری دیں تو اس کے بعد ان کی دیکھا دیکھی تاکہ ہم اپنے کامیکاروں اور زمینداروں کے لئے کوئی سوالت

لاسکیں۔ تو اس کے بعد ہم اس بیل کی منظوری دیں۔ مرکزی ٹکمبوں کے متعلق میں اکثر ذکر کرتا رہتا ہوں۔

واپڈا مخصوص ہمارے نصیر آباد، جعفر آباد بھی نہیں۔ یہ دنیا کے گرم ترین علاقوں میں پاکستان کے نہیں دنیا کے وباں پر ۲۰ گھنٹے بھلی غائب رہتی ہے وباں پر گردی ہوتی ہے اور درج حرارت ۳۸ اور ۴۹ تک چلا جاتا ہے۔ واپڈا کو کسی پر بھی ترس نہیں آتا ہے اس کی طرف توجہ دی جائے لوڈ شیڈنگ بھی نہیں ہے بلاؤ جو لوڈ شیڈنگ کا اعلان تو کل آیا ہے آئندہ پانی کی کمی ہے اس کے بعد لوڈ شیڈنگ ہوگی۔ اس طرح توجہ دی جائے ان گرم علاقوں میں نہ ٹیوب دیل چلتے ہیں نہ کوئی چکی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز ہے۔

اس طرح یہی فون سسٹم ہے آپ ذیرہ اللہ یار یہی فون کریں گے آپ ہم گھنٹے تک ڈائریکٹ بات نہیں کر سکیں گے۔ اس طرح ذیرہ مراد جمالی اگر آپ بات کریں گے تو ہم گھنٹے تک یہی فون نہیں ملے گا۔ اس طرح کچھ عرصہ اوسہ محمد کا بھی یہی حال تھا اور وہی ایچ ایف سسٹم سارے کے سارے آف میں کوئی توجہ نہیں ہے اس طرح ضروری ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ اس طرح گیس کی صور تھال اپنے حلقت کی ہیں آپ کو بتاؤ گا کہ صحبت پور حیدر دین کشنا رانی وغیرہ یہیں کمی دفعہ سروے کیا مگر اس کے اوپر کوئی عمل درآمد نہ ہوا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے کہوں گا کہ بلوچستان کے تقریباً ہر حصہ میں بھلی بیخچکی ہے۔ ہم تو پانچ میل کے فاصلے پر ہیں جو ابھی ذی ہی کے کیپ سے پانچ میل کے فاصلے پر ہیں اور عومنی گیس سے کوئی پچھیں میں میں کے فاصلے پر ہیں اس طرح ہمارے حلقات کا بھی حق بنتا ہے کہ وباں پر اسے گیس میا کیا جائے کل میر جان محمد خان جمالی صاحب نے ذکر کیا تھا کہ پٹ نیدر کنال میں۔ اس کی میں بالکل تائید کرتا ہوں کہ باز کنال بٹو بنائے ہیں اس کے ذیراً سن صحیح نہیں ہیں۔ اربوں روپے اس پر خرچ کئے ہیں اس پانی پر عین چار ماڑے انہوں نے چلائے ہیں۔ وہ چاروں کے چاروں فیل ہیں دو سے وہ نائز بننے ہیں اور بناء رہے ہیں۔ تقریباً اسکے سچر بن چکا ہے اس کے نائز کنال بن رہے ہیں اور کا یہ سسٹم تباہ ہوا جائے گا۔ اور پھر وہ دوبارہ ڈائریکٹ ڈائر کورس ہونگے۔ اور

ارزوں روپے حکومت بلوچستان ان کو انتہا کے ساتھ انہیں پیدا داہیں کریں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایریگیشن فی پارٹیٹ کی ذمہ داری ہے کیوں وہ اسے چیک نہیں کر رہی ہے کیونکہ وہ اسکی نشاندہی نہیں کر رہے ہیں وہ کیوں صوبائی حکومت کو نہیں بتا رہے ہیں۔ کہ یہ سسٹم فیل ہے۔ ہم نے یہ وہاں پر دیکھا ہے کہ وہاں پر نہیں چل سکتا ہے۔

امن امان کی صور تکال کو مزید بہتر بنانے کی وہاں پر ضرورت ہے۔ اور جعفر آباد میں نوٹل ڈسٹرکٹ میں وہاں پر پولیس ہے ہر شعبہ میں لاء ہے بی ایریا نہیں ہے۔ وہاں پر دو نہیں چار گاڑیاں ہیں۔ وہاں پر پولیس اسٹیشن کو گاڑیوں کی بست ضرورت ہے۔ وہ بہت بڑا ایریا ہے اگر کوئی واردات ہو جائے اس واردات تک گاڑیاں پہنچ سکیں وہاں پر موافقانی سسٹم بھی صحیح نہیں ہے وائز پیس وغیرہ وہ بھی میسا کئے جائیں۔ دوسری اہم بات یہ جس کا میں یہاں ذکر کروں گا کہ ہمارے ہائی ویز تو عین چار میں لیکن کوئی سے ڈیڑھ اللہ یار تک ایک ہائی ویز ہے جو چار ڈسٹرکٹ سے گزرتا ہے اور اس کے اندر ایک سو سے زیادہ روڈ بریکرز بلاوجہ ہیں وہاں پر چونگی دالے نے بھی روڈ بریکر بنایا ہوا ہے کسٹم والے نے بھی ملیشا والے نے بھی روڈ بریکر بنایا ہوا ہے۔ کسی چندہ لینے والے نے بھی روڈ بریکر بنایا ہوا ہے۔ یہ روڈ بریکرز ایسے نہیں ہیں کہ چھوٹے ہوں پھاڑ نہاروڈ بریکر یعنی اسپیڈ بریکر جب اس پر سے رُک گزرتے ہیں تو اس کے ایکسل ٹوٹ جاتے ہیں۔ اگر فاصلہ پانچ گھنٹے کا ہے تو آٹھ گھنٹے میں پہنچتے ہیں۔ بیشک آپ اسپیڈ بریکر بنائیں لیکن آپ ایک ڈسٹرکٹ میں ایک اسپیڈ بریکر بنائیں۔

چندہ والوں نے بھی اور جس کا بھی چاہے وہ سینے بریکر بنائے۔ میں یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کم از کم آپ اس کو دیکھیں۔ آپ خصدار کی طرف جائیں کوئی اسپیڈ بریکر نہیں۔ چمن کی طرف جائیں کوئی اسپیڈ بریکر نہیں۔ جس ماسوائے اس جگہ کے جاں کوئی خاص ضرورت ہے۔ یا سندھ کے علاقے یا پنجاب کے علاقے میں۔ ایک اہم بات کی میں نشان دہی کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میں تھوڑا سا اپنے علاقے کا ذکر کروں گا جو کہ آٹھ۔ دو سال سے نظر انداز ہوتا آ رہا ہے۔ جس کی میں نے پہلے بھی نشان دہی کی ہے کہ جو ہے میرے

علاقتے میں ترقیاتی کاموں کی بے انتہا ضرورت ہے بالخصوص روڈوں کی۔ اور ایک ایسا روڈ ہے جو جھٹ پٹ سے صحبت پورہ بہر دین تک روڈ ہے۔ اوجی ذمی سی کی ٹریفک کی وجہ سے۔ اور پٹ فیڈر وائیڈنگ کے لئے جو گاڑیاں گزرتی ہیں۔ اس کی وجہ سے ریتی وغیرہ وہاں سے اٹھاتے ہیں اس علاقے پر بست برا ٹریفک کا بوجھ ہے۔ کسی بھی کوئی صاحب جائے گا تو دیکھے گا کہ کتنا نوٹا پھوٹا ہے ایک ٹھنڈے کا سفر ہم ہم ٹھنڈے اور چار ٹھنڈے میں کرتے ہیں۔ تو اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ تم از کم اس روڈ کی مرمت کی جائے۔ ناپ پر اترنی پر۔ زیادہ میرے علاقے میں روڈوں کی اہم ضرورت ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ دوسرا جو روڈ ہے جیہ دین سے ۲۳۸ آر ذمی تک براستہ پکنور۔ اور آٹھ کلو میٹر نوکو میٹر اس کے اوپر ارتح ورک بھی ہو چکا ہے۔ ۱۹۸۸ء کے دور میں لیکن اس کے بعد کوئی بھی بلیک ناپ کا کام نہیں ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک قائم ٹوار کیت دلت گھازی اور اس سے ایک راستہ نکلا ہے جو گوٹھ عبدالمیر بک جاتا ہے اس پر بھی ۱۹۸۸ء میں ارتح ورک ہو چکا ہے۔ اور گلورٹ بھی اس پر بن چکے ہیں لیکن اس کے بعد اس پر بلیک ناپ کا کام نہیں ہوا ہے میں تجویز دوں گا کہ اس کو بلیک ناپ بنایا جائے اور اس طرح ایک میرے حلقے کے ساتھ ایک شاہ پور عظیم مگی روڈ ہے جو ۲۸ کلو میٹر ہے۔ میرے حلقے کے اندر تو نہیں ہے لیکن اس ہری آبادی کو فائدہ پہنچا ہے۔ شاہ پور عظیم مگی روڈ ہے اس کے اوپر کوئی پانچ چھ کلو میٹر بلیک ناپ ہو چکا ہے ۲۸ کلو میٹر میں سے جو صلح جعفر آباد میں ہے۔ اس کو مزید بڑھایا جائے اور اس مد میں کوئی پچاس لاکھ روپے اس سال رکھے گئے ہیں لیکن اس پر توجہ نہیں میں چاہوں گا کہ اس مزید پر ایکشن کیا جائے اس کے علاوہ آخر میں عرض کروں گا کہ صوبائی اسمبلی کے ملازمین کو حسب روایت جو ہمیشہ بحث پیش ہونے کے بعد ایک ماہ کی تحریک بطور بولنس دی جاتی ہے میں اپنے وزیر اعلیٰ سے درخواست کرنا ہوں۔

ٹکریہ جناب۔

جناب اسپیکر اب میں محمد اسلام چکی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فلور لیں۔

مسٹر محمد اسلام چکی جناب اسپیکر سب سے پہلے میں آپ کا ٹکریہ ادا کرتا ہوں کہ

آپ نے اس بحث کے موقع پر مجھے موقع دیا۔ بحث میرانیہ جو کوئی حکومت مرتب کرتی ہے ظاہر
ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کی بہتری اور ان کے ترقی کے لئے پروگرام پیش کرے۔
لیکن میں آپ کے توسط سے ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ہر حکومت میرانیہ بناتی ہے
ہماری حکومت نے جو بحث بنائی ہے ہم اپنے کو سیاسی لوگ سمجھتے ہیں ہم نے اپنی ایک متصد
متعین کی ہے ہم نے اسکلی میں رہتے ہوئے جمورویت کے لئے لوگوں کی خوشحالی اور لوگوں کے
حقوق کے لئے ہمیشہ جدوجہد کی ہے اور جمورویت کو کامیاب ہونے میں لوگوں کے پہمانہ
حالت کو بہتر بنانے کے لئے قوی حقوق کے بارے میں چاہے وہ اسکلی کے اندر ہو یا باہر ہو
لوگوں کے سامنے لایا ہے۔ ہم نے اس جمورویت کو لوگوں کی خوشحال بنانے کے لئے اپنی
زندگیوں کا بھی نظرانہ پیش کیا ہے۔ اپنے اس گھنٹان کو اور اس کی آبیاری کے لئے خون سے کی
ہے صرف ہم نے ہاتھوں سے پسند بھانے سے یا آنسو بھانے سے اکتفا نہیں کیا ہے اس لئے
یہ توقع رکھنا کہ ہم وہ میرانیہ بنائیں گے جو لوگوں کی بہتری کے لئے عوام کی خوشحالی کے لئے
نہیں ہو گا وہ خالقین تو کہ سکتے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ اس دفعہ جو میرانہ پیش کیا گی حالانکہ
بہت مشکل حالات تھے۔ صرف ہمارے صوبے میں بلکہ پورا پاکستان مالی، محکمان کا شکار رہا اور
ان مشکل حالات میں بھی جتنا کچھ ہم کر سکتے تھے۔ یا جتنے وسائل میر تھے ہم نے کوشش کی کہ
ایسا میرانیہ بنایا جائے جس میں لوگوں کی فلاج ہو لوگوں کی بس بود ہو۔

جناب اپنے سرکریر جب تقریر ہو رہی ہوا شاف آگے نہ پھرا کرے۔ جی جناب۔

محمد اسلم چکی جناب میرانیہ پیش ہونے کے بعد جناب جعفر خان مندو خیل معزز رکن
جو ایک تجربہ کار پارلیمنٹریں ہے وزیر تعلیم رہ چکے میں گزرنے والے سابق وزیر خزانہ بھی
وہ کہ رہے ہیں کہ یہ پیش کردہ بحث جناب کو کچھ نہیں آ رہا ہے جبکہ وہ سابق وزیر خزانہ بھی
ہیں اور ان کو تجربہ بھی ہے۔ تو یہ سمجھنے اور نہ سمجھنے کی بات میری کچھ میں نہیں آئی۔ وہ کہتے
ہیں۔

یا رب جو نہ سمجھے تو سمجھے میری بات کوئی اور وہ اس کو ایک لا جوابی کی کیفیت میں کہ

گے ہیں۔ لیکن وہ کیسے نہیں کچھے۔ اسی طرح ایک اور معزز رکن نے فرمایا کہ وائیسٹ پیپر میں کوئی تفصیل نہیں ہے جب وائیسٹ پیپر تو پورے بجٹ کا نچوڑ ہوتا ہے اگر وائیسٹ پیپر کو بھی تفصیل سے بنایا جائے جیسا کہ بجٹ کی جو اور کتابیں ہیں جو کچھ سات جدلوں پر مشتمل تھے اگر اس کو بھی نچوڑ نہ بنایا جائے اور اس کو بھی تفصیل سے بنایا جانا تو جیسا کہ ہفت ہیکل اس کو نہ کچھ پائے تو ہم جیسے اس کو بھی ہفت ہیکلوں میں شمار کرتے اور نہ کچھ سکتے۔ لہذا اس میں سب تفصیل موجود نہیں بلکہ بجٹ کا نچوڑ ہے۔ اس میں سب معزز اراکین دکھنے سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ہمارے اور ممبر میر ہم نام اسلام بلیدی صاحب نے اعتراض کیا کہ پہلک فیڈ پروگرام میری کچھ میں نہیں آبایا اس کی خلافت کر رہے ہیں۔ حالانکہ پہلک فیڈ پروگرام ہمارا ایک منفرد پروگرام ہے جس میں تمام ممبران صاحبان بیشول حزب اختلاف حکومت کی طرف دیئے گئے عوام کی طرف سے دی گئی اسکیمات کو دے سکتے تھے۔ لیکن اگر وہ اس پر نالاں ہیں یا ناراض ہیں تو بے شک وہ اپنی اسکیمات واپس کر دے شدے۔ لیکن اس میں یہ خلافت کرنا کہ یہ پروگرام خراب ہے یہ میں کچھا ہوں کہ یہ منفرد پروگرام ہے جو ہم نے شامل کیا ہے ہماری حکومت نے شامل کیا ہوا ہے تاکہ لوگوں کے دیئے ہوئے عوام کے دیئے ہوئے اسکیمات کو ہم آگے بڑھائیں۔ اسی طرح بجٹ میں یہ جو اعتراضات معزز اراکین نے کئے اس کے مخقراء میں پیش کرتا ہوں کہ ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء میں اہمیت کے حامل سیکٹر جس میں کمیونٹی سروسز اور سوٹل سروسز میں جو عوام کی زندگی سے براہ راست تعلق ہے گرذشتہ سال کی نسبت جو رقم رکھی گئی ہے۔ اس کی پرشیج اس طرح سے ہے کہ کمیونٹی سروسز ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء تو فیصد تھا جبکہ ۱۹۹۸ء کے لئے ہم نے بارہ فیصد تک بڑھائی ہے۔ سوٹل سروسز میں جو گرذشتہ سال ۲۰۰۰ء فیصد تھا ہم نے ۳۱ فیصد تک بڑھائی ہے۔ اور انشاء اللہ ان مدتیں مزید اضافہ ہو گا تاکہ عوام کی ترقی میں درجہ ب درجہ ترقی اور آسانی پیدا کی جاسکے۔ آئندہ سال یا اس سال کے لئے ہم نے کوشش کی کہ کوئی انفرادی نوعیت کی اسکیم شامل نہیں کی۔ تقریباً تمام بجٹ میں ۱۵ فیصد نئی اسکیمات کے لئے رکھے جائے لیکن پوری کوشش کی گئی کہ کم سے کم رقم میں اجتماعی

نوعیت کی اصلاحیم کو ترقی دی جائے۔

اگر ہم تقابلی مقابلہ کریں گزشتہ سال کی بہ نسبت ایک پچھر گزشتہ سال ۲۰۱۹ کروڑ اور موجودہ بجٹ میں ۳۴ کروڑ ہے ایریگیشن ۲۳ کروڑ تھا آج اس سال ۳۱ کروڑ پبلک ہلپرینگ انھیں تک ساڑھے ۲۶ کروڑ کے تقریباً برابر تھا اور ساڑھے ۲۳ کروڑ اس دفعہ ہے۔ لدھوکیش پورا بجٹ کا ۳۲ فیصد مقرر کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنے علاقے کی پیداوار جس میں فوٹ یعنی میوہ جات اون اور کھال کی پیداوار ہے اس پر بھی ان شعبوں پر توجہ دی جا رہی ہے اور میں اس سلسلے میں اپنی حکومت کی کاموں کو سراحتا ہوں اور اس بات پر زور دوں گا کہ وہ اس بارے میں تمام تفصیلات جمع کریں اور ایک Strategy بنائیں کہ جس طرف Cotton طرز کے اوپر ملک میں Cotton Exchange یا Foreign Exchange کے نام سے میں ان کو بھی جلد بنانے کی کوشش کریں تاکہ ہمارے پیداواری میں اختلاف ہو اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔ موجودہ حکومت نے بر سر اقتدار اکر وفاق سے تعلقات کو بہتر کرنے کی کوشش کی یا جو یہاں کے مسائل اور حقوق کے لئے وجود جد کی مٹلا و پڈا کا مسئلہ ہوا گیں کی رائٹنی ذیز کی تعمیرات ملازمتوں کا مسئلہ بی ایم سی اور سینڈک کے مسلموں کو جس طرح سے انحصار ہو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ ان مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہوں گے اور موجودہ مرکزی حکومت نے جو ثبت رد عمل کا ذکر کیا ہے اسکا بھی میں یہاں ذر کئے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ میری تقریر جو ہے تقدیرہ جائے گی۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کی ترقی ہے جب ہم بات کرتے ہیں کہ وفاق ہمیں حقوق دے تو یہ کوئی احسان نہیں ہے ہم پر یہ ہمارا حق بتا ہے۔ یہ ایک ملک کا حصہ ہے اور وہ حصہ جو پاکستان کے آدمی رقبے کے برابر ہے اس میں Potentiality ہیں اس میں زمین ہیں اس میں ترقیات کے موقع ہیں اس میں لمبچوڑا سمندر ہے تو جب تک بلوچستان ترقی نہیں کرتا جب تک بلوچستان سر سبز و شاداب نہیں بنتا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مضمون بن سکتا اس لئے ہماری ترقی ہماری خوشحالی پاکستان کی خوشحالی پاکستان کی ترقی ہو گی تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مضمون بن سکتا ہے اس

رفحہ وفاق جو ہے ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرے گا اور اس پہمانہ صوبے کو ترقی دینے میں بھپور کوشش کرے گا۔ تاکہ اس میں ہماری سب کی ترقی ہو۔ اسی طرح ایک ہمارے رکن صاحب نے ہماکہ جتاب مکران میں پلے تو Gulf وغیرہ تھا اب روزگار کے وباں موقع ختم ہو گئے ہیں بلکہ لوگ تو وہی بھوکے مر جائیں گے اگر موجودہ گورنمنٹ نے ملازمت وہ فراہم نہ کی میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہ کرنا کہ حکومت ملازمتیں پیدا کرے۔ ایک طرف تو وہ ترقی کی بات کرتے ہیں وسائل کو بڑھانے کی بات کرتے ہیں اور پورا بجٹ اگر ہم صرف ملازمتوں کو دے دیں اور جتنے لوگ ہے روزگار ہیں اور صرف ملازمتیں دیں تو بجٹ یہ ترقیاتی پروگرام یہ ترقی یہ کھانے لائیں ہم پھر۔ ٹھیک ہے جہاں پر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ہم لوگوں کو روزگار دیں لیکن صرف یہ نکی کرنا کہ گورنمنٹ اپنے بجٹ سے روزگار دے یہ دیوانی بات ہو گی بلکہ ایسے موقع پیدا کریں وہاں Resources کو Explore کریں تاکہ روزگار کے موقع خود آجائیں جیسا کہ ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ Indirect Coastal طریقے سے Development Authority ملازمت کے بھی موقع آئیں گے۔ یہ جو میں Exchange کی اب میں بات کر رہا تھا کہ یا زراعت میں اگر ہم Development کریں گے آگے جائیں گے تو یہ سب سے زیادہ ہم ان چیزوں پر توجہ دینی چاہئے جس سے کہ روزگار کے موقع پورے ہوں نہ صرف ہم حکومت کی بجٹ پر نکیے کریں۔ ایک خفید ہے کہ جتاب اس بجٹ میں قرض جات ہیں Foreign Loans میں جس کے یہ قرض جات ہیں۔ ٹھیک ہے ہر حکومت کی ایک پالسی ہوتی ہے کہ وہ باہر کے قرض جات سے کم سے کم انحصار کرے۔ کوئی نہیں چاہتا کہ ایک عام آدمی یہ نہیں چاہتا کہ میں مقروض بنوں میں قرض دار بنوں۔ لیکن آج کے دور میں اس معاشرتی طور پر معاشری طور پر Internationally تمام ملک جو ہیں تمام نہ صرف ترقی پذیر بلکہ دنیا کے تمام ممالک جو اپنے کو ترقی پذیر کہتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے پر انحصار کر رہے ہیں۔ تو ہم کوشش کریں کہ

ان قرضہ جات کو لیکر یا ہم Foreign Grants میں یا قرضہ جات لے لیں اور ان قرضہ جات کو اس طرح سے خرچ کریں کہ وہ پیداواری صلاحیت پیدا کریں تاکہ ہماری ترقی بھی ہو اور ہم قرض والیں دے سکیں۔ کیونکہ دوسری صورت میں تو ہم یہ کریں کہ اگر ہمیں ترقی چاہئے تو پھر اربوں روپے کا ہم نیکس عائد کریں آیا ہماری عموم جو پلے سے ان کی حالت ناگفہ ہے ہے انکا جو ہے معیار زندگی بہت پسند ہے وہ یہ کسی حکومت کی اتنی بخاری نیکس کیا وہ برداشت کر سکیں گے؟ تو لہذا یہ کوئی ہماری پالیسی نہیں ہے کہ ہم نیکس ادا کریں کہ قرضے آجائیں اور قرضوں کو ہم یہاں پر بیٹھ کر کے لوٹ ماریں قسم کریں بلکہ قرضہ جات ترقی اور پیداواری صلاحیتوں کو بڑھانے پر خرچ کریں۔ اسی طرح ہمارے ایک معزز رکن نے یہ اعتراض کیا کہ ایریگیشن سینکڑیں اس بحث میں بلدوزر آورز پر چار کروڑ رکھے گئے ہیں جو کہ یہ غلط مد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان میں ایریگیشن کی ترقی بہت ضروری ہے۔ ہمیں ڈیلے ایکیش ڈیز چاہئے اور بند تعیر کرنے چاہیں۔ اور اگر یہ چار کروڑ کے لگنے ایمانداری سے بجائے کسی تحریکیار کو دیئے جائیں یہی مجھے جو تجوہ لیتے ہیں الاؤنس لیتے ہیں اگر ایمانداری سے ان کو چھکاتی طور پر وہ کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی تحریکیار کے مقابلے میں یہ ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا اور اسی طرح بی ایئڈ آر جو ایک ایسا مجھے ہے جس میں تمام مشیری موجود ہے بلدوزر سے لے کر گریڈنگ اور ہر چیز ان کے پاس موجود ہے۔ وہ اکثر جو ہے کیا کرتے تھے کہ انہوں نے تحریکیاروں کو کرانے پر دیتے ہیں کم قیمت پر یا کم Wages پر۔ لیکن اگر ایمانداری سے صرف اس مشیری کو Maintain کیا جائے یا ان کی Fuel کے اخراجات برداشت کر کے ایمانداری سے یہ ان چھکوں پر اگر خرچ کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بچے یہاں روڈز ہیں وہ کروڑوں روپے کی بجائے وہ لاکھوں روپے میں بن سکتے ہیں۔

جناب اپنیکے گئی صاحب وقت کا خیال رکھیے گا۔

میر محمد اسلم چکی ایک معزز رکن نے ایک جگہ یہ کہا تھا کہ واسا جو یہاں ایک اسکا پروجیکٹ ہے اس میں آٹھ کروڑ روپے اس سال کے لئے رکھے گئے ہیں۔ حالانکہ گرفتہ سال

اس پر عین کروڑ روپے بھی خرچ نہیں ہو سکے تو آٹھ کروڑ روپے جو رکھے گئے ہیں وہ کہاں خرچ ہوں گے؟ میں ان کی معلومات کے لئے کہتا ہوں کہ جناب یہ آٹھ کروڑ روپے جو ہیں وہ ایک سال کے لئے نہیں ہے یہ محض لامکہ ہے اس سال کے لئے اور یہ آٹھ کروڑ آئندہ سالوں میں جو پلانٹ کی گئی ہے اس کے لئے آٹھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس میں صرف ۱۳۲ اسلیم بھر ۱۵۰ پر آپ ملاحظ کر سکتے ہیں۔ **Volume** کا تجھے پڑھ نہیں ہے۔ یعنی کتنا فرق ہوا کہ **جناب اپسیکر** یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ آپ کی جوابے ڈی پی کی **Head** ہے یہ اس میں ہے۔ یہ اسکے صفحہ کا حوالہ دے رہے ہیں آپ کو۔ ابے ڈی پی میں جو ہے۔ پبلک سیکر پروگرام جو ہے اسکا حوالہ دے رہے ہیں آپ کچھ جی۔

میر محمد اسلم چکلی جان جمالی صاحب اس وقت موجود نہیں کاش وہ موجود ہوتے انہوں نے اپنی کل کی تقریر میں بہت ثابت چیزوں پر بحث کی جن کی پیش تائید کرتا ہوں لیکن کچھ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تصورات یہ چیزوں پیش کر گئے کہ جناب یہاں پر ————— **جناب اپسیکر** گچکی صاحب وقت کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

میر محمد اسلم چکلی جی۔ یہاں پر **Polution Free Cities** ہم تعمیر کریں **Investments** چاہئے میں کہ کاش ایسا ہو لیکن ایک ایسے ملک میں جہاں جو ہر سے پانی پہنچنے والوں کے لئے ہمیں صاف پانی سیا کرنے کے لئے نہیں ہے تو یہ ان وسائل میں جو محدود جو ہمارے وسائل ہیں ان میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان خوبصورت چیزوں کو ہم دے سکیں کوشش ہے آئندہ خدا کرے ہم اس قابل ہو جائیں کہ جدید یہ چیزوں ہم دے سکیں۔

جناب اپسیکر شکریہ جی Wind it up please

میر محمد اسلم چکلی آخر میں میری چند تجاویز ہیں۔

جناب اپسیکر جی۔

میر محمد اسلام گچکی کرپشن کا مسئلہ ہے جتاب آج کل خاص کر آیا اس کو کس طرح روکا جائے مرکزی حکومت بھی دعویٰ کر رہی ہے تمام صوبوں میں یہ دعویٰ ہے کہ کرپشن کو روکا جائے کیونکہ گزشتہ چند سالوں میں ہمارے ملک میں بد قسمی سے کرپشن انتبا کو بہتچھی تھی لیکن اس کا تدارک بھی چاہئے صرف باتوں سے بہت مشکل ہوگا کم از کم موجود حالت میں اگر اس کو پوری طرح ختم نہیں کر سکتے ہیں میری یہ تجویز ہوگی کہ اس کو محدود کرنے کی کوشش کریں مثلاً میں اپنی حکومت کو مشورہ دوں گا کہ یہ Premium جو بتتا ہے اور یہ پر شے Percentage کو کم کرنے کے لئے اور Premium کو بھی کم کرنے کی ہم بھی کوشش کریں گے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ کرپشن کو روکنے کا ایک عمل ہوگا اس کے علاوہ مشور زمانہ ہے جو چل رہا ہے یہ کیا کہتے ہیں۔ ٹینکیل ٹرم میں Fudging جو ٹھیکیدار بناتے ہیں۔ اور آفسران مل کر اس کو پاس کرتے ہیں۔ میری یہ تجویز ہوگی کہ Funding جہاں بھی ثابت ہو گئے ان آفسران اور ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے قانونی کارروائی کی جائے اور ہمارے بلوچستان کے تمام اصلاح میں جتنی بھی ترقیاتی اسکیمیں میں ان تمام اصلاح کو یکساں ترقی اور جہاں پر جن جن اسکیمات کی ضرورت ہوگی پورے صوبے میں وہ ہم پلانگ کے ساتھ بنائیں ہمارے بعض ساتھیوں کا اس طرف سے یہ اعتراض آیا کہ یہ بحث جو ہے اور لوگوں کا بنایا ہوا ہے ٹھیک ہے ہم نے جو ماہرین رکھے ہیں یہ جو والیم Volume گوشوارہ بنانے والے ہیں ظاہر ہے کچھ ماہر لوگوں سے بھی ہم مشورہ لیتے ہیں اور اس لئے سیکرٹریز رکھے ہیں کہ وہ یہ بنائیں لیکن یہ کہنا کہ سراسراں میں ہمارا مشورہ شامل نہیں ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا اگر انہوں نے بنائے ہیں بندیادی پالیسی اکنامک پالیسی جو ہم نے مرتب کی ہے انہوں نے جاکر وہاں بنایا یہ تو میں اتفاق نہیں کرتا کہ ٹوٹی انہوں نے کہا کہ جی آپ ماہر جاکر بنائکر لے لائے انہوں نے بنایا اور ہم نے دستخط کر لیا۔

جناب اسپیکر جتاب اس طرح آپ میری بات پر دھیان نہیں دے رہے ہیں آپ سے مسلسل گزارش کر رہا ہوں کہ آپ Windup کیجیے آپ کو یہی منٹ ہو رہے ہیں۔

میر محمد اسلم گچکی جناب میں ختم کر بہا ہوں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں مولانا صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ بجٹ توہر حکومت بناتی ہے چاہئے اس کے خوبصورت پہلو ہوں یا اس کے کتنے بھی مشتبہ پروگرام ہوں لیکن ان کی کامیابی کا انحصار اس وقت ہو گا جب ہم اس کو **Implement** کریں گے اگر یہ پیسے جو عوام کا پیسہ ہے یہ جا کر وہاں صالح نہیں ہو گا اور لوگوں کی فلاں و بہود پر خرچ ہو گا ایک سال کے بعد میں پھر کہ سکتا ہوں کہ یہ بجٹ جو ہے بہترین بجٹ تھا ورنہ صرف کاغذی بیٹھ کر ہم تعریف کریں یا وہ حزب اختلاف کریں اس سے کچھ نہیں بن سکتا جناب اعلیٰ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر بڑی سربانی آپ کی۔ اب جناب عبدالرحیم خان مندو خیل سے گزارش کروں گا کہ وہ فلور لے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل اب بھی بست لبی لٹھ ہے میرے خیال میں اپوزیشن سے لٹھ میں ہم دو آدمی ہیں اور تو نہیں۔

جناب اپسیکر آج کا دن ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل مجھے ذرا اور موقع دیں۔

جناب اپسیکر ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب بجٹ پر جو معزز رکن تجویز دے رہے ہیں اس کو کوئی نوٹ کر بہا ہے یا ان کی تنقید کر رہے ہیں۔

جناب اپسیکر کر رہے ہیں۔ کر رہے ہیں جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل میں نے جو دیکھا ہے کوئی ریکارڈ۔

جناب اپسیکر وہ ان کی ذمہ داری ہے کریں گے وہ کر رہے ہیں

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) کر رہے جناب۔

جناب اپسیکر جناب ابھی فلور I give the floor to Mir Faiz Ali

میر فالق علی جمالی بے سے پہلے میں سینئر منسٹر صاحب سے گزار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بلوچستان کا کنگ آف کرپشن ہے شریز خان جس کو فودا پارٹی میں بلیک لٹ قرار دیا گیا ہے اس کو ایوارڈ کے طور پر جناب اپسیکر اس بندے کو اس کے بیٹے کے نام پر نہ صریح طبع لیکس لبیلہ کا کٹشیک ایوارڈ کیا گیا ہے ہری خوش آمد بات ہے اس سے پہلے اس کے اپنے نام پر تحاب اپنے چہرے پر نقب ڈال کر اسی بندے کو بیٹے کے نام پر ایوارڈ دیا گیا ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو پوانٹ آف آرڈر جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر عاصم کرد صاحب پوانٹ آف آرڈر Please

میر محمد عاصم کرد گیلو جناب یہ کنگ آف کرپشن کا نام تو لے رہے ہیں لیکن Mother of corruption کا اس سے پوچھیں وہ کون ہے۔

میر فالق علی جمالی اس وقت وہ بھی آپ لوگوں میں موجود بیٹھے ہیں ہم لوگوں سے نکل چکے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو جس نے اسے جنم دیا وہ Mother of Corruption کون تھا۔

میر فالق علی جمالی جناب اپسیکر میں گوش گزار کروں وہ بھی ۱۹۸۸ء میں جب بھی وہ آپ کی گورنمنٹ تھی جب وہ Identity ہوا ۱۹۸۸ء میں جب بھی ہے۔ ڈبلیو۔ پی اس وقت دوسرے روپ میں تھی۔ اسی دور میں یہ بندہ انٹروڈیکسیو Introduce ہوا۔

میر محمد عاصم کرد جناب یہ ۱۹۸۸ء کا نہیں ہے۔۔۔ جب تاج محمد جمالی Mother of Corruption

جناب اپسیکر No cross tack please عاصم کرد صاحب جب کوئی مقرر تقریر کر رہا ہو اس کو آپ Interrupt نہ کریں یہ ہمارے آداب ہیں اور یہ ہونا چاہئے۔ اپنے وقت میں بیٹک بولیں جو کچھ بولنا چاہئے ہیں۔ اس وقت اجازت نہیں دوں گا کسی کو اور نہ آئندہ کسی کو اس طرح انٹرپشن کرنے کی۔

میر فائق علی جمالی جتاب میں گزارش کروناگا آپ کی توسط سے سینٹر نسٹر صاحب کم سے کم اس چیز کا نوٹس لےتاکہ یہ چیز نہ ہو اس گورنمنٹ کی اولین ترجیح بھی یہی ہے کہ کرپشن کو کنٹرول کیا جائے۔

جب اپسیکر آپ کے توسط سے یہ عرض کروناگا کہ ٹریوری پیغماڑ کے نمائندوں نے فرمایا کہ کوئی نیکس نہیں لگایا گی اس سے پہلے عرض کروناگا کہ اسی سیشن کے دوران انہوں نے ایگر پیچھے نیکس نافذ کرنے کی بل پیش کی ہے نمبر ۲ جتاب اپسیکر روپ نیو جیسے کے چتاب اور سندھ میں Collection کی جاتی ہے کم سے کم ہمارے صوبے میں اس کے مطابق ہوتی چاہئے تھا کیونکہ جتاب اپسیکر اس پورے صوبے میں دو اخلاع ہیں جہاں پر زراعت اس مقدار میں پیدا ہو سکتی ہے کہ پورے صوبے کو Feed back کر سکیں مطلع جعفر آباد اور نصیر آباد جتاب اپسیکر میں اپنے حلقوں کے حوالے سے بات کروناگا کیونکہ باقی تو سب کچھ ہمارے سینٹر ساتھی جعفر خان مندو خیل صاحب نے A تو Z پیچھے آپ کے سامنے پیش کی ہوئی ہے جیسے کہ دس میں رکھا گیا ہے پہلی فیڈر کی پروپیگنڈا کے لئے کیا یہ بہتر نہیں تھا جتاب اپسیکر یہ دس میں جعفر آباد پولیس کو دیئے جاتے اس میں ٹرانسپورٹ وغیرہ میسا ہوتی اور دائزیس سیٹ لئے جاتے کیونکہ اب تو سب کچھ انہی کے حوالے میں پروپیگنڈا کرنے والے بھی وہی ہے اور پروپیگنڈا کو بگاڑنے والے بھی وہی میں۔ بس یہی گزارش ہے اگر اس پر عملدرآمد ہوتا تو بہتر تھا میری تجویز ہے دوسرے اس کے ساتھ جیسے میرے معزز رکن ٹیمور حسین خان کھوسہ صاحب موجود نہیں انہوں نے FIDA کی مخالفت کی نہیں FIDA تو ہمارے صوبے کے لئے بہت بہتر ہے انہوں نے فرمایا کہ جی پہلے بڑے صوبوں میں ہو ہم تو یہ چاہئے میں اس چیز کی روایت اس صوبے سے ابتداء ہو تاکہ ان کو پتہ لگے کہ یہ ایک بہتر کام ہے اور ہمارے خصوصاً ضلعوں کے لئے زراعت کے معاملے میں یا پانی کے معاملے میں فائدہ مند ہو گئے دوسرے جتاب اپسیکر ہمارے نصیر آباد ڈوبیوں میں کوئی گرلز کالج نہیں ہے وہ بھی چھلے سال ایک گرلز کالج کا قیام ہوا نواب مگسی صاحب نے دیا انٹر گرلز کالج ڈویڈہ اللہ یار کے لئے جہاں ابھی تک اس کا انتاف کمپلیٹ نہیں ہے بلکہ

تو دور کی بات ہے جتاب شم والے کلاسیں ہوتی ہیں وہاں پر نسل ہے اکا
دکا ہے Request کی ہوئی بلکہ اس قسم کی hare کی ہوئی اوسے محمد ڈگری کا لے اتنا بھی
گورنمنٹ کو احساس نہیں ہوا کہ جتاب اپنیکر ریزورڈی پیغز ہو اپوزیشن ہو دونوں کے ساتھ
یکساں سلوک کیا جائے جیسے کہ جعفر خان مندو خیل صاحب نے کہا کہ جو زیر و آور لوگ ہوتے
ہیں ان کو تولی جاتا ہے جو غریب مظلوم ہوتے ہیں جیسے کہ اس دن میرے میران دوست ہیں
نہ ان کے حلقے کے لئے کوئی چیز رکھی گئی ہے۔ سردار فتح علی عمرانی یا مظہور حسین خان کھوسہ
صاحب ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جاتا ہے جو ہمارے ساتھ کیونکہ وہ ہماری طرح شریف
ہے محض وہ اور پارٹی ڈسپلن کی پابندی کرتے ہیں۔ ہم تھوڑا ان فورسین unforseen کے
لئے بھیں چالیس کروڑ روپے لیتے تھے کہ تھوڑا ہوں یہیں کوئی اچانک اضافہ آجائے کوئی دوسری
چیزوں میں کوئی اچانک اضافہ آجائے ناکہ ہم اس کو پورا کر سکیں۔

میر جان محمد خان جمالی میں جتاب معزز میر سے گزارش کرنا ہوں کہ مسٹر میں ہاؤس
کے ممبر نہیں ہیں ان کا نام نہ لے۔ میں چیف مسٹر سے مخاطب ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ۔ ویسے بجت میں اگر دیکھا جائے کہ جو پوست کریٹ
کے گئے ہیں یا جو کہ ایک کامیاب صوبائی حکومت ہے اسی کروڑ روپے کے سافٹ
فایڈرل لوں لئے ہیں یہ خوش آئندہ بات ہے میں مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ اسی کروڑ
روپے کے سافٹ لوں لئے ہیں ہم لوگوں نے بہت کوشش کی ہے پہلے سال کچھ نہیں لے
ہیں۔ بعض آخر ہجک ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ اس دفعہ انہوں نے ایڈوانس میں لے کر کے جو
بجت میں انہوں نے ڈال دیا ہے وہ ایک خوش آئندہ بات ہے ریونیو میں جو انہوں نے شو کیا
ہے کہ پرونشل ریٹیں۔ سیف کے پیسے کسی طرح بھی اس میں شامل نہیں کرتے ہیں۔ سیف
کے پیسے بھی کم ہیں۔ سیف کی ایم بر سمنٹ imbursement پہلے سال کی موجود ہے۔ وہ کم ہے
پہنچا لیں کروڑ ہے۔ اس سال انہوں نے دکھانی ہے جیسیں کروڑ روپے۔ یہ تو بڑھنا چاہیئے۔ ہر
سال ہمارے سیف کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ جتنا آپ اخراجات کریں گے جتنا اس کا گلیم

کریں گے اتنا زیادہ ری ایم برمنٹ ملے گا یہ اس کا فارمولہ ہے۔ یہ عیسیٰ کروڑ کی بجائے پینتالیس کروڑ سے اوپر پچاس کروڑ پر یہ۔ مگر رکھ دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ کیونکہ اگر چھلے سال ہم نے پڑھ کیا ہے کہ اگر عیسیٰ کروڑ ہے تو اس سال عیسیٰ کروڑ نہیں ہونے چاہئے۔ ۶۷ کروڑ روپے تھے بغیر کوئی ٹیکس لگائے نے ٹیکس ریٹن میں ظاہر کئے ہیں۔ چھلے سال ہمارے ۶۶ کروڑ روپے تھے بغیر کوئی ٹیکس لگائے، کروڑ روپے وصول کرنا میں سمجھا ہوں مشکل ہے لہذا ہم کو ٹیکس ان لوگوں پر بھی لاگو کر دننا چاہیے تھا جن کے اوپر نہیں ہے ٹیکسیش زیادہ ایک خوبی نہیں ہے میں وائینڈنگ کرنا جو اندر ٹیکس نہیں ہے ان کو بھی اندر ٹیکس لایا جائے اگر ان لوگوں کو اندر ٹیکس لایا جائے تو شاید ہمارا یہ ٹارگٹ پورا ہو جائے۔ ورنہ میں سمجھا ہوں کہ موجودہ حساب سے ہر ہی صورتحال پیدا ہوگی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔ ابھی خود ہی ایگر پھر ٹیکس کا ذکر کر دیا ہے۔ دس کروڑ روپے کا وہ میں سمجھا ہوں کہ وہ بھی ٹیکس ہے چھلے سال جو ہم نے ٹوٹی بجٹ کا انھیں فیصد ڈیلوپمنٹ رکھا تھا لیکن روائیز میں وہ ۲۵ فیصد خرچ ہوا کیونکہ ہمارا کچھ اہتمام زیادہ ہو گا۔ اس میں اخراجات کو کم کرنے کے لئے شریز خان کی سبیڈی کم کرنے کے لئے۔ ہمارا ملٹی جاتا تھا دکان پر وہ پوچھتا تھا کہ ہزار روپے کی شے ہے وہ کھٹا تھا کہ پانچ سو دونگا۔ پھر لوگ اس کو سمجھ گئے وہ اس کو ڈبل بتاویتے تھے۔ کہ دو ہزار روپے کا۔ شریز خلک کا یا فوڈ چپارمنٹ کا بھی یہ کردار رہا ہے کہ آپ جتنا بھی دیتے ہیں اس سے وہ ڈبل خرچ کرتے تھے روائیز میں ہم نے سڑہ ملین خرچ کیا۔ اس کی ڈیٹیل بھی میرے پاس تھی یہ کافی اضافہ شو کر رہے ہیں جو کہ میں سمجھا ہوں ان جستی فائیڈ تھے۔ ۶۸ کروڑ روپے ہم نے رکھے تھے۔ اس وقت بھی ہم نے یہ الاؤٹ رکھی تھی جو فنڈرل گورنمنٹ نے کاٹ لی تھی۔ ہمارا اندازہ تھا کہ چھلے عیسیٰ کروڑ سبیڈی میں جائیں گے۔ لیکن ریزرو جو رکھے گئے تھے وہ کدھر گئے اس لحاظ سے یہ میں تجویز کروں گا اگرچہ کم رکھے ہیں لیکن پھر آپ کے کنٹرول سے نکل جائیں گے جیسا کہ پہلے میں نے اس باؤس میں ذکر کیا ہوا ہے۔ محمد خواراک ہمارے کنٹرول میں رہا ہے اور نہ اس باؤس کے کنٹرول میں رہا ہے۔ نہ گورنمنٹ کے کنٹرول میں کبھی رہا ہے۔ ابھی میں آپ کو بتا رہا

ہوں کہ آپ نے جو فوڈ سسیٹی میں پیسے دیئے ہیں ۸۰ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے پھر وہ اس سے اضافہ کر لیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے اس کو کنٹرول میں رکھا تو اچھا ہے۔ پوست جو دیئے گئے ہیں اس میں بھی ایک عجیب رہا ہے وہ ان ٹکمے جات کو دیئے گئے ہیں جس میں واقعی ان کو ضرورت نہیں اور غیر ضروری طور پر صرف لوگوں کو کھپانے کے لیے پوست دیئے ہیں کیونکہ یہ بلوچستان حکومت کے بیس کا کام نہیں ہے کہ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا رہے۔ پھر ابھی ہمارا ڈیوپلمنٹ اور ناں ڈیوپلمنٹ کا پر شیخ اتنا بھاری ہو ٹکیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں برداشت میں نہیں آتا ہے ہر حال دیکھیش میں ۲۰۰۹ پوست دیئے ہیں، ایکٹھے میں مہا پوست دیئے ہیں اور جو ڈسٹریکٹ میں ۳۰ پوست دیئے ہیں۔ یہ خوش آئندہ بات ہے یہ ایسے سکریٹری میں جس کی پیش ضرورت بھی محسوس کرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے اوپر کنٹرول بھی رکھنا ضروری ہے۔ ان کی appointments اپوائینٹمنٹ میں کس طرح ہوتی ہیں۔ ان کی distribution ڈسٹریکٹ بیوشن کس طرح ہوتی ہے تمام صوبے میں یہ برابر مساوات کی بنیاد پر دیئے جائیں۔ بلکہ میں آپ نے پوست دیئے ہیں۔ جب آپ پر ائمہ دیکھیش میں جائیں گے کچھ وہ سیکندری میں جائیں گے ان کی ضروریات کو آگے ہم نے دیکھتا ہے۔ کہ کس طرح ہم ان چیزوں کو کنٹرول کر سکیں کہ ان کی اپوائینٹمنٹ میں اور ڈسٹریکٹ بیوشن میراث پر ہو۔ ڈیڈی میبلزیز ہمارے سال بے سال بڑھ رہے ہیں۔ جیسے سرور خان کا کڑا صاحب نے پرسوں کے روایات بجٹ میں کہا۔ ۹۶۔۱ کو ہمارے لیبلزیز تھے باخیں ارب ۴۰ کروڑ چالیس لاکھ روپے اور ۷۹۔۱ کو وہ ہو گئے چبیس ارب چھ سو ہزار کروڑ یعنی کہ ہر سال یہ اضافہ جو ہوا ہے یہ دو ارب روپے کا تقریباً ہا ہے۔ یا اس سے بھی کچھ زیادہ۔ یہ ایک ہمارے الارمنگ سائینس ہے ہم جو فارزنا اس سسٹم میں ہم اس کو خیرات کھجتے ہیں یا ادا کھجتے ہیں وہ خیرات ہے وہ امداد ہے۔ وہ باقاعدہ جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ سودی نظام کا ایک تسلیم ہے جو ہر سال آپ کے اوپر بڑھ رہا ہے۔ اور جس سمت سے ہمارا ڈالر بڑھ رہا ہے اور ہماری کرنٹی ڈاؤن ہو رہی ہے وہ آپ کے کمرشل لوں سے بھی منگا پڑتا ہے۔ اس میں بھی دیکھنا چاہیے کہ ہم کو وہ لوں لینے چاہیے

جو واقعی ہمارے صوبے کی ضرورت ہے۔ ہم کو وہ لون لینے چاہیے جو اپنے سلیف پے منٹ دو بڑے دے سکیں۔ یاری پے منٹ کر سکیں۔ یہ کوئی روپنیو جائز نہ کر سکیں۔ ابھی تک بد قسمتی سے صوبے کے قیم سے لگر جو لون لئے ہیں صوبے کے قیام مک مساوائے زراعت کے ان سکنر میں گئی ہے جو نالے وغیرہ بنائے یا ڈھم بنائے جو رہی پر وہ کتو ہے بنایا سب ہم صالح کر دیتے ہے شمار آپ کے بی ایچ کیو ہے۔ آرائی ہی ہے اسی طرح پر امری سکولز گھرے ہیں۔ کیا ہوا کہ یہ باہر کی امداد سے بنارہے ہیں۔ اور خود بھی دے رہے ہیں اور ڈالر میں واپس ادا گئی ہے جو ۱۵ روپے میں لون لئے تھے اب ۲۲ روپے میں واپس دے رہے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں انٹریٹ تو نامیں nominal رہ گئے ہیں اور بھل کاش original cost ہم گناہو گئی ہے تو اس میں یہ چیز دیکھنا چاہیے کہ فارن لون اسٹش میں ان پروجیکٹ کو ترجیح دیتی چاہیے جو کہ آپ کے نسٹریچر میں کام ہے یا روپنیو جائز نہ ہیں کام آئے یا لوگوں کو روزگار دینے میں کام ہے۔ سیف میں جو پیے رکھے ہیں وہ بھی دیکھنیں ہیں ہے پر شیخ جو ایلوکیشن سائیڈ ڈیپرٹمنٹ اور نان ڈیپرٹمنٹ میں بھی اتنی آرہی ہے بلکہ اس سے زیادہ آرہی ہے۔ جیسا کہ جعفر خان مند خیل صاحب نے کہا کہ جو زور اور لوگ ہوتے ہیں ان کو تو مل جاتا ہے جو غریب مظلوم ہوتے ہیں جیسا کہ میرے صہراں دوست ہے نہ ان کے حلقوں میں کوئی چیز رکھی گئی ہے سردار فتح علی عمرانی صاحب یا ظہور حسین گھوس صاحب ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا ہے جو ہمارے ساتھ ہے کیونکہ وہ ہماری طرح شریف ہے اور کمزور ہے اور پارٹی ڈیپل کی پابندی کرتے ہیں میلنگر میں بولنے نہیں ہیں جتاب اپیکر پبلک فی پروگرام میں فرق اتنا ہے پہلے ایم پی اے اسکم کا جانا تھا اب وہی اسکم اے ذی پی میں ڈال دیا گیا ہے میری یہ گزارش ہے جتاب اپیکر کہ جیسے زور آور لوگوں میں دیا جاتا ہے دیے سب کے ساتھ برابر سلوک کیا جائے چند اضلاع میں کروڑوں روپے رکھے گئے ہیں چند اضلاع میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں رکھی ہے تو جتاب اپیکر جیسا کہ آپ سے چند سال پہلے یہی طریقہ آتا ہوا ہے آپ کا صلح نصیر آباد اور جعفر آباد میں ایگر پھر فیپارٹمنٹ کے تحد بذریعہ پلان پروپریشن فیپارٹمنٹ فیپارٹمنٹ گورنمنٹ کا

فیضارٹنٹ ہے پھر آتے ہوئے یہاں کی صوبائی حکومت تھی ایگر لیکھل فیضارٹنٹ جو کہ بیک
 میں پینٹنٹس کروڑ روپے چھپائے گئے ہیں بجائے وہ ایریٹر سپرے کے لئے رکھا جاتا ہے تو بہتر
 نہیں تھا تو اس کے لئے بہتر تھا کم سے کم وہاں جو فصلیں ہر سال کیڑوں کی نظر ہو جاتی ہے کہیجی
 کیونکہ دواستیوں میں بڑی مادوت ہے اور زراعت فیضارٹنٹ یہ بھی پنجاب سے منگوا لیتا ہے کہیجی
 صحیح ملتی ہے کہی نہیں ملتی ہے جناب اسپیکر جعفر آباد میں روڈز کی اتنی بڑی حالت ہے کہ
 آپ سوچ نہیں سکتے بالخصوص شرقی سائیڈ اور غربی دونوں ایک ہی پوزیشن ہے اس کے لئے بھی
 کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا ہے اور تو چھوڑ دیں میٹنٹنٹس کیلئے تو کم سے کم کچھ نہ کچھ ہوتا بالکل
 نہیں رکھا گیا ہے کچھ دوسرا یہ کہ میرے صہیل ان گپکی صاحب نے فرمایا کہ بہترین بجٹ ہے ایک
 تو بجٹ بھی ٹرائیکا بجٹ ہے اس میں آپ دیکھیں کہیں زرعی آدمی کا تو کوئی بجٹ نہیں ہے
 ہاں بجٹ ضرور ہے سائیکل بجٹ ہے صرف ٹریوری بیخڑ کے لئے باقی اپوزیشن والوں کا بھی
 نہیں ہے عام آدمی کے لئے اس میں کیا مراعات ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہے جی میں تو یہ عرض کروں گا
 کہ یہ صرف اور صرف ٹریوری بیخڑوں کا بجٹ ہے اور ٹرائیکا بجٹ ہے جناب اسپیکر ان الفاظ
 کے ساتھ میں آپکا شکریہ ادا کر رہا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ تھیں یو۔

جناب اسپیکر تمہاری صاحب شکریہ۔ اب

Rahim Mandokhail

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر صاحب اصل مسئلہ یہ نہیں ہے میں صرف
 یہ کہہ رہا ہوں کہ گورنمنٹ پارٹی کے بعد میں سپیکر ہو گئے اور ہمیں بعد میں زیادہ زیادہ پوامیٹ
 آف آرڈر پر بات کر سکیں گے لیکن اگر ہمیں ایسا موقع ملے تو ایسے مسائل آتے ہیں۔
 جناب اسپیکر نہیں اسی کوئی بات نہیں ہے آپ بسم اللہ کہیجئے۔ اپنی تقریر کیجئے مسائل
 تو ہوتے رہیں گے کوئی اسی بات نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل حکم حاکم مرگ مغاجات۔

جناب اسپیکر نہیں نہیں آپ کا فلور ہے آپ کا ہاؤس ہے آپ کا حق ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جتاب اپنے کر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے سال ۱۹۹۷ء کے بحث اجلاس میں عمومی بحث کرتے وقت مجھے موقع دیا کہ میں اپنے معروضات اپنے پارٹی کے معروضات عوام کے معروضات جو ہمارا look out ہے اس کے نقطہ نظر سے پیش کر سکیں جتاب اپنے کر میں سب سے پہلے بحث میں لیڈر آف دی پاؤس وزیر اعلیٰ صاحب نے جو اشیائیں دیا ہے اسی کے بیان ہی سے شروع کروزگا انہوں نے ایک بات بنیادی رکھی ہے اسی کے بیان ہی سے شروع کروزگا۔ انہوں نے ایک بات بنیادی رکھی ہے کہ ہم سیاسی لوگ میں سیاسی پارٹیوں کے ممبر ہیں ہمارا روایہ سیاسی ہو گا یہ بات اہم بات ہے اور ہم یہی کہتے ہیں کہ جس طرح گورنمنٹ اور گورنمنٹ کی پارٹیاں انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ سیاسی پارٹیاں ہیں سیاسی لوگ میں سیاسی ان کا روایہ ہو گا ہم بالکل یہی بات کہتے ہیں کہ ہم سیاسی لوگ میں ہم سیاسی تحریک سے ہم نے جنم لیا ہے ہمارے سیاسی نظریات میں سیاسی روایہ ہے سیاسی پارٹیوں کے ہم ممبر ہیں اس نے صوبے اور ملک حتیٰ کہ عالمی سطح پر مختلف مسائل کے حوالے سے ہمارا روایہ ان ہی نظریات کے تابع ہے اور پھر ہماری تقریر میں لیڈر آف دی پاؤس نے کہا جو بہت اہم نقطہ ہے کہ ہم قوی حقوق کے حصول اور اتحصال سے پاک معاشرے چاہتے ہیں بالکل یہی ہمارا موقف ہے اور یہی ہماری تحریک ہے کہ قوی حقوق اس ملک میں پاکستان میں قوی حقوق اس صوبے میں قوی حقوق اور اتحصال سے پاک معاشرہ یہ ہمارا مقصد ہونا چاہیئے اور ہمارا یہ مقصد ہے امدا جو بھی قدم گورنمنٹ اٹھائے گی ہم بالکل اسکی روایہ اور اپنی نظریات کی روشنی میں ان کے اقدامات کو دیکھیں گے ہمارے لئے یہ کہ فلاں کا رنگ کالا ہے فلاں کا رنگ سفید ہے فلاں کا یہ شکل ہے فلاں کا وہ شکل ہے یہ نہیں ہے پہمانہ یہ ہے کہ کیا وہ بنیادی فکر کے لاملا سے دو قوموں کی برابری مساوات اور جموروی اقدار کے لئے وہ کوئی قدم اٹھا رہا ہے یا نہیں یہ ہے بنیادی چیز اس نے ہم اس کی نقطہ نظر سے یہاں اس کا جائزہ لیں گے اور اپنے طرف سے تنقید جو ہو گی اور ہم جو تجاویز دیں گے اس نقطہ نظر سے ہو گی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر میں اس کو بنیاد بناتے ہوئے تمام سیرے تقریر کی یا جو بھی ہمارے تجاویز ہیں

انگریزی میں لکھتے ہیں اس کو under line کرتے ہوئے تمام وہ یہ ہے جیسے کہ یہاں انہوں نے
کہا ہے ملک کے مقندر و با اختیار حکمرانوں سے صفحہ ۳ پر ملک کے مقندر و با اختیار حکمرانوں سے
اس نظر پر اختلاف رہے ہیں کہ یہاں پر ایک قوم کا دوسری قوم یا قوموں پر بالادستی برقرار
رکھنے کی بجائے قوی برابری و مساوات کے حصول کو اپنایا جائے تاکہ ملکی اور قوی وسائل کی
تصویم میں قوی اتحاد اور نا انصافی کا سلسلہ ختم ہو یہیں اس کو اس طرح لوٹنگا اور مجھے یہیں ہے
کہ اصولاً گورنمنٹ کی پارٹیاں بھی اس پر حقیق ہوں گی کہ قوموں کے پاکستان میں اور قوم
پشتون، بلوچ، سندھی، پنجابی پاکستان کے components ہے اس میں جمیعی طور پر پاکستان
کے لئے بھی یہ صحیح ہے کہ پاکستان میں اسوقت تک صحیح یعنی ایک آزاد ملک نہیں بن سکتا۔
اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ اپنے عوام کے لئے کوئی اچھا کام کر سکتا ہے جب تک کہ وہ
اپنے آئین میں اپنے روایات میں اپنی سیاست میں قوموں کی برابری تسلیم نہ کریں۔ ایک وسرے
کے اتحاد سے اجتناب نہ کریں اور بالکل یہی بات ہمارے اس صوبے میں یہ صحیح ہے ہم
یہاں جو بھی لوگ یہیں ہوئے ہیں سب جانتے ہیں ہم حریک کے لوگ ہیں انگریز یہاں آیا اور
انگریز نے ہمیں The so call identity نہ کہتے ہیں سندھیں پالپمی کے تحت ہمیں ظلام کیا اور اس
نے جو بھی ہمارے ساتھ زیادتی کی پشتون، بلوچ دو قومیں ہم یہاں قصیں ہمارے اپنے اپنے حقی
کہ ملکی قانونی بھی انہوں نے ہمیں ظلام کیا اس کے بعد انگریز کو نکال لیا اور
انگریز کے نکالنے کے بعد پاکستان میں جو بھی پاکستان کا سلسلہ عمل ہا آئی ایم ای مارشل لاء
دوسرا جو بھی رہے ہماری تحریک تھی جیسا کہ سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب نے کہا کہ ہم
خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی اور میر غوث بخش برجو صاحب نام اور بھی ہے شہزادہ کرم
دوسرے ہمارے کرد صاحب، مگری صاحب ہمارے بستے ہوستان کے مولانا عبدی اللہ صاحب
سب کی ہم عزت کرتے ہیں۔ جنہوں نے آزادی کے لئے جدوجہد کی اور جنہوں نے پاکستان
میں ون یونٹ کے خلاف قوموں کی برابری کے لئے جدوجہد کی سب کے لئے ہمارا احترام ہے
اور ہم یہ لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی پارٹیاں اپوزیشن سب ان افکار کی روشنی میں اپنے اعمال

مرجع کریں گے اور اپنے طرف سے بھی ہم یہی بات کہتے ہیں اب جتاب اس لئے اس صوبے میں بھی اگر ہم ایک دوسرے کا اتحاد کریں ہم ایک دوسرے کے خلاف عدم توازن کی پالنسی اپنائیں نقصان وہ گا ہمارے صوبے میں اور اگر ہم قوی برابری کی بنیاد ایک دوسرے سے مساوات کی بنیاد پر روایہ کریں گے تو ہم خود بھی صحیح طور پر ترقی کر سکیں گے اور نمبر ۲ جو بنیادی بات ہے کہ اسلام آباد جو ہم کہتے ہیں ویسے زیادتی کر رہا ہے فلاں مسئلے میں اس کو ہم اتحاد اور اتفاق سے ان کو یعنی تو ہم نہیں کہ سکتے ہیں ہم غریب لوگ میں ابھی اس دن میں خود یہاں بیٹھا ہوا تھا وزیر اعلیٰ صاحب نے جو بات کی تھی یاد نہیں ہے میں نے تو یہ سن ابھی نہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ کہا ہو کہ ہم جو ہیں گیں بند کریں گے شاید آیا ہوا by the way لیکن اخباروں میں پراجیکٹڈ projected آیا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ہم گیں بند کریں گے اگر کسی نے گدم بند کیا اور آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ عین بڑوں نے میٹنگ کیا کہ بس صوبے والے جو ہے گیں بند کر رہے ہیں اس لئے ان کے لئے ہم میٹنگ کریں گے کہ کیا جواب ہو ہم تو غریب لوگ میں ہماری بات کو دوسرے معنی پہناتے ہیں وہ ہیں تو دوسری طرف سے لوگ ہم پر حملہ کرتے ہیں ہماری بات کو دوسرے معنی پہناتے ہیں وہ بے حیائی والی باہی وہ جھوٹے نے کہا وہ تو سب کو علم ہے لیکن آخر میں اس نے کہا ہمارے دادا نے میرے دادا کو گالی دی اب یہ روایہ جب ہمارا ہے ہم یہ کہتے ہیں اپنے دوستوں کو گورنمنٹ کے پارٹیوں کو کہ جب ہم بنیادی قوی برابری جمورویت کے اقتدار کے اصول پر عمل کریں گے کوئی ہمیں بربی آنکھ سے نہیں دکھ سکتا اور اگر ہم اس پر عمل نہیں کریں گے تو ظاہر ہے ہم سفر کریں گے یہ ابتداء میراثی ہی اس ابتداء کے بعد جتاب اپنیکر ہماری جو بحث ہے اس بحث پر میں ابھی عرض کروں گا یہ بحث بنیادی طور پر کل جو ہم لیں کوئی بیس ارب ایکس ارب روپے تمام صوبہ ہمارا ہم سب حق ہیں اس بات سے کہ ہمارا صوبہ ملک کا بہت بڑا صوبہ ہے اور اس کے پوٹنیشنلز potentials بہت زیادہ ہیں ۔ پہاڑ، پانی، میدان، جنگلات، سمندر یعنی وسائل کے لحاظ سے ہم بہت اچھے مستقبل کا یعنی مستقبل رکھتے ہیں انشاء

اللہ لیکن جو اس بارے میں کوئی ایکس ارب روپے پھر دوسرے طاکر کے میں ارب تک تھی جاتے ہیں اب بیس ارب روپے میں سے تو جتاب اسکیر یہ کل بیس ارب روپے اب بیس ایکس ارب روپے میں ہم ناں ڈویلپمنٹ بھی اور ڈویلپمنٹ بھی کرتے ہیں اس کا جو یہاں حساب دیا گیا ہے موئے اس میں جب ہم دیکھیں گے تو بیس ارب میں کوئی چودہ ارب غیر ترقیاتی بحث پر چھ ارب ترقیاتی بحث رکل ایسا پڑتا ہے یعنی وہاں جب ہم پر شیخ یتھ ہیں تو بیس میں سے چھ یہ ہمارا بحث ہے ڈویلپمنٹ کا جتاب اب اس میں ہمارے وسائل بنیادی مسئلہ میں یہاں جو لوگوں کا ہے وسائل کے بارے میں ہماری وسائل اکثریت مرکز سے جب ہم مرکز سے ہمیں جو پیسے مل رہے ہیں اور اس میں این ایف سی ایوارڈ اس میں دو اجزاء ہیں ایک وہ ہے جو ہمیں ہمارے اپنے لیں کے رائلٹی ایکسائز دوسرے اس کو کہتے ہیں وہ کہتے ہیں شیڈ ٹرانسفر state transfer اس سے ہمیں مل رہا ہے اور دوسرا طرف ڈویبل پول divisible pool ہم یعنی جو ٹیکسز جمع ہیں اس میں تقسیم کر کے ہمیں دیتے ہیں ۔ ہمیں تقسیم کر کے دیتے ہیں ایوارڈ کے بارے میں بات کروں گا این ایف سی ایوارڈ جب بنا تو یہ نگران گورنمنٹ نے بنایا بلکہ منتخب گورنمنٹ پیپلز پارٹی کے انہوں نے جو این ایف سی ایوارڈ کے لئے کمیٹی بنائی اس کمیٹی نے جو بھی اپنے تجاویز دیئے پھر جب نگران گورنمنٹ آئی تو اچانک دسمبر میں این ایف سی ایوارڈ کے لئے ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی جو بنیادی بات یہ ہے جتاب اسکیر کہ وہ کمیٹی جو ہے اصولاً آئینی طور پر بھی صحیح نہیں تھی یعنی صدر صاحب نے آئین کے لفاظ سے جو بھی ہوئی کمیٹی کو اس کو تبدیل کیا یہ ان کے ارادے نیک نہیں تھے اب اس کو ملا کے بعد میں کمیٹی نے جو فیصلے دیئے ان فیصلوں میں جب آپ دیکھیں گے ان فیصلوں میں جو بست خطرناک چیز انہوں نے کیا اقدامات جب ایکشن ہوئے یہاں اسکلی بنی اسکلی نے حلف لینا تھا میں فوری کو اور دو فوری کو اعلان ہوا این ایف سی ایوارڈ کا یعنی نگران حکومت نے وہ اتنے جلدی میں تھے کہ دو فوری کو انہوں نے اعلان کر دی ہماری منتخب حکومت بن گئی تھی انہوں نے حلف نہیں لیا تھا

ورد انتخابات ہو گئے تھے بلکہ میں اس میں ذرا عنین فوری کو انتخابات ہوئے ایکس فوری
یہاں حلف لینا تھا کوئی تیرہ بارہ فوری کو انہوں نے یہاں نگران حکومت نے اعلان کیا اور اس
میں سب جو ایک بڑا فحصان جو ہماری گورنمنٹ اس کے بارے میں بڑا یعنی میں یہ کوونگا پشتہ
میں کھتے ہیں بے غوری گورنمنٹ اس کے بارے میں آج تک میں نہیں سمجھ بہ ہوں کہ
گورنمنٹ نے اس کے بارے میں ایک سنجیدہ قدم کیوں نہیں لیا اور وہ سنجیدہ قدم پھر میں اس
کو تکرار کرتا ہوں وہ نہیں کہ وہ جو بھیڑ رانے بکرے کے بچے کو کہے کہ آپ نے پانی گدلا کیا وہ
میں جانتا ہوں وہ بہانہ ڈھونڈتے ہیں ہمارے لئے لیکن ایک بات ہے جب این ایف سی ایوارڈ
انہوں نے دیا اس میں میں آج بھی پوچھنا چاہتا ہوں گورنمنٹ سے کہ ایک فارمولہ تھا میں اور
اسی - ۲۰ اور ۸۰ کا ہمارے اور اسلام آباد کے درمیان صوبوں کو ۸۰ پر سنت ملنے تھے۔ میں
پر سنت فیڈریشن کو ملنا تھا۔ اسلام آباد کے گورنمنٹ نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ بہانہ بنایا
کہ کشم ڈیوٹی بھی اس کے قسم میں شامل ہیں یعنی پہلے جو ڈیوٹیاں تھی آج سے پہلے ان
ڈیوٹیوں میں ہمارا فارمولہ تھا میں اور اسی - ۲۰ اور ۸۰ کا لیکن اس بار جو ژرم آف ریفرنس
Term of Reference میں دیا اس میں ہمارے کچھ ڈیوٹیاں پہلے نکال دی تھی جب
ہمارے گورنمنٹ کے جعفر خان مندو خیل صاحب یہی شے ہوئے ہیں جب انہوں نے نمائندگی کی
انہوں نے فہل این ایف سی ایوارڈ کے کمیٹی میں تجویز دیا میں نے ریکارڈ میں پڑھا ہے انہوں
نے کہا ہے کہ یہ جو آپ ایکساائز ڈیوٹی یا کوئی اور ڈیوٹی تھا کامن پول common pool سے
ڈیواائزبل پول divisible pool سے نکال رہے تھے کہ یہ آپ نہ نکالیں فیڈریشن نے اپنے
لے رکھے کمیٹی کے نمائندوں نے کہ دیا کہ آپ نہ نکالیں جب نئی کمیٹی بنی انہوں نے پھر کیا
کیا اس کے ژرم آف ریفرنس term of reference میں کیا کیا اس ڈیوٹی کو بھی ڈالا لیکن
فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے ڈیوٹیز کو بھی ڈالا اب بہ ظاہر بست اچھا بنائے کہ بہا سب ڈیوٹیز آگئیں
لیکن جب فارمولہ قسم کا بنا فارمولہ بغیر آرگومیٹس arguments کے بغیر ہمارے نمائندوں
کے انہوں نے فیصلہ دیا کہ بہ آئندہ کے لئے فیڈریشن کا ۵۰٪ پر سنت ہے اور صوبوں کا مل

کر ۵۰٪ پر سنت یہ بنا دیا ہمیں آج تک علم نہیں ہے کہ کیسے ڈویز اسبل پول divisible pool کے ہمارا حصہ اس طرح تبدیل ہوا اور نمبر ۲ اس میں آیا ہمیں کیا تلا۔ ہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی اس بات کو نوٹ کرے کمیٹی نے مینگ کئے ہیں یہ پوچھتا ہوں کہ ان کمیٹی کے اجلاس کا روپورٹ کسی نے وزیر اعلیٰ صاحب کو یا۔ کوئی روپورٹ نہیں ہے مشترکہ ہماری کوئی روپورٹ نہیں ہے۔ اس کمیٹی کا میں نمبر ہوں۔ اور آج جو ہے یہ مشپخت ہے ریپس کا اس میں ہمارا حصہ یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد سے ہمیں یہ ملے گا یعنی این ایف سی ایوارڈ سے۔ ہم نے کمیٹی کی مینگ میں یہ تجویز دی اب یہ تو مسئلہ ہے کہ صوبائی حکومت کو اسلام آباد کی گورنمنٹ سے لڑانا چاہتی ہو۔ ہم نے نہیں لڑانا ہے۔ ہم نے تجویز دیا کہ آپ صوبے کے فناں کے ماہروں کو لیں صوبے کے فناں کے ماہروں کو بخایاں کہ یہ جو فارمولہ ڈیزیبل پول کا اس کا ہمیں فائدہ ہے یا نفعان ہے۔ اور یہ نہیں کیا اور جو این ایف سی ایوارڈ میں جو کچھ تھا ہمارے سر تھونپ دیا گیا ہے۔ اور اس میں جو حصہ ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے بیان میں بھی کہا ہے بعد میں فیصلہ ہوا وہ ڈیوٹی جو اسلام آباد کی حکومت نے کیا ہم نے استاپیسہ دیا ہے۔ وہ ڈیوٹی اسلام آباد والے از خود کم کر رہے ہیں۔ یعنی انہوں نے پہلے کشم ڈیوٹی شامل کی۔ اور کشم ڈیوٹی شامل کر کے کشم ڈیوٹی کے بجائے حساب ختم کر کے اسلام آباد سے وزیر اعظم صاحب نے یہ کشم ڈیوٹی ختم کر دی یا کم کر دی۔ یعنی ہمارا حصہ لے گئے۔ اور ہمارے صوبے میں غیر جانبدار فناں کے ماہروں کو نہیں بخایا گیا اور اس کے بعد تجھ ارب روپے ہمیں ڈیوٹیل پول divisional pool میں دیئے۔ اور باقی جو ہے سب دشمن subvention یعنی ہمیں ایک گرانٹ دیا ہے۔ اس بار خوش کرنے کے لئے کہ آپ اس بار گرانٹ لے لیں۔ درمیان میں ہمیں این ایف سی ایوارڈ میں جو خاص نفعان ہے جس کی میں نکاندھی کروں گا اسکی کے سامنے کہ انہوں نے ایک پاوینٹ رکھا ہے کہ آپ نوٹ کریں کہ آئندہ کے لئے ہمارے ڈیوٹیل کے لئے جو ہمارا پلان ہو گا اس کے لئے بھی اسلام آباد حکومت نے ایک حد مقرر کی ہے۔ فرض کیا آپ کے پاس پیسے ہیں بھی آپ ایسا بھیں کہ ہم

سوئے کے انو سیگیشن investigation کر رہے ہیں ہمیں فائدہ ہے۔ لیکن این ایف سی ایوارڈ میں یہ فارمولہ بنایا ہے کہ صوبے کا خرچ۔ اور اسلام آباد کا خرچ۔ جو بھی آمدی ہے لے آؤ اور یہاں جمع کرو۔ اور اس میں پہلے اسلام آباد کا خرچ نکالو۔ اور اسلام آباد کا دو سو پینتالس ارب روپے ٹسٹ سرو سنگ debt servicing یعنی سود کا بھی نکالو۔ ایک سو چوتیس ارب فوج کا نکالو۔ فلاں بھی نکالو اس کے بعد جو نئی جائے یہ ہے این ایف سی ایوارڈ۔ این ایف سی ایوارڈ کے کئی نقصانات ہیں۔ ایک یہ کہ ڈویژنل پول divisional pool میں ہمیں بالکل ایسا رکھا گیا ہے کہ ہم ہمیشہ محدود ہو گئے اور نمبر ۲ ہم این ایف سی ایوارڈ میں ہمیں اس طرح بنایا ہے کہ آئینہ کے لئے جو بھی آمدی ہو یہاں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہمیں معاشری آزادی دو لیکن معاشری آزادی این ایف سی ایوارڈ میں آپ پڑھیں اور ماہرین بخواہیں۔ ہم تو سیاسی سائیڈ میں اس کو زیادہ تجھنے کی کوشش کرتے ہیں فناں کے سائیڈ ہماری صوبائی خود محکمری۔ جو الفاظ شبلہ برکی نے وہاں لکھے۔ فناں فیڈرل ازم کہ یعنی ہم نے صوبوں کو خود محکمری دی ہے۔ لیکن حقیقت میں صوبوں کو محکمان بنادیا ہے۔ فیڈریشن نے آپ کوئی ترقی نہیں کر سکتے ہیں آپ کے پاس جتنے وسائل ہیں آپ کو ایک حد میں رہنا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ آپ اتنے پرنسٹ کے ساتھ آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اس سے آپ آگے بڑھ ہی نہیں سکتے ہیں۔ تو یہ ہے ہماری آمدی۔ ہمیں اس میں ڈر بھی لگا رہتا ہے کہ اگر ہم کوئی بات کریں یہ بات میں گورنمنٹ کے لئے نہیں کر رہا ہوں میں صوبے کی بات کر رہا ہوں ہمارا صوبہ اس میں ملتا ہے۔ اور اخبار والے اگر وزیر اعلیٰ نے ایک فقرہ کہا۔ صوبے کے کسی آدمی نے ایک فقرہ کہا ہمارے اخبارات More eye than the King بس کیس بند بغاوت شروع۔ یہ کوئی طریقہ ہے۔ یہ ہمارا مسئلہ۔ تو ہماری آمدی کا ہے۔ کس طرح اس کو قسم کیا جائے۔ قسمیں میں جیسا کہ انہوں نے کہا پہلے آن گوینگ اسکیم۔ لیکن میں یہ عرض کروں کہ وہ اچھے سکھم تھے وہ ہونے چاہیں یہ اچھی بات ہے۔ اگر گورنمنٹ پارٹی نے کہا ہے کہ ہم نے آن گوینگ اسکیمات کو شمارٹ رکھا ہے ہم کہتے ہیں جو کوئی آن

گوینگ اسکم میں ان میں اکثریت وہ تھے اگرچہ میں ان کے معاشر سائیڈ پر اختلاف رکھتا ہوں کہ معاشر پالیسی میں ہماری قلطیاں ہیں۔ ان کو علیحدہ تجویز دونگا اور جو یہ عارضی پالیسیاں انہوں نے بنائی ہیں اس کے لحاظ سے بس یہ صحیح ہے۔

(اس مرحلے پر جتاب ڈپٹی اسپیکر صاحب نے اجلاس کی صدارت کی)

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان مندوخیل اختصار سے کام لیں۔ پانچ منٹ اور بھی دیں گے انشاء اللہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اب جتاب میں فیڈریشن کا کونسل آف کامن انٹریست یہ آئین میں دیا گیا ہے واپڈا مختلف صحتیں۔ یہ سب جو ہیں کونسل آف کامن انٹریست میں ہے۔ یہاں سالوں سے کبھی ہم نے کسی نے نہیں پوچھا۔ کونسل آف کامن انٹریست کی میںگ ہوا ہے یعنی ابھی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم پرائیورنیٹ کر رہے ہیں او جی ڈی سی۔ مثلاً گیس لے لیں۔ بجلی لے لیں۔ او جی ڈی سی تو وہ ادارہ ہے جو پکاں فیصد سے زیادہ تو ہمارے اپنے صوبے کا ہے۔ یعنی اس کے لئے تمام پالیسیاں کونسل آف کامن انٹریست نے بنائی ہیں یہ آئین کا آرٹیکل ۳۵۔ ۳۶ ہے پالیسی ہم نے بنائی ہے۔ واپڈا کی۔ لیکن اس میں ہم نہیں ہیں او جی ڈی سی کو وہ کہتے ہیں کہ ناکام ہو گیا ہے ہم نے انکو ختم کرنا ہے۔ ہم نے فروخت کرنا ہے بجلی کو ہم نے فروخت کرنا ہے۔ ہمارے صوبے میں کسی نے نہیں پوچھا۔ مثلاً ہزاروں سروسر جوان ٹکموں میں ہیں۔ کم از کم ان کی میخت۔ ہم کونسل آف کامن انٹریست میں ہم پالیسیاں بناتے۔ اور جو ہمارے صوبے کے سروسر کے حقوق ہیں وہ ہم ب پر قسم کرتے ہیں۔ لیکن آج تک یہ نہیں بنایا گیا۔ کسی گورنمنٹ نے نہیں کیا جو بھی رہی ہے اس میں کسی حکومت کا مہورہ نہیں لہذا ہزاروں لاکھوں سروسر سے ہمارا صوبہ محروم ہے۔ اور ان کے پراجیکٹ سے ہم محروم ہیں۔ مثلاً council of common interest ہے اس کے واپڈا کا پروجیکٹ اس میں ہماری پالیسی نہیں ہے۔ ہمارے صوبے کے لیے زیادہ سے زیادہ وزیر اعلیٰ صاحب نے لکھا ہے کہ ہم نے کہا کہ ایک ہزار گاؤں کے لیے بھی دے دو یہ ایک request

بے اور وہ تمیں **oblige** کریں گے دین گے یا نہیں لیکن اگر واپس جو ایسے اداروں میں ہم
council of common interest میں ہو تو ہم باقاعدہ اس میں اپنے فیصلوں میں
حصہ لے لیں تو یہ میری **request** ہو گی کہ گورنمنٹ council of common interest
کو فعال کریں اور فعال کرنے کے ساتھ تمام جو council of common interest
سے متعلق ضعفیتیں ہیں یا بھلی ہے یا دوسرے ادارے ہیں وہ سب ان کے سروسری ہمارے
صوبے کے لیے ہوں اور ان کے پر اجیکٹ ہمارے صوبے کے لیے ہوں اب ہمارے صوبے
کے لیے آپ دیکھیں کوئی پر اجیکٹ ہے اس پر اجیکٹ کا ہمیں علم بھی نہیں ہے ایسی ہی کمی
انہوں نے اگر دیدیا یا M.N.A's کو یا سینیٹریز کو یا ایم پی ایچ MPAs کو انہوں نے یعنی میں
گاؤں دیئے وہ بھی ان کو آپ دعا میں دیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ہمارا حق نہیں ہے اگرچہ
آجھن میں ہمارا حق ہے اور ہمیں کرنا چاہیے اور اس کے بغیر میں اتنی request کروں گا اس
ہاؤس سے۔ ہم ترقی نہیں کر سکتے ہمارا صوبہ جو ہے ہمیشہ یعنی بالکل انگریزی میں جو کہتے ہیں
جو بھوک کے حد پر ہم ہر وقت ربے ہیں تو یہ جانب فٹیئریشن اور ہمارے صوبائی starvation
جو آجھنی رشتے ہیں آجھن میں جو ہمارا حصہ ہے یہ مسئلہ اب جانب یہ جو خلاف کرنٹ جو
expenses ہے ان کی میں detail میں نہیں جائزگا ڈیلپٹمنٹ expenses ہے لیکن
کرنٹ expenses ہے ہمارے کوئی چودہ ارب روپے مختلف گھنوموں پر ان کے ایڈنفرٹریشن
پر ان کے سروسری پر یہ ہمارا خرچ ہوتا ہے لیکن اس میں کل ہمارے غلام مصطفیٰ خان ترین
نے کل اس کے پورے نشادی کی یعنی ہماری جو آنکھ پلیسیاں ہیں اس میں آپ تعلیم لیں۔
تعلیم بالکل ہمارے صفر ہے یعنی جو بھی خرچ ہم کرنٹ میں لیتے ہیں خرچ کرتے ہیں یا ڈیلپٹمنٹ میں کرتے ہیں لیکن اس میں ہمارے تمام پر انگری سکول تمام بند میں میں لفظ تمام
استعمال کر رہا ہوں لیکن میں یہ کہونگا ہمارے اکرٹیت پر انگری سکول بند میں اور گرلز Male,
Female سرے سے بند مذہل اسکول بند بانی سکول بھی بند اسی طرح کافی بھی بند یعنی کتنے
ارب کا ہم نے کرنٹ خرچ کیا ہے لیکن اس کا پر اگر س کیا ہے آج کا دور میں لوگ تو خرچ

کرتے ہیں اسیٹ جو خرچ کرتی ہے وہ اس لیے کہ کل ان کے بچوں کا روزگار ہو اور کل کے لیے وہ دنیا میں اپنے لیے روزگار حاصل کر سکیں باعزت زندگی ہو اور کل کے لیے وہ دنیا میں اپنے لیے روزگار حاصل کر سکیں باعزت زندگی گزار سکیں لیکن ہمارے تمام سکول بند سوائے چند اسکولوں کے اب ثوب میں ایک اسکول ہے ایک پرانی اسکول میں نام لوں گا ان کے ہمیں اسٹری یہ جُدًا بات ہے کہ اس کو سزا دمل جائے دین گل ایک اسکول ہے وہ چلا رہا ہے باقی تمام ثوب میں یا اکادمی اسی طرح کسی اور خلیع میں کسی اور خلیع میں کوئی اسکول نہیں چلا ہے یعنی ہم کیوں خرچ کرتے ہیں یعنی ہم کیوں آپ یہ خرچ کرتے ہیں میں اسٹادوں سے request کرتا ہوں ایڈنیشنلیشن کے بڑے بڑے تھواہ ان کی مراعات انکی شفیعہ جو ہم یہاں کرنٹ میں ہم اربوں روپے دیتے ہیں ہمارے لوگ اپنے جیب سے کاٹ کر اپنے پیٹ سے کاٹ کر آپ کو دے رہے ہیں اور آپ جو ہے تمام اسکول بند اور اس کے ساتھ گورنمنٹ کی کیا یہ ڈیوٹی نہیں بتتی کہ ان کو مظلوم کر کے ان سے کام لے یعنی صرف یہ ہے کہ ہم پیسے منتظر کریں اور ایک سیکرٹری صاحب ہے اور ان کافلاناں ہے ڈائریکٹر ہے فلاں ہے وہ آرام گھر میں بیٹھے ہیں اور جو کچھ اس کے allocation ہے ادبی معاف وہ اس کو کھاتے پروڈکشن نہیں ہے اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہوتی ہے یہ کہے ممکن ہے کہ ایک گورنمنٹ کا سیکرٹری بیٹھا ہو وزیر بیٹھا ہو اور کسی پرانی اسکول بند ہیں۔ ہمیشہ یہتھے ہیں ہسپال تمام ہسپال بند ایک دو ہسپال آپ چھوڑیں یہاں ایک دو سو ہسپال میں ایک دو شعبے چھوڑیں تمام ہمارے صوبے کے لیے ایچ یو بند ہیں۔ ڈسپریز بند ہیں ہسپال بند ہیں دوائی سب کے سب وہ کھا رہے ہیں عوام کو چھینیں مل رہا ہے۔ اربوں روپے ہم دے رہے ہیں یہ کرنٹ کی بات میں کر رہا ہوں یہ ڈائریکٹر لیے بیٹھا ہوا ہے یہ تھواہ یہ جو یہاں آج آکے اربوں روپے ہم ڈائریکٹر کو تھواہ دے رہے ہیں ڈائریکٹر کو ڈپٹی ڈائریکٹر کو ڈپٹی ایچ او کو دوسروں کو مراعات دے رہے ہیں اربوں روپے بلکہ یہی جو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے گورنمنٹ پارٹی والے بھی کہتے ہیں کہ جی ہم تو ڈیلپمٹ کو کچھ نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ ہمارے سب خرچ کرنٹ تو جب سب خرچ کرنٹ

ہے Animal Husbandry زراعت کروڑوں روپے اربوں روپے یہاں بحث میں بھی ہے زراعت کا ایک بھی ادارہ صوبے میں نہیں ہے یہ اربوں روپے ہم دے رہے ہیں لہذا ہم کس طرح ترقی کریں Animal Husbandry نہیں ہے اس طرح لے کے سو شل کمیونٹی روڈز آپ کے سامنے ہیں روڈ کا تو میں اتنا کوئی گاہک ہمارے آفسرز نے روڈ کل ہمارے گورنمنٹ پارٹی کے ایک عمر صاحب نے کہا اور صحیح بات کیا کہ جو سرک ویسے ہی کچے سرک تھے وہ زیادہ بہتر تھے جو ابھی سرک بننا رہے ہیں وہ سرک جو ہے وہ ناقابل استعمال بنادیا مثلاً جو پشین سے طور شاہ جا رہا ہے یا پشین سے برشور جا رہا ہے تو پہلے ایک سرک تھی کچے اس پر آپ جاسکتے تھے اب آپ جا نہیں سکتے یعنی ان ڈائریکٹر ان سیکرٹریز ان آفیسران کو ہم نے چودہ ارب کے کرنٹ خرچ کس لیے دیا ہے اب اگر ہماری یہی معاشی پالیسی ہو جائے تو یہ تو ہمیں مشکلات میں جملتا کر دے گا تو میں اس لیے یہ عرض کروں گا کہ آپ ہمراں کریں یہ جو ہم خرچ کرتے ہیں اس خرچ کا گورنمنٹ واقعی ایک حل نکالے اسیں بالکل اپوزیشن آپ کے ساتھ ہوگی ایک تو ہوتا ہے طریقے کے ذریعے انتقالی کارروائی وہ تو اور بات ہے انتقالی کارروائی نہ ہو جس قسم کا بھی آپ متعلقہ ٹکنوں سے کام لیں گے ہم آپ کے ساتھ ہونگے ہاں اس منیہ کہ آپ کا طریقہ کار صحیح ہونی چاہیئے۔ اس میں انتقام یا جو دوسری چیز ہے وہ نہ ہو۔ جناب اسپیکر اب ڈوپلمنٹ کا وہ لیں ڈوپلمنٹ کا جو خرچ ہے اس میں ہم نے تقریباً پانچ چھ ارب روپے دیے ہیں اس میں جو ایک چیز ہے ایک تو میں یہی بات تکرار سے کہونا کہ لہجو کیمیشن اور دوسرے جو بھی ہے ایجٹھ Animal Husbandry ہے ان کا واقعی وہ جواز پیدا کریں کہ واقعی ان پر جو خرچ ہو رہا ہے یہ واقعی قابل جواز ہے لیکن جناب اسپیکر اس میں پھر میں یہ کہونا مثلاً ہم یہ کچھ ہیں کہ ہمارے صوبے میں ہماری بلکہ پیداواری جو چیزیں جو بھی گھنے پیداوار کے لیے ہوں ان پر ہمیں زیادہ خرچ کرنا ہے مثلاً یہی لہجو کیمیشن ہے مثلاً ایریگیکشن آپ ایریگیکشن لے لیں چند ہمارے صوبے کا جو بھی ہماری potential ہے زمین پالی بنیادی چیز ہے بلکہ ہماری محیثت کے بنیادی چیز زراعت اور ایریگیکشن ہے آپاٹی ہو گی۔ جناب تو یہ ہاں ڈوپلمنٹ اور ڈوپلمنٹ

کے لئے ہمارا ایک ڈیزائن۔ اور اس میں یہ جو ہمارے لگئے ہیں ان کی پرائزیٹی بنائیں۔ ڈم
نیں۔ ابھی جتاب ایک اور خطرناک بات جو میں وزیر اعلیٰ صاحب کے گوش گزار کرانا چاہتا
ہوں اور صوبائی گورنمنٹ۔ ہم غریب ہیں ہم مشکلات میں ہیں۔ کوئی کہتا ہے آپ کس سے
ترمیع ہیں۔ اور قرضے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ سب کچھ رہن کر کے ہمیں دے دیں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان مندو خیل سے گزارش ہے کہ اختصار سے کام ہیں۔
چونکہ نماز کا وقت بھی قریب آنے والا ہے آپ ذرا اختصار سے کام ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب اگر آپ نے اجلاس ملتوی بھی کرنا ہے آپ نے مجھے
کچھ اور موقعہ دینا ہے ریکویٹ ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر ابھی تو وقت ہے اختصار سے کام لیجئے۔ ایک اور ممبر کے لئے بھی
وقت ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا مسئلہ ایسا ہے تمام بحث کا مسئلہ ہے اس میں
ایسے بھی ممبر ہیں جو ایک ایک ٹھنڈے ہو لے ہیں نے اسی لئے ریکویٹ کیا کہ آپ سربانی کر کے
وقت دیں۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب اسپیکر، وقہ نماز دے کر اجلاس شام تک ملتوی کر دیں۔
پھر شام کو بھی چلتے رہیں گے۔ اچھی بائیں کرتے ہیں تو کرنے دیں۔ اس کا جواب تیار ہوا پڑا
ہے۔ بحث کا پھر موقع نہیں ملا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل بھی یہی تو ہے۔ مجھے پرواہ نہیں۔ ہو جائے۔ یہی تو ہے
جباب۔ وہ تو کریں گے پھر بھی جتاب والا ایسے کچھ نکات ہیں جو میں نے ہاؤس کے سامنے رکھنا
ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر بھی آپ بولنے جائیں۔
عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ایریگیشن سائیڈ
پر پرائزیٹی priority نہیں رکھی گئی ہے۔ اس میں جو اکنک شعبے ہیں ان سب کو ہمیں اپنی

طرف سے اہمیت دنیا چاہئے۔ اب ہم اس کو اہمیت دیتے ہیں یا نہیں لیکن وہ پیدا بنایا ہے۔ اور بنا رہے ہیں۔ اور میں بات نہیں کروں گا تفصیلات میں نہیں جاؤں گا۔ آپ کہتے ہیں اختصار میں لیکن پیدا کے معنی یہ ہیں۔ انہوں نے الفاظ رکھے ہیں۔ میں صوبائی حکومت سے گزارش کروں گا کہ ایسا نہیں کہ کوئی ہمیں پکڑا دے کہ منظور کرو۔ اور ہم منظور کریں۔ پیدا کے الفاظ ہے کہ آپ کے صوبے کا تمام پانی تمام صوبے کے پانی کے وسائل اس کا ایک اتحاریٰ بنادیں۔ اب اتحاریٰ کا مسئلہ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اتحاریٰ صوبے کی لیکن اتحاریٰ کے بارے میں آپ کو اتحار کروں کہ صوبائی حکومت سے ریکوئیٹ کروں گا کہ اس اتحار میں سے احتیاط رکھیں۔ یہ اتحاریٰ واپڈا ہے۔ اور یہاں کا واسا ہے کسی کا اختیار نہیں۔ یہ اتحاریٰ کے اور تفصیلات کے علاوہ ایک اور خطرناک نقصان ہے وہ یہ ہے کہ آپ صوبائی خود محکمری سے دستبردار ہوں۔ گورنمنٹ کو آئینی اختیار ہے۔ صوبائی اسمبلی کو۔ یہ جو آپ کو اختیار ہے کاپیڈا یہ اختیارات ختم کریں۔ اور ایک کا جواب دہ ادارہ بنائیں۔ جو کسی قانون کا بھی یا بند نہ ہو۔ اور جو کل وہ اتحاریٰ خرابیاں کریں وہ اتحاریٰ آپ کا صوبہ آپ کی صوبائی اسمبلی اس کا کوئی بس نہیں چلے گا ان کی خرابیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اس لئے یہ جو ابھی پیدا ہے اریکیشن نے بنایا ہے ہم ریکوئیٹ کریں گے۔ اس میں ایک زیادہ بھی ہوئی اس کے لئے ایک سلیکٹ کمیٹی یہاں پاؤں نے بنائی اور ہم نے پانچ میئنگ کے فیصلہ کیا پہلے کے فیصلوں کو سرسری کیا اور درمیان میں میں نہیں تھا اس دن سلیکٹ کمیٹی نے فیصلہ کیا پہلے کے فیصلوں کو سرسری کیا اور درمیان میں ہمارے صوبے کا پانی بھی ان کو دیں گے۔ آئندہ کے لئے ترقی کا۔ اریکیشن کا۔ وہ بھی آپ کو دیں گے آپ کے چیف نسٹر آپ کی صوبائی اسمبلی۔ آپ کا کاپیڈا باقاعدہ دستبردار ہو گا صوبائی خود محکمری سے۔ اور سب سے مسئلہ ہے پانی کا۔ اور سب جانتے ہیں اور کہتے ہیں میوسیں صدی پانی کے تباہات کی صدی ہے۔ یہاں آپ ایک اتحاریٰ بنائیں گے اور اتحاریٰ ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی کرے گی اور پھر وہ بھیں گے کہ اس کو پرائیوریٹ کرو۔ پھر آپ کا بس نہیں چلے گا۔ اس لئے ڈیولپمنٹ کرنا ہے میں ریکوئیٹ کروں گا کہ ڈیولپمنٹ کریں اپنے اریکیشن جگہ کی

طرف سے۔ آپ اپنی حکومت کے تحت اتحاد نیز کے تحت نہ کریں۔ یہ اتحادی کی فلاسفی ہمارے اس صوبے سے کافی وقت تک نہ لائیں۔ جب آپ طاقتوں ہوں آپ کے صوبے کی اپنی طاقت ہو آپ کی کابینہ طاقت میں ہو۔ اس کے بعد آپ کوئی اتحادی بنانا چاہیں۔ بنائیں لیکن سالوں تک میں ریکوئٹ کروں گا کہ اس میں اختیاط رکھیں۔ یہ اسی طرح مختلف پرائیوری اریگیشن کے۔ دوسرے یہ آپ خیال رکھیں۔ اس میں ہم اپنی آنکھ سانیدھ کو دیکھیں۔ اس میں آپ نے لکھا ہے مگر ان کو سٹ یا سندھ کی اتحادی۔ میں ریکوئٹ کروں گا کہ وہاں بھی اتحادی نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ نے ترقی کیا دی۔ ہم کہیے ترقی نہیں چاہتے ہیں۔ لیکن ہم ترقی اپنی حکومت کی نگرانی میں چاہتے ہیں۔ ہم بے ادبی معاف یہ الفاظ بے شک پھر آپ کارروائی سے نکال دیں "اتحادی کے معنی ہے خرکاروں کی حکومت"۔ یعنی آپ صوبائی خود محکمری کو ان کے حوالے کریں۔ آپ ابھی کو سٹ کی ترقی کی بات کر رہے ہیں بہت اچھی بات ہے۔ ہمارا کوئی اختلاف نہیں۔ ہم جوش میں یہ ہمارے صوبے کی آمدی ہے۔ یعنی بلوج پشتوں کی بات کریں تو بھی یہ ہمارے بھائی کی ترقی۔ اس میں ہم بھی شریک ہیں لیکن اگر آپ اتحادی کو دیا آپ کچھیں کسی اور کو دیا آپ نے انگریز کو دیا آپ نے امریکن کو دیا۔ آپ نے یورپین کو دیا۔ ان سے ہماری ریکوئیٹ ہے کہ آپ ان اتحاد نیز۔ اس کے فلسفے کو اپنی حکومت اور گورنمنٹ کے تمام شعبے۔ اسی طرح یہ جو مختلف ان کے طریقے ہیں زرعی ٹیکس ہے۔ اسلام آباد سے حکم دے دیتے ہیں یہ بناؤ۔ ہماری گورنمنٹ کے ممبر مجبور ہیں۔ آپ میراثی کریں گورنمنٹ اپویشن مل کر یہ چیزیں ہم زراعت میں ٹیکس لگائیں گے لیکن ہمیں دیکھتا ہے کہ پنجاب میں شروع کا سو فیصد نظام ہے۔ منہ سے سو سال سے نہیں نظام ہے۔ اربوں کھربوں روپے۔ ہماری زراعت کماں ہے۔ اب انہوں نے دروازے میں پکڑا دیا کہ یہ بل لو۔ اور اس کو منظور کرو۔ اب کوئی گورنمنٹ کا ممبر نہیں کر سکتا وہ پریشان ہے۔ ہم یہ ریکوئیٹ کرتے ہیں کہ آپ اپنی پرائزیز بنائیں۔ باقاعدہ زراعت، اریگیشن، لائیو سٹاک اور ان پر خرچ کریں۔ اس کو انپا بنیادی معیشت کی خود انحصاری ضروری ہے اور اسی سے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں مثلاً بھارت۔ ابھی

تجارت میں میں نے کوئی ایسا آئیٹم نہیں دیکھا۔ یعنی ہمارا صوبے کا میوہ ہے ہماری سبزی ہے اس کے بارے میں ہماری کامرس سائیڈ میں کوئی چیز ہے۔ عرب ممالک اس کے ریگستان ہیں ان کے پاس پڑوں ہے ان کے پاس سبزی نہیں ہے ان کے پاس میوہ نہیں ہے اور ہم اس کے ساتھ باقاعدہ تجارت کر سکتے ہیں۔ اور ہم بہت زیادہ کمائے ہیں ان کے مقابلے میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب نماز کا وقہ ہوا۔ اب صرف پانچ منٹ ہوں ہم سننے رہیں گے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل جناب یہاں حکومت کے ممبر ایک ایک گھند بولے ہیں اچھا نہیں لگتا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب نماز کے وقفے تک جتنا وقت ہے رحیم صاحب کو دے دیں۔ میر محمد اسلم چکی جناب اسپیکر، ہم یہ نہیں کہتے کہ آزادی مہر کو بولنے کا موقع دیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں سب کو موقع ملا چاہیئے۔ ہمیں تو ہمیں منٹ پر زبردستی بخواہیا گیا۔ تو سب ممبران کو برابری کی بنیاد پر موقع ملا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آدھے گھنٹے میں ممبر صاحب کافی بول سکتے ہیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل جناب اس وقت نامم نہیں ہے۔ جناب والا برابری کا خیال کریں۔ جناب یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس کے آدھے گھنٹہ تو۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب رحیم مندو خیل صاحب آپ کے پاس منٹ گزر چکے ہیں اب آپ اختصار سے کام لیں۔ اگر آپ نے بولتا ہے ابھی بولیں۔ درست۔۔۔

عبد الرحمن خان مندو خیل جناب ابھی تو سب لئے جا رہے ہیں میں کیا کہ سکتا ہوں۔ اگر بعد میں نماز کے وقفے کے بعد مجھے پانچ منٹ دیں تو میں واٹنڈ اپ کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ابھی پانچ منٹ میں آپ بولیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل جناب اب تو سارے بھاگے جا رہے ہیں پھر میں ایسے ہی میٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب ظریکی نماز کے لئے وقفہ ہو گا۔

(ایک بجکر پینتیس منٹ پر نماز ظریکر کے لئے وقفہ ہوا اور اجلاس دوبارہ دو۔ بجکر پچھیں منٹ زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا۔)

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب اسپیکر وقفہ سے پہلے میں بول بات حمیرا خاتم تھا۔ میں نے رکھیست کی جناب ڈپٹی اسپیکر نے وقت نہیں دیا۔ میں احتجاجاً بیٹھ گیا۔ یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میں احتجاجاً بیٹھ گیا کیونکہ جو میرا حق تھا خاتم کا نہیں دیا گیا۔

جناب اسپیکر شکریہ نوٹ کر لیا۔ اسد اللہ بلوچ صاحب۔

اسد اللہ بلوچ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج جو بحث سیشن کے بارے میں الیوان میں بیٹھے ہوئے معزز ارکین نے کچھ خاصہ کچھ غیر خاصہ نکلے نظر سے جو باہم رکھیں اس میں آج میں رحیم مندو خیل کی جو ثابت اور دوسرے باعث تھیں خاص کر صوبے اور وفاق کے بارے میں آئندہ کے لئے بھی یہی موقع رکھتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب یہ بحث ان پھرزوں کی کڑی ہے، ہوئے لیکر آج تک اس ملک میں مختلف ادوار میں مختلف قسم کے بحث بنائے گئے۔ ہر وقت جب یہ بحث بنائے جاتے ہیں تو اس ملک میں بارہ کروڑ عوام اسی امید پر کہ اس بحث میں ہمارے لئے مستقبل کے لئے کچھ ہو گا۔ اس امید پر بیرونی امور کو روزگار کے موقع فراہم کئے جائیں گے۔ ہمارا اس امید پر کہ ہمچنان بنائے جائیں گے۔ طالب علم اسی امید پر کہ علمی اصل کرنے کے لئے ان کے لئے کچھ کھا جائے گا۔ لیکن پچاس سالوں سے یہ امیدیں پوری نہ ہو سکیں۔ جاتا تک بلوچستان میں اس بحث پر بحث ہو رہی ہے میں یہ کھا چلوں کہ یہ بھیک پر ملنے والی بحث یہ بحث بلوچستان کی خوشحالی کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ ہمیں وفاق سے حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ بھیک کے طور پر ہمیں جو پچاس سالوں سے دی جا رہی ہیں۔ بلوچستان کی پہماندگی کو اگر مد نظر رکھتے ہوئے اسے دیگر مزید یہ ملک سو سال برقرار رہا تو ہماری پہماندگی دور نہیں ہو گی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ برادری کی بنیاد پر وفاق ہمیں ہمارا حق دے اور اس الیوان میں بیٹھے ہوئے وہ معزز رکخو اپوزیشن کی بیٹھ پر ہیں وہ اس حقوق کی جنگ میں ہمارا ساتھ دیں۔

گے اور ہم آواز انھائیں گے۔ دیگر حقیقت میں دیکھا جائے اگر ہم صرف سوئی گیس کو ہم لیں جو اس وقت ریونیون کا سب سے بڑا آمدی کا ذریعہ ہے۔ وہ گیس کی مدد ہے۔ اس تک کے سارے کارخانوں کے سارے پیسے جو گھومتے ہیں وہ اس گیس کی وجہ سے اریوں روپے گیس کی مدد میں وفاق کو مل رہے ہیں ہمیں کبھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ کبھی اس پر کے اعداد و شمار صحیح بنائے گئے جو رائٹی ہمیں دی جا رہی ہے تحریات کے طور پر وہ جو بڑی آمدی ہے گیس کی اس نکتہ نظر سے ہمیں کبھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ یہ گیس جو بلوجہان سے نکل رہی ہے بلوجہان کے عوام اب تک اس امید پر ہیں کہ یہ گیس ہمارے علاقے میں پہنچ جائے گی۔ ہم ابھی تک ناامید ہیٹھے ہیں۔ یہ ناامیدی کب تک رہے گی۔ تو اس سلسلے میں یہ عرض کرتا چلوں۔ صرف گیس بلکہ بلوجہان میں ہر سلٹ پر جو اپنے حقوق کی آواز بلند کی ہے تو آواز سے والا کوئی نہیں تھا۔ سینڈک پراجیکٹ کے معاملے میں ہو میرانی فیلم کے معاملے میں ہو وفاقی ملازمین کے معاملے میں ہو کبھی ہماری کچھ نہیں سنی گئی۔ لیکن دوسری جانب جب ہم دیکھتے ہیں ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تک جس فورانہ تک سے جو قریبے انہوں نے لیے ہیں بلوجہان کے لوگ بلوجہان بھی اس میں حصہ دار کر رہے ہیں کہ جتنے قریبے انہوں نے لیے ہیں بلوجہان کے لوگ بلوجہان کے عوام بھی ان قرضوں کی ادائیگی میں حصہ دار ہوں لیکن ۲۳ ارب ڈالر جو قریبے لیے گئے اگر انہیں پاکستانی روپیں میں تبدیل کیا جائے تو پندرہ سو ارب روپے بنتے ہیں۔ یہ اس لیے قریبے لیے گئے۔ اشیٹ کی بھتی کیلئے۔ دیکھن کی بھتی کیلئے۔ ڈیکھن کی بھتی کیلئے۔ جب اسپیکر صاحب آیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں یہ قریبے جو پندرہ سو ارب بنتے ہیں اس میں معن سو سخت ارب بلوجہان کے حصے میں آتے ہیں کیا یہ بلوجہان پر خرچ ہوئے ہیں بلوجہان پر خرچ نہیں ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو بلوجہان کے عوام ہر دور میں ان کی یہی آواز رہی ہے کہ غریب صوبہ ہے ہمیں برابر حصہ دیا جائے اور برابری کے نقطہ نظر سے ہمارا حصہ دیں۔ لیکن ہمارے نکتہ نظر کو سننے والا کوئی نہیں تھا اور اب تک کوئی نہیں ہے۔ جو بھیک میں لئے والی یہ رقم ہے اس پر ہم ہمین دن سے جھٹے کر رہے ہیں کسی نے ثبت انداز میں دوستہ

باعیں کیس کی نے ٹریوری بیخ سے تنقید بھی کی کسی نے دبا سے پھول بر سائے کسی نے
تھوڑا پھول بھی بر سایا جیسے عبدالرحیم مندو خیل صاحب تھے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلوجھستان کی
پہنچاندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس صوبے میں جو قدرتی معدنیات ہیں اور اس صوبے کو جو
قدرتی معدنیات سے جو رائٹنی مل رہی ہے ان کی شرح کچھ کم ہے اس سلسلے میں جھویر دونگا
آپ کوئی کوئی لیں فیٹن میں روپے کے حساب سے مارکٹ ویلو جو روپیں اس کے میں ہم یہ
سمجھتے ہیں کہ انتہائی کم ہیں یہ میں روپے رائٹنی بڑھا کر چالیس روپے کی جائے۔ تاکہ بلوجھستان
کے روپیوں میں کچھ پیسے آ سکیں۔ اسی سلسلے میں میں عرض کرو دنگا کہ جو کرو دیتی ہے پھیں
روپے فیٹن کے حساب سے جو میں رائٹنی دی جا رہی ہے اس پھیں سے بڑھا کر دو روپے
رکھا جائے اسی نکتہ نظر سے سنگ مرمر کی رائٹنی ہے تھف قبوں پر اس کو ایک سو میں سے
بڑھا کر دو سو روپے رکھا جائے تاکہ بلوجھستان کے روپیوں میں بہتر خاطر خواہ اضافہ ہو جائے۔ اسی
سلسلے میں عرض کرتا چلوں مرکز کی کچھ ذمہ داریاں ہیں خاص کر ہمارے ڈوبین میں میں
اپنے علاقے اور ڈوبین کی بات کرتا چلوں خاص کر پنجگور میں چار لاکھ کی آبادی اس سائنسی دور
میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی تکلیف محسوس کر رہے ہیں اس کے ساتھ گواوڑ کے لوگ
بھی۔ ہمارے روڈوں کی جو حال یہ بھی سڑو کا ہیجک ہے میں یہ کہتا چلوں جب سے یہ پاکستان
بنتا ہے خود رو طریقہ پر یہ روڈ بناتے گئے ہیں۔ آج تک اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ لیکن یا
جاتا ہے۔ کم از کم عین ہزار گاڑیاں جو مکران کی ہیں سالانہ دس سے پندرہ ہزار روپے لیکن
وصول کیے جاتے ہیں اگر اس اعداد و شمار کو لیا جائے تو پہاں سال میں ایک ارب پچاس کروڑ
روپے بننے ہی لیکن جب ہم ایک ارب پچاس کروڑ روپے مرکز کے خزانے میں جمع کیے اس کے
عرض ہمیں کیا ملا۔ جب ہماری فصلیں تیار ہوتی ہیں سڑ جاتی میں جب ہم اپنے ہماروں کو کراچی
اور کوئٹہ لانا چاہتے ہیں راستے میں ان کا دم گھٹ جاتا ہے جتاب اپنیکر صاحب ہمارے ساتھ یہ
ناانصافیاں کب تک رہیں گی۔ میں بہت افسوس کے ساتھ یہ کہتا چلوں کہ میرے اپنے کزن جب
میں پلے سیشن کے دوران جب یہاں سے چلا گیا تھا وہ گواوڑ سے آ رہا تھا ایس ڈی او شیر جان

اپنی فیملی کے ساتھ راستے میں جیوسانی کیج دریا جس کی برا جی سالی شاخ ایک ندی ہے اس میں پھنس کر اپنی فیملی کے ساتھ پانی میں بہ گئے آیا یہ سات انسانی خون کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے تو ہم کب تک انتظار کرتے رہیں گے اور یہ نافضی ہوتی رہے گی۔ اور علم رجو یکشن کے سلسلے میں شریل گورنمنٹ وہ لوگ ہر سال علم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک بھیجتے رہے ہیں۔ بلوجستان کی پہماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہاں کے وہ طالب علم جن کو علم کا شوق ہے پی اچ ڈی کرنے کے لئے ان کے لئے خاص پیکنچ رکھتی جائے۔ ہم نے یہ نقطہ نظر اس لئے نہیں رکھا بلکہ اس پر عمل بھی ہو۔ کچھ ماہین، کچھ میعشت دان یا کچھ سیاست دان یہ ہر وقت کہتے جاتے ہیں کہ بلوجستان ہمارے لئے بوجہ ہے بلوجستان میں کوئی آمدی نہیں ہے شرپ یہ بوجہ ہے اگر سرز میں بلوجستان نصیر خان نوری کی سر زمین۔ مرکز اور وفاق کے لئے بوجہ ہے وہ پچاس سالوں سے اپنے کندھے پر اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ خدا را اب ہمیں اس مقام پر پھر والہیں رکھ لیں جو ۱۹۳۰ء سے پہلے انہوں نے ہمیں اٹھایا تھا۔ جناب اسپیکر صاحب میں اپنی گزارشات مختصر کر کے اس امید کے ساتھ کہ ہمارے صوبے کی پہماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ایوان میں بیٹھنے ہوئے انسان جو جمورویت پسند انسان دوست جوڑ کو کریمی پر یقین رکھتے ہیں ہمارے ہاتھ میں ہاتھ آواز میں آواز طاکر و فاقہ کے ساتھ حقوق کی جگہ میں شریک ہونگے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب اسد اللہ بلوج صاحب۔

جناب اسپیکر اب میں تمازرا چد سے گزارش کروں گا کہ وہ تقریر فرمائیں۔

ڈاکٹر تارا چند شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر اور معزز ارکین اسلام علیم ایڈنڈ نے۔ جناب اسپیکر، جیسا کہ آپ کو اس صوبے کی تاریخ کے بارے میں علم ہو گا کہ بلوجستان، ۱۹۳۰ء سے پاکستان کے ساتھ ایک اکالی کے طور پر ضم کیا گیا۔ اس کے بعد کافی سالوں تک اس صوبے کو ایک اکالی کے طور پر چلا یا جاتا رہا۔ بعد ازاں بلوجستان کی قوی رہنمائی کی ان تھک اور لازموں قربانیوں اور جدو جد کے بعد بلوجستان کو پاکستان کا صوبہ قرار دیا گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جب بلوجستان کو اس ملک کا باضابطہ صوبہ قرار دیا گیا اور وہ جو پہلی صوبائی

منتخب حکومت تھی جس میں تمام سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے ارکان اس حکومت میں موجود تھے تو یہ تاریخ گواہ ہے کہ اس حکومت کے بعد ۱۹۹۶ء تک جو بھی بلوچستان میں حکومتیں آئی انہوں نے عوام کی بھالائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے خاندانوں کی ترقی اور خوٹھالی کے لئے کام کیلیے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ آج جو صوبائی حکومت وجود میں آئی ہے اور یہ صوبائی حکومت ان سیاسی اور عوامی پارٹیوں پر مشتمل ہے جن کا ڈائریکٹ تعلق عوام سے ہے یہ وہ پارٹیاں ہیں جو ایک سیاسی جدوجہد کی تاریخ رکھتی ہیں۔ قربانیوں کی تاریخ رکھتی ہیں تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج جو بحث گزشتہ دونوں پیش کیا گیا ہے تو ان مکملی اور صوبائی حالات میں جبکہ پورا ملک معاشری، بحران سے گزر رہا ہے اور پھر اس صوبے کی تاریخ کو دھرا میں گزشتہ کئی سالوں سے یہاں کے صوبائی حکمرانوں نے صوبے کی ترقی کے لئے کوئی خاطرخواہ کام نہیں کیا۔ ان حالات میں یہ بحث پیش کرنا اس کو ایک انقلابی بحث تو نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ ایک عوامی بحث کہہ سکتے ہیں۔ اور اس بحث میں عوام کی فلاج و بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام کے اور صوبے کے وسیع تر مفہاد کو مد نظر رکھتے ہوئے بحث تیار کیا گیا ہے لیکن ان کے اثرات چند دنوں میں نہیں چند مہینوں میں چند سالوں میں عوام کے سامنے آ جائیں گے۔ ایک حدیث ہے کہ نیتوں کا دارود مدار انسان کے اعمالوں پر محضر ہے۔

جناب اسپیکر ان ملأعمال بالعمليات۔

ڈاکٹر سارا چند جی بان مولانا صاحب کو اس کی تصحیح کرنی چاہیے۔ تو یہ جس نیت سے اور صوبائی حکومت میں یعنی جن ارکان نے یہ بحث تیار کیا ہے لیکن چند سالوں میں عوام کے سامنے آ جائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اچھی بات ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے صوبائی بحث پیش کرتے وقت کوئی نیا نیکس عوام پر نہیں لگایا ہے۔ دوسری بات جو وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے اعلان میں کہا تھا کہ ہماری جو اسکیمیات ہونگی سیاسی ترجیحات کے مطابق نہیں ہوں گی۔ اسکی عملی مثال یہ ہے کہ موجودہ بحث کا پچاس فیصد گزشتہ حکومت کے کارمانوں کی تکمیل کے لئے رکھا گیا ہے اس کے علاوہ جو پندرہ فیصد بچتا ہے اس میں دس فیصد ایسا ہے کہ سیف کی

مجبوری ہوتی ہے باقی پانچ پرنسٹ حکومت نے اپنی ترجیحات کے لئے رکھا ہے۔ اس طرح جو صوبے میں بروزگاری ہے اس کے لئے بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جو بلوچستان میں پرائیورٹ سیکٹر ہے فیکٹریاں میں اس میں ۵ فیصد بلوچستان کے نوجوانوں کو کھپیا جائے گا۔ تو میری وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح بلوچستان میں پرائیورٹ سیکٹر میں حکمو پاور پر جیکٹ ہے۔ یادوچ پاور پور جیکٹ ہے اور بست سے پر جیکٹ میں ان پر زور دیا جائے کہ بلوچستان کے لئے روزگار لوگوں کو وہاں ملازمت دی جائے اور یہ بھی اچھی بات ہے کہ موجودہ بجٹ میں تعلیم کے لئے ایک اچھی رقم رکھی گئی ہے جو، ۳ فیصد کے قریب ہے۔ یعنی بجٹ کا ایک تباہی حصہ تعلیم کے لئے ہے اور اس میں جو تعلیم کے لئے ترقیاتی رقم رکھی گئی ہے اس میں کالج کی اسکیمات ہیں۔ آفسز ہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا جس طرح جعفر خان مندوخیں صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ یہ قلات خندار خاران میں جو اسکیمات رکھی گئی ہیں یہ عوای اسکیمات نہیں ہیں یہ کوئی ذاتی اسکیمات ہیں یہ ان سے کون پوچھے کہ ان کو آپ ذاتی اسکیمات کیے کہ سکتے ہیں کیا جو خاران میں قلات میں گرلز کالج کے قیام کے لئے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تو یہ عوای اسکیم نہیں ہے اس سے عوام مستفید نہیں ہو گئے کیا وڈھ میں اعلان کیا گیا ہے کیا ان اسکیمات کی تکمیل و دوڑ میں ہو گی یا کسی غیر کے ذاتی میں ہو گی تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو اسکیمات ہیں یہ قابل تحسین ہیں۔ اور یہ ہمارے جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں کل افتخار میں تھے یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ حکومت کو چار بیسے اقتدار میں آئے ہوئے میں انہوں نے تھوڑے عرصے میں عوام کی بھلائی کے لئے تعلیم کے فروع کے لئے قلات اور خاران جیسے پہماندہ علاقے میں گرلز کالج کا اعلان کیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان اعلانات کو ذاتی یا الکشن اعلانات قرار دنایا یہ عوای مہنٹس کی توہین ہے اسکے علاوہ بھو خندار میں اسی کھنڈان بر ج کے لئے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے اسکیم رکھی ہے اسکو بھی ہمارے جعفر خان صاحب نے ذاتی اسکیم قرار دیا ہے سمجھ نہیں آتا کہ اس سائنسی دور میں بھی کہ جب بارش ہو اس علاقے میں اور ایک طرف شریں الجینرگ کالج کے

اسٹوڈیشنس ان بارشوں کی وجہ سے یعنی پل نہ ہونے کی وجہ سے بھتوں بھتوں وہ اپنے ہائیلے
میں پڑے رہیں شرے رابطہ کٹ جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کھلا برج ہے یہ ایک ایسی
برج ہے جو موڑے پر گرام کے ساتھ بھی ملتی ہے تو یہ بھی ایک اجتماعی اسکم ہے اسکے علاوہ
جو جعفر مندو خیل صاحب نے کما تھا کہ مجھے یہ بجٹ ہے وہ سمجھ نہیں آتا اسپیشلی **specialy**
جو کما تھا بجٹ ایک گراف کے بارے میں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مندو خیل صاحب اتنا
عرضہ پارلیمنٹ میں نہیں بلکہ خانہ نمائش بھی رہے میں ابھی انکی جانب سے یہ ایک stand کہ
Budget at glance مجھے سمجھیں نہیں آتا۔ اس سے دو باعث ہو سکتی ہیں ایک تو
جو آپ کو سمجھ نہیں آتا ہے وہ بھی حقیقت ہے کہ یہ آپ کے بجٹ اور اس بجٹ میں بڑا فرق
ہے یعنی آپ نے یہ کہ کر کہ مجھے سمجھیں نہیں آتا ہے یہ بجٹ " اس سے یہ معلوم ہوتا
ہے کہ ہمارا بجٹ آپ کے بجٹ سے بالکل مختلف ہے۔ آپ جو بجٹ بناتے تھے وہ شہنشاہی
بجٹ بناتے تھے اور ہم نے جو آج بجٹ بنایا ہے وہ ایک عوایی بجٹ ہے وہ ایک شریفوں کا بجٹ
ہے۔ تو جب اپنیکر خود جعفر خان مندو خیل صاحب کی باتوں سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ
موجودہ بجٹ ہمارے گزشتہ بجٹ سے بہت ہی **different** ہے۔ بڑی اچھی بات ہے جعفر
صاحب نے وہ بدل کی بات زبان پر لالی شعوری لاشعوری میریانی۔ اسکے علاوہ یہ رہی بجٹ کی
باعث جتاب اپنیکر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب یہ ملک معرض وجود میں آیا تو اس وقت جو
پسلا اسکلی کا اجلاس منعقد ہوا اور جس سے سب سے پہلے اس ملک کے بانی جتاب قائد اعظم محمد
علی جلاح نے خطاب کیا تو جتاب صاحب نے اپنے پہلے خطاب میں یہ واضح کیا تھا کہ یہ ملک ۔۔۔
اس ملک میں جو بھی رہتے ہیں وہ چاہے انکا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو ہندو ہو مسلمان ہو سکھ
ہو یہ مسلمانی ہو وہ اس ملک کے برابر کے شری ہیں اُسے یہ نہیں کہا تھا کہ مسلم کو ہندو پر ترجیح
ہو گی ہندو کو سکھ پر سکھ کو یہ مسلمانی پر اور یہ یقین دیانی کرانی گئی کہ اس ملک میں جو ب رہتے
ہیں جس ہی مذہب سے تعلق ہوا نکے برابر کے حقوق تسلیم کیئے گئے اور برابر کے حقوق دیئے
جائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج میں جس قلوچ کے ذریعے جا طلب ہو رہا ہوں ایک ذمہ دار

فلور ہے اور پھر آج مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کھنا پڑتا ہے کہ قائدِ اعظم کی وفات کے بعد حکمرانوں نے وقتاً فوتاً یہاں پر جو غیر مسلم رہتے ہیں انکو اقلیت کا نہ پہنچا کر اس ملکی مشیری سے اس ملک کے آئین سے اس ملک کے سماج سے عملہ الگ کرنے کی کوشش کی گئی کہی جد اگاد ایکش کے حوالہ سے کبھی ملازمتوں کے حوالے سے کبھی فوج میں بھرتیوں کے حوالے سے یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ایک تو آپ بڑی چھلانگیں لگاتے ہیں یہاں کے حکمران کہ جی پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کو حقوق دیئے گئے ہیں اور بڑی مقدس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں لیکن عملہ کیا ہو رہا ہے جناب اسپیکر۔ تو یہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر آپ کسی بحید نیا کے ملک کی آپ اگر مددی کریں تو سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ وہاں پر جو مذہبی اقلیتیں رہتی ہیں انکو کیا سولیت ہے انکا کیا مقام ہے۔ تو جناب اسپیکر بہت افسوس کے ساتھ کھنا پڑتا ہے کہ ہمارا مقام جو یہ ہے انتہائی قابل افسوس ہے اور یہی آپ کے توسط سے وفاقی حکمرانوں کو یہ مطالبہ کرو رہا ہے کہ خدارا اس ملک کے روشن مستقبل کی خاطر آپ مذہبی اقلیتوں کو اس ملک میں برابر کے شری کی حیثیت سے حقوق دیں۔ جب بھارت میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے وہاں کے شرپسند ہندو XXXXXXXXX کوئی بات کرتے ہیں کوئی دہا پر ایسی غیر انسانی غیر اخلاقی فعل کرتے ہیں تو انکا جو جناب اسپیکر مداوا یہاں کے ہندوؤں سے کیا جاتا ہے۔ آپ جی بتائیں ہم پہلا یہاں پر ہوئے ہیں ہم مرتے یہاں میں جنم یہاں پر لیتے تھے اس ملک کو دیئے ہیں ہمارا جینا مرتا دکھ سکھ یہاں کے عوام کیساتھ ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ تو اس حوالے سے یہیں سمجھتا ہوں کہ جب بھی کوئی انصاف کا تقاضا ہو تو یہاں پر جو ملک کے عوام رہتے ہیں ان تمام کو برابر کا شری تسلیم کیا جائے۔

جناب اسپیکر بڑی مہربانی ڈاکٹر صاحب۔ اب میں سید احسان شاہ صاحب غالباً absent غیر حاضر ہیں۔ Syed Ehsan Shah is absent اب میں مولانا عبدالوارع صاحب

سے مگز ارش کروں گا کہ وہ فلور ہیں۔

X الفاظ۔ حکم جناب اسپیکر حذب ہوئے۔ XXXXXXXX

مولوی عبد الواحد (عربی) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اپسیکر، معزز ارکین اسمبلی حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے دوستو، آج اس معزز ایوان میں ۱۹۹۸ء۔۹۸ء کے بحث پر جو بحث ہو رہا ہے تو میں جناب اپسیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے بھی پونے کا موقع دیا۔ جناب اپسیکر صوبائی بحث پر بحث ہونے سے پہلے میں یہ عرض کرتا چلوں گا کہ آج ہم اس معزز ایوان میں اور اس مقدس ایوان میں ہمیں عوام نے مجھے ہیں اور جب ہم نے دہان سے عوام سے دوست مانگا ہے تو جناب اپسیکر ہر ایک ممبر اور ہر ایک امیدوار نے دہان پر کوئی ایک یعنی یہ نعرہ لگایا جا رہا تھا کہ "اگر میں اس معزز ایوان مک بھی گیا تو سب سے پہلے میں ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ یہ ہمارا نظریہ اور عقیدہ ہے اسکے ساتھ ساتھ عوام کی خدمت کروں گا" تو جناب اپسیکر یہاں پہنچنے کے بعد عوام ہم سے ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ ملک جس مقصد کے لئے بنتا ہے اور جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا ہے اور جس مقصد کے لئے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں تو اس معزز ایوان میں اس مقصد کے لئے فحیلے کرنا چاہیئے تھا آج ہم اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں اور اس مقدس ایوان میں جب عوام نے ہمیں مجھے ہیں اور جب ہم نے دہان عوام سے دوست مانگا ہے تو جناب اپسیکر ہر ایک ممبر اور ہر امیدوار نے دہان عوام کو ایک یعنی یہ نعرہ لگایا جا رہا تاکہ اگر میں اس معزز ایوان مک بھی گیا تو سب سے پہلے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے کوشش کروں گا جناب اپسیکر یہاں پہنچنے کے بعد عوام ہم سے ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ ملک جس مقصد کے لئے بنتا اور جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا ہے اور جس مقصد کے لئے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں تو اس معزز ایوان میں اس مقصد کے لئے فحیلے کرنا چاہیئے تھا۔ تو جناب اپسیکر آج ہمارے اس ملک میں یہ راویت رہا ہے وہی انگریزوں اور فرنگیوں کے دور سے کیونکہ ہمارے ملک پر ج و حکومت کر رہا تھا تو یہی پالسی انہوں نے اپنایا ہے اور خاص کر بلوچستان کے حوالے سے بلوچستان کے عوام کے حوالے سے یہاں بلوچستان کے عوام کو لڑاؤ حکومت کرو تو جناب اپسیکر میں سب

سے پہلے اس معزز الیوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے سامنے جو بحث ہے اس کی ہم جتنی بھی ہخلافت کریں تو بھی کوئی فائدہ نہیں اگر ہم اس کی جتنی بھی حمایت کریں تو بھی کوئی فائدہ نہیں جب ہمارے گھر کے اندر کوئی چیز ہے نہیں تو ہم کیوں درمیان میں اس پر جو بھیک میں کچھ جو شہ ہونے کے برابر ہے ہمیں دیا ہے اور ہم اس پر لڑیں گے اور ایک حرب اختلاف کا کروار ادا کریں گے۔ اور دوسرا حرب اقتدار کا کروار ادا کریں گے تو جتاب اپنیکر اس کے بجائے ہم میں یہ ہونا چاہیئے کہ یہ آج بھی ہو جس دوست نے بھی لیا ہے بلوچستان کی سر زمین میں ہے بلوچستان کی عوام ہے وہ مکران سے لیکر ٹوب مک یہ سارے غریب علاقے ہے سارے پہماندہ عاقلات ہے کسی طرح بھی ان کو شہ کوئی فائدہ ہے نہ ان کی کوئی شواہی ہوتی ہے تو جتاب اپنیکر حاصل بات یہ ہے کہ وہاں حکمرانوں کی طرف مقتدر طبقوں کی طرف سے ہمیں کتنی مل رہا ہے اور اگر نہیں مل رہا ہے تو کیوں نہیں مل رہا ہے تو جتاب اپنیکر سوچنے کی بات یہ ہے جیسے اکثر دسوں نے اسد اللہ بلوچ صاحب نے جب اشارہ کر دیا اپنا تقریر اس پر ختم کر دیا یہاں ہمارے صوبے سے جو چیز نکلا ہے انکی حاصل اور جتاب اپنیکر ہمارے ملک کی ہمارے حکمرانوں کی ایک بد بخشی یہ ہے کہ جب ان کی باری آتی ہے تو ہمارے سامنے آئیں کے دفعات رکھیں گے اور جب ہماری پہماندگی کی باری آتی ہے تو وہ کسی بھی آئیں کے دفعات واضح دفعات ہو ان پر عملدرآمد نہیں کرتے ہیں تو جتاب اپنیکر کل جو ایک بیان آیا تھا جیسے رحیم مندو خیل صاحب نے ذکر کر دیا یعنی ایک اسمبلی کے نام تک اور ایک یعنی ایک غیر صحیدہ طور پر آپ کا یا کس طرح کے ہمارے چیف نسٹر صاحب نے یہاں اخبارات میں انہوں نے لکھا ہیں تو اس اجلاس میں نہیں تھا کہ ہم گئیں بند کر دیں گے یا ہمارے چیف نسٹر صاحب نے کما تو انہوں نے اتنی اچھا اور اس حد تک پہنچایا کہ چیف نسٹر صاحب سے انہوں نے رابطہ کیا۔ کہ آپ نے یہ آئیں کے ساتھ غداری یا کیا کیا ہے کہ آپ نے یہ کہا ہے یہ قوی دولت ہے اور آپ نے کیوں یہ کہا کہ ہم اس کو بند کر دیں گے تو جتاب اپنیکر ہمارے سامنے تو اس حد تک ہمیں نہیں چھوڑتے کہ ہم روئیں ہمیں روئی کی حد تک

نہیں چھوڑتے تو جتاب اپنیکر ہمارے حق میں آئین کی ایک واضح دفعہ جو وحاظ ہے کہ گلیں یا
بجلی یا جو بھی چیز ہو جس سے صوبے سے نکلا ہے تو سب سے پہلے اس صوبے کے لوگوں کو
گلیں فراہم کرنا یا بجلی فراہم کرنا یا آئین کا واضح دفعات ہے تو جتاب اپنیکر جب ہم یہ دفعہ
کا ذکر ان کے سامنے کرتے ہیں کہ آپ نے اس آئین کے ساتھ غداری خداری نہ کریں۔
اس آئین پر عملدرآمد کریں اس آئین کو یہاں جاری کریں لاگو کریں۔ تو جتاب اپنیکر یہ بات
ہمارے کوئی نہیں سنتا تو جتاب اپنیکر اسی آئین میں یہ ہے کہ اس سے جو حاصل ہوتا ہے
گلیں سے یا بجلی سے یا دوسرے چیزوں سے جو حاصل ہے تو یہ سارے جو رائلی ہے یا سرچارج
ہے تو اسی صوبے کو دننا چاہیئے اسی صوبے پر خرچ کرنا چاہیئے۔ جس صوبے سے نکلا ہے تو
جباب اپنیکر اگر ہم ان کے سامنے یہ بات کرتے ہیں بہت عاجزی کے ساتھ احترام کے ساتھ تو
ہمارے کوئی بات نہیں سنی جاتی اگر ہم یہاں جس ایوان کو معزز کہتے ہیں جس ایوان کو مقدس
کہتے ہیں جتنی بار ہم اس مقدس اور معزز ایوان سے قراردادیں پاس کرتے یا کوئی تحریک پاس
کر دیں لیکن وہ ہمارے بات تک نہیں سنتے تو جتاب اپنیکر جب ان کی باری آتی ہے تو کہے
ہیں کہ یہ قوی دولت ہے تو میں گزارش کروں گا کہ ہمارے چیف نسٹر صاحب سے ہمارے سینئر
نسٹر صاحب جو کہا ہے ٹھیک کہا ہے کھانا چاہیئے آخر تک ہم اتنے مجبور ہو گئے کہ اگر آج نہ ہو
کل یہ عوام اور یہ غریب اور پہماندہ عوام مجبوری کے بناء پر مستی کے بناء پر نہیں جتاب اپنیکر
ہمارے پشتون میں کماوت مشور ہے طور غور وہی کہ ہڑو ہی تو جتاب اپنیکر مجبور لوگ ٹلوار
مارتے ہیں مت لوگ ٹلوار نہیں ملتے جو مجبور ہو جاتے ہیں تو پھر وہ ٹلوار کے لئے باقاعدہ
برہاتے ہیں تو جتاب اپنیکر ان کی طرف سے جو آتا ہے یہ گزارش کرتا ہوں وفاقی حکومت
سے خاص طور پر چودھری شاہ صاحبکا بیان آیا تھا کہ یہ تو قوی دولت ہے ہم مانتے ہیں ہم بھی
پاکستانی ہیں پاکستان کو مانتے ہیں یہ قوی دولت ہے لیکن آپ ہمیں یہ جائیں کہ آپ بھی ہمیں
اپنا قوم تکھینے ہیں الگ نہ تکھیں اور ہمارے ساتھ سوتیلی مال جیسا سلوک روانہ رکھا جائے بلکہ
ہمیں ایک قوم اور ایک بھائی کی طرح اپنا حق دیا جائے اور اس آئین کے تحت جو آئین پر

آج ہم نے اور آپ سے سب نے حلف انھیا اور جس آئین کے پاسداری کے ہم نے حلف انھیں تو جناب اپنیکر اس آئین کے حد تک یہ نہیں کہ ہم آپ لوگوں سے علیحدہ دوسرے صوبے سے یہاں ملک سے علیحدہ حق مانگتے ہیں اور ہم اس کے لئے بلکہ وہ آئین جس آئین پر ہم سب نے حلف انھیا ہے اس آئین کے تحت ہمیں اپنا حق دیا جائے اور ہمیں اپنوں کی طرح اپنا قوم ملن لیا جائے تو پھر ہم اس طرح نہ باعث کرتے۔ ہم سوچ بھی سکتے ہیں لیکن اگر اسی طرح ہو تو جناب اپنیکر پھر انہوں نے نوٹس اس حد تک لے لیا کہ ہم بڑوں کا اجلاس طلب کر لیا لیکن کبھی اس پر عنین بڑوں کو چھوڑ دیں ایک بڑے نے بھی اس پر نہیں سوچا کہ اس پہمانہ صوبے کے ساتھ جو ہم سلوک کر رہے ہیں جو سلوک روا رکھا گیا ہے تو ہم یہ کب تک روا رکھیں گے تو جناب اپنیکر گذارش یہ ہے کہ ہمیں جیسے ہم نے پہلے یہاں سے قرار داویں پاس کیے تو ب سے پہلے ہمیں ہمارے حقوق دینے جائیں جب ہم وہاں سے اپنے حقوق حاصل کر کے تو جناب اپنیکر ہم یہاں بھائیوں کی طرح بیٹھ کر ایک دوسرے کو ناراض نہیں کر سکتے۔ ناراض کرنے کا سوچتے لیکن یہ وہاں کے حکمرانوں کے وہاں کے آفیس نے جو پالسی دی ہے ہے اسی پالسی کے تحت ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ لڑاتے ہیں کبھی بلوچ المخان کے ہام کبھی حزارہ پشتون کے ہام پر کبھی پختگانی پشتون کے ہام کبھی کیا کبھی کیا تو جناب اپنیکر یہاں ایک بلوچستان سارے بلوچستانی ایک قوم ہے اور ایک دل ہے اور ایک جسم ہے ایک جسم کی طرح ہے ایک مسلمان ہے اگر کسی کے پاؤں میں درد آگیا تو سر میں بھی درد محسوس ہوتے ہیں باقاعدہ میں درد محسوس ہوتے ہیں انگوٹھے میں درد محسوس ہوتے ہیں تو ہم ایک ہی مسلمان ہے ایک دوسرے کے بھائی تو جناب اپنیکر ہمارے یہ ہے دوسرے حوالے سے جناب اپنیکر گیس نہ ہمیں اپنا ڈیولپمنٹ سرچارج جو پہاں سال سے ہمیں نہیں ملتا ہے اور اسی طرح یہ بھی آئین میں ہے کہ جو ملازمین میں گیس میں یعنی حزاروں ملازمین میں لیکن اسی گیس کے جو حاصل ہیں اس سے ان کو تنخواہ دیا جاتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ بلوچستان کے جتنے بیروزگار لوگ میں ان کو گیس میں بھرتی کیا جائے تو جناب اپنیکر ہمارے ساتھ یہ ہو بہاہے اس وقت سے ہو رہا

ہے اور آج اگر ہم اپنے اسکلی اپنے گھر کے اندر یعنی جب ایک چار دیواری اپنے گھر کے اندر ہم رو رہے ہیں تو رونے کے لئے بھی نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ ہمارے رونے کے وہ نوٹس بھی یعنی ہیں اتنا ظلم نہیں ہونا چاہیے ظلم کا بھی کوئی حد ہوتا ہے جتاب اپنیکر صاحب اسکے بعد بلکل کے حوالے سے بلوجھان میں بلکل یعنی رقبے کے طائف سے ہم نے جو مطالبہ کیا ہوا ہے اور ہمارے صوبائی قائد حضرت مولانا شیرانی صاحب نے کئی مرتبہ اسکلی میں یہ سننہ اخیا کہ ہمیں فتنہ رقبے کے طائف سے دیا جائے لیکن جتاب اپنیکر اس دلیل کے بنیاد پر کہ یہاں جب ڈویلپمنٹ ہوتا ہے اگر ہم بلکل دیتے ہیں گاؤں کے تو زمین کے سر پر کھبے لگتے ہیں جتاب اپنیکر لوگوں کے سروں پر تو کھبے نہیں لگتے ہیں اگر ہم کسی گاؤں کو روڑ دیتے ہیں تو زمین کے سر پر ڈویلپمنٹ ہوتا ہے لوگوں کے سروں پر تو روڑ نہیں بنتے ہیں جتاب اپنیکر اگر ہم کسی کو واٹر سپلائی دیتے ہیں تو زمین کے سر پر زمین کے رقبے کے طائف پر ہم دیتے ہیں لوگوں کے سروں پر واٹر سپلائی کے پاس نہیں بچاتے ہیں تو اسی طرح جتاب اپنیکر ڈویلپمنٹ کے بھنے بھی کام ہیں تو جب یہ رقبے پر ہوتے ہیں تو ہمیں رقبے کے بنیاد پر فنڈز دے دیا جائے اور اسی طرح بلکل کے حوالے بلوجھان کے لئے گیارہ ہزار کے جو فیڈر لائسیں ہیں تو ان کے لئے ایک منصوبہ ایک ماسٹر پلان بنانا چاہیے کہ بلوجھان کے سارے علاقوں میں گیارہ ہزار فیڈر بچایا جائے تو پھر اس کے بعد ہم اس کے لئے ویچ ایکٹر پیکمیشن کے پروگرام سے گاؤں کے لئے بلکل دے سکتے ہیں تو جتاب اپنیکر ہمیں وہاں سے ہمیں چار چار گاؤں MPA per یا ایم این اے کو دہ مل جاتے ہیں لیکن وہاں علاقے میں جب ہم جاتے ہیں جیسا کہ اسد اللہ بلوچ نے کہا کہ پہنچوں میں سرے سے فیڈر ہے نہیں تو یہ بیس چارہ ویچ ایکٹر پیکمیشن کا کوٹھ مل بھی جائے تو وہ کہاں سے دیدیں سارے کمران ڈویژن میں ٹوپ ڈویژن میں جائیں دوسرے علاقوں میں جائیں تو جتاب اپنیکر جب یہاں فیڈر نہیں کیجئے تو یہ ویچ ایکٹر پیکمیشن کے پروگرام سے ہمیں کوٹھ مل بھی جائے تو ہم کس طرح لائیں گے تو جتاب اپنیکر ہمارے بلوجھان کے لئے انہوں نے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہمکو وہاں سے کچھ بھیک کے طور پر ملھیں تو بھی ہمارے یہاں کے

آفیسر ہوتے ہیں ہمارے جو لوگ ہوتے ہیں تو یہاں سے کچھ کے دے دجا ہے کہ یہاں کے لوگ بل ادا نہیں کرتے ہیں یہاں کے لوگ ہمیں کچھ نہیں دیتے تو اس وجہ سے یہاں بکلی لگانے کی فنڈر بچانے کی یا کھینچانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ جو ہمیں کچھ نہ کچھ مل رہا ہے وہ بھی واپس کر دیتے ہیں تو جناب اپنیکر ہماری گزارش یہ ہے مرکزی حکومت اور مرکزی بحث کے حوالے سے کہ ہمیں خذل دے دیا جائے سارے پیسے مرکزی حکومت سے ملتے ہیں لیکن ہمارے ہاں کیا چیز ہے جناب اپنیکر اگر ہم صوبائی بحث پر آتے ہیں تو صوبائی بحث میں ہے کیا آج اس معزز ایوان میں جتنے بھی ممبر ہیں اور یہ ایک ہم روایتی قسم کی سیاست ہم کرتے ہیں اگر حقیقت پسندی سے دیکھا جائے تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ حزب اقتدار والوں نے اس بحث کی مخالفت کرنا چاہیئے تھا کیونکہ اس بنیاد پر کہ یہ جو ہمارا بحث ہے ہم نے سارے پیسے آن گوئنگ پر ہم نے پیسے چھوڑ دیے ہیں نیا اسکیم اگر روڈ کے حوالے سے دیکھا جائے جناب اپنیکر آپ خود پی انہی ڈپی کے مینگ میں بیٹھے ہوئے تھے تو کیا اس میں ہم نے کوئی نیا اسکیم ہم نے ڈالا اگر میرے یا ۱۰ کروڑ روپے ہم نے رکھا ہے روڈ کے حوالے سے تو وہی پرانے روڑوں کے لئے رکھا ہے ہمارے اس معزز ارکین کے کوئی بھی نیا اسکیم نہیں ہے واثر سپلائی کے حوالے سے لیا جائے ایریگیشن کے حوالے سے لیا جائے یعنی جتنے بھی ڈولپمنٹ ہے جناب اپنیکر وہی پرانا آن گوئنگ اسکیمیں ہیں چار ارب ڈولپمنٹ ہو یا کچھ ارب ڈولپمنٹ ہو تو سارے وہی پرانے اسکیمیں ہیں تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس طرف کے جو دوست ہیں اس کی مخالفت کرنا چاہیئے تھا کہ بھائی ہم نے ہمارے ذہن کے جو منصوبہ بندی ہے ہم ہے تو نہیں بنایا وہی پرانا منصوبہ بندی اور وہی پرانی بحث جو ہمارے موجودہ قائم ایوان جو ہے پچھلی مرتبہ جب قائد حزب اختلاف تھا میں خود ان کے متھ تھا تو جناب اپنیکر قائد ایوان نے بھی اس پر پورا ڈیڑھ گھنٹہ یا دو گھنٹے اسنوں نے تقریر کر دیا کہ یہ بحث غیر متوازن بحث ہے یہ صوبے کے لئے نامناسب ہے عوایی بحث نہیں ہے آج ہم کس طرح یہ کہ سکتے ہیں کہ وہی تسلسل چلا آتا ہے ہم اس کو کچھ کر یہ متوازن بحث ہے یہ ہمارے ذہن کا پیدا شدہ بحث ہے یہ ہمارے ذہن کا پیدا

شده بحث نہیں ہے اگرچہ ساتھی چینے بھی دفاع اسکے کرتے ہیں خواجواہ اس حوالے سے ہم حزب اقتدار میں بیٹھے ہیں ہمیں اس کی حمایت کرنی چاہیئے تو ہم دوسروں کے بحث وہی بحث جو پہلے سال اسی معزز ایوان میں میں نے بذات خود اس بحث کی مخالفت کیا ہے غیر عوامی بحث قرار دیا ہوا ہے اسی کا تسلسل چلا آ رہا ہے میں آج ان کو کہوں کہ یہ عوامی بحث ہے عوام کے خواہشات کا بحث ہے جبکہ عوام کے خواہشات کا ایک ہی اسکم جم اس میں شامل نہیں ہے تو جناب اپنیکر اسی طرح اس طرف کے دوستوں کے لئے یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ یہ وہی انصاف والے لوگ ہیں وہی منصوبے برقرار رکھ کے اور رکھ دیا تو اس کے لئے اس طرف سے اس کا پروزور حمایت کر لینا چاہیئے تھا کیونکہ ہمارے ملک میں یہ روایت چلا آ رہا ہے کہ جب بھی جس کا حکومت آتا ہے تو ان کے منصوبے سارے ختم کر دیتے ہیں اور اپنے منصوبے ڈال دیتے ہیں اور ہونا بھی یہ چاہیئے تھا جناب اپنیکر لیکن اس طرف سے بھی مخالفت ہمارے ساتھی خواجواہ اس کی حمایت اور دفاع کرتے ہیں یہ ہمارا بحث ہے تو اگر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بحث ہے تو کل پھر ہم لوگوں کے پاس جائیں گے کہ کہ در گیا آپ کا بحث جو سارا آن گوینگ میں ختم ہو گیا آپ کہتے ہیں کہ ہمارا بحث ہے تو جناب اپنیکر آپ خود اور میں یہ کہتا ہوں اس حوالے سے یہ بحث اچھا یا منصفانہ یا جو بھی ہو یہ کہ سکتے ہیں کہ ہمارے قائد ایوان اور ہمارے سینئر مسٹر صاحب نے پورا ایک ہفتہ یا دو ہفتہ ہر ڈبیجن کے سطح پر انہوں نے اجلاس رکھے اور اجلاسوں میں حزب اختلاف کے دوست اور حزب اقتدار کے دوست سارے اس میں شریک ہوتے تھے اور اسی پر غور کر رہے تھے تو جناب اپنیکر جب انہوں نے سب کو شریک کر دیا اگر اچھا ہے تو ساروں کے لئے اچھائی ہے اگر برا ہو تو ساروں کے لئے برا ہے تو جناب اپنیکر اس پر کہ بہاں سے خواجواہ روایتی طور پر کہ مخالفت برائے مخالفت میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں جناب اپنیکر اسی طرح جو میں نے ذکر کر دیا کہ ہمارے علاقے میں اور ہمارے صوبے میں اور ہمارے ملک میں یہی روایت ہے تو پہلے سال ۱۹۹۲ء سے جو ہمارے اس معزز ایوان نے میرے حلقے

بیں جو مولانا عصمت اللہ صاحب کامیاب ہوئے تھے تو اس کے دور کے جو منصوبے تھے وہاں اس کے جو واٹر سپلائی کے جو اسکیمات تھے یا روز کے جو اسکیمات تھے یا ایریگیشن کے جو اسکیمات تھے تو جب وہ ختم ہو گئے اور ہم حزب اختلاف میں چلے گئے تو اسی حکومت نے ہمارے وہی منصوبے سارے بند کر دیے گئے واٹر سپلائی کے اسکیم پر جتنا پیسے خرچ ہوا تھا اسی جگہ پر روک دیا گیا اس کے بعد نہ آن گوینگ میں شامل کر دیا نہ وہ پالیے تکمیل تک پہنچایا روز کے حوالے سے ہو تو جناب اپسیکر جتنے پیسے اس وقت خرچ ہو گیا تھا باقی پیسے ان کے لئے جو ضروریات تھا تو انہوں نے نہیں دیا اب تک اب جبکہ ہماری حکومت آئی ہے تو بھی ہم نے ان کے لाकھ جناب اپسیکر مجھے جو بتایا گیا تھا کہ یہ برشور روڈ جو سرور خان صاحب نے لیا تھا اس وقت وہ حکومت میں تھے تو یہیں نے جو سنائے کہ وہ ایک لाकھ سے شروع کر دیا تک اب وہ آن گوینگ میں چلا آ رہا ہے اور ہمارے پیسے اور ہمارے منصوبے سارے اس میں خرچ ہوتا ہے تو اسی طرح شاید اور مثل بھی ہوتے ہیں تو جناب اپسیکر ہمارے ساتھ جو وقت زیادتی ہوئی ہے تو میں سینئر نسٹر صاحب سے بھی اور چینی نسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا کھلا ہوا واٹر سپلائی اسکیم جو قلعہ سیف اللہ پتا وہ علاقہ ہے کہ معزز ایوان کا کوئی بھی ممبر وہاں جائیگا میں وہاں لے جاؤں گا۔ اگر پورے صوبے میانس طرحتاً ملا اور ان لوگوں کے لئے پینے کا پانی میا نہیں ہے تو جناب اپسیکر بارشوں کے پانی جو کھدوں میں جمع ہوتے ہیں وہاں کے جو کئے ہیں وہاں کے جو گاہیں ہیں وہاں کے جو دنیبے ہیں وہاں کے جو انسان ہیں وہ ایک بھی جگہ پر پانی پیتے ہیں تو جناب اپسیکر اس دور میں جس کو ہم ترقی یافتہ دور کہتے ہیں اس دور میں ایسے علاقے بھی موجود ہیں کہ وہاں کے پینے کا پانی میا نہیں ہے۔ لیکن جب ہم نے یہ شروع کر دیا تو جب وہ حکومت آیا تو انہوں نے بند کر دیا تو اب اس بحث میں جو مولانا اسیز زمان صاحب تھے جو کہ دُھانی کروڑ کا اسکیم تھا انہوں نے ۱۲ لاکھ ان کے لئے رکھا۔ تو آپ اس بحث میں جو مولانا اسیز زمان صاحب نے پی این ڈی میں ان کے لئے کچھ رقم لیکن انہوں نے وہ دھانی کروڑ کا اسکیم تھا دُھانی کروڑ کا پی سی ون تھا لیکن انہوں نے جناب اپسیکر ایکس لاکھ ان کے لئے رکھا تو کیا جناب

اپنی کروڑ کا بھائی سی ون اور یہ علاوہ ایکس لاکھ سے مکمل ہو سکتا ہے لوگوں کو پانی میا ہو سکتا ہے تو جناب اپنی میں گزارش کرنا ہوں کہ اس علاقے کو اگر پورا نہیں دے سکتا تو کم از کم آدھا تو دے دیں تاکہ لوگوں کے لئے پینے کا پانی تو میا ہو جائے بھلی درکار روزہ درکار دوسرے سوال میں درکار پینے کا پانی تو میا کر دیں جناب اپنی اور اسی طرح میرے حلقے میں دہانی شون روزہ جو گزینی روزہ اور کچھی روزہ نامکمل انہیں چھوڑ دیا جناب اپنی میں اپنے نہیں صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں اپنی اور اسی طرح ختم کر رہا ہوں پانچ منٹ تو اسی طرح جناب اپنی اور ہمارے صوبے میں یعنی میرے ایک جھویز ہے گزارش یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں نیشنل بائی ویز کے حوالے سے یا بھلی کے حوالے سے جو بھی ہے مرکزی حکومت اگر ہمارے صوبے میں کچھ کام کرتے ہیں تو ہمارے صوبائی حکومت کے مشورے سے اور ہمارے صوبائی حکومت کے لئے ہونا چاہیے کہ اگر وہ ہمارے مشورے کے بغیر ایک فٹ کام کرتے ہیں تو ان کو کہہ کر میریانی یا آفسروں کے کھانے کے لئے کے لئے نہیں ہے بلوچستان کے نام پر وہ کروڑوں روپے نیشنل بائی وے والے حاصل کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لاکھوں کے کام اس پر نہیں ہوتے میں تو جناب اپنی آپ میں سے معزز ابوان یا پاس کر دیں کہ اگر نیشنل بائی وے ہو یا واپڈا ہو یا جو بھی ہو جو سلالہ ترقیاتی پروگرام میں وہ ہمارے صوبے میں کچھ کرتے ہیں تو ہماری صوبائی حکومت کو اعتماد میں لیتے ہوئے پھر کرنا چاہیے تو جناب اپنی اسی طرح اسی دن پورا برج اور کندلانی برج اور لٹکھری بکوری برج اور چپل برج رکنی برج جو میں نے اسی دن بھی پاٹنٹ آف آرڈر پر ذکر کیا تھا تو جناب اپنی اسی طرح سارے برج جو ہیں وہ نوٹ پجھوٹ گئے ہیں تو جناب اپنی اسی طرح سارے برج جو نوٹ جائیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان بھی پمشیر کی طرح سارے راستے اس پر بند ہو جائیں گے اور سارے پلان اور برج وہ نوٹ جائیں گے تو جناب اپنی میں اپنا سینٹر نہیں صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں تو اسی کے ساتھ میں اپنا تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں تو جناب اپنی آپ کا شکر گزار ہوں اور وہاں کے جو حرب اختلاف اور خاص کر عبدالرحمیم خان مندوخیل نے جو شبہ آغاز

میں ایک شب تقریر کر لیا تو اس پر مجھے افسوس ہے کہ ان کو قائم نہیں ملا جو کہنا چاہیئے تھا کیونکہ وہ ہمارے سینئر تھا پھر بھی انہوں نے جو کردار ادا کر دیا میں اس کا شکرگزار ہوں اور اپنے دوستوں گا اور آپ کا شکریہ ادا کرنا ہوں (والسلام اے۔

جناب اپنیکر جی باں پانچ منٹ پلز جناب اپنیکر صاحب بت بت میرانی آپ نے مجھے اجازت دیا میں وزیر اعلیٰ بلوجھستان جو موجودہ فناں مقرر بھی ہیں اپنی طرف بلوجھستان کا بجت پیش کرنے پر میں اسے مبارکباد دیتا ہوں وہ اس لئے کہ بلوجھستان کے جنینے بھی ہیں اپنی طرف بلوجھستان کا بجت پیش کرنے پر میں اسے مبارکباد دیتا ہوں وہ اس لئے کہ بلوجھستان کے جنینے بھی وسائل ہیں ان کی کم دستیابی کی وجہ سے اور یہ جو متوازن بجت پیش کیا ہے میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی اس کو مبارکباد پیش کرنا ہوں کافی دوستوں نے بجت پر بحث کی تقریریں کیے کچھ نے تنقید بھی کی ان کی تنقید اپنی جگہ پر بجا ہے۔ مولوی عبدالواحح صاحب نے کہا ہے کہ بلوجھستان کو رقبے کے لاملا سے مرکز کی طرف سے بجت دیا جائے تو ممکن ہے کہ ساروں کے مسائل حل ہوں میں نہیں کجھا ہوں اپنیکر صاحب کہ حلک کا آدمی کے برابر اسکے وسائل بھی اس سے زیادہ مسائل بھی اس کے زیادہ اور بجت ان کو اس کے برابر نہیں دیا جاتا تو یہ مسائل کیسے حل ہونگے جب تک بلوجھستان کو رقبے کے لاملا سے فنڈر نہیں دیئے جائے اپنیکر صاحب یہ مسئلے نہ آج حل ہونگے نہ کل ہوں گے نہ پرسوں حل ہوں گے۔ ۲۴۶ سے لیکر آجک کے مسائل حل نہیں ہوئے میں میں ممکن نہیں کجھا ہوں کہ یہ مسائل اس بجت میں حل ہونگے نہ آجھہ والے بجت آنے والے بچھوں میں حل ہوں گے جب تک اس کی بنیادی اسی سے ختم نہیں کیا ہو وباں سے فنڈر رقبے کے لاملا سے ہم لوگ نہیں لائیں اور بلوجھستان کو نہیں دیں یہ مسائل ختم نہیں ہونگے۔ کیونکہ کھینچتا تانی ہونگا ہر ڈسٹرکٹ کے کوئک ۲۴۷ ڈسٹرکٹ ہیں چچ ڈوبیاں ہیں یہ ڈوبیاں والے بچھیں گے ہمارے مسائل زیادہ ہیں وہ بچھیں گے ہمارے مسائل زیادہ ہیں یہ ڈسٹرکٹ کے گاہمیں فنڈ نہیں دیا گیا وہ ڈسٹرکٹ کے گاہمیں فنڈ نہیں دیا گیا یہ آنے والے وقت میں یہ مسئلے مسائل حل نہیں ہونگے جناب اپنیکر صاحب

بلوچستان عمومی طور اور پاکستان خصوصی طور پر ایک زرعی ملک ہے جس میں چاہیئے کہ زرعی شعبے کو ترقی دیں اور ہمارا سارا داروددار زراعت پر ہے میں خصوصی طور پر دریا نازی کا ذکر کروں گا جتاب اپنیکر صاحب ایک لاکھ بیس ہزار کیسک یہاں پانی آتا ہے اور اسے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا بد قسمتی کہیں خوش قسمتی نہیں شاید ہمارے کام آ رہا ہے اور نہاس صوبے کے کام آ رہا ہے یہ دریا نازی کا پانی ایسا ہی طائع ہو جاتا ہے یہاں ایک قطرہ پانی ہمارے لئے سونے کے برابر ہے اور یہاں اس کو کنٹرول نہیں کیا جا رہا اس پر بندات نہیں باندھے جا رہے ہیں نہ پہلے باندھے گئے ہیں نہ ابھی باندھے گئے ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں میں جب رشید گیاتھا اس ایک پروپوزل تھا انہوں نے اُنکر یہاں پی سی ون و سینہ بنائے کہ گیارہ ڈم یہاں دریا نازی پر باندھے جائیں گے مگر اس ٹائم کے چیف فسر صاحب ناج محمد جمالی نے انہیں این او سی نہیں دیا ہیں پر عملی جاکر اس سے ریکوئیٹ کیا کہ انہیں آپ لوگ این او سی دیں رشید ڈم بنائ کر چلے جائیں گے ڈم ہمارے رہیں گے انہوں نے اجازت نہیں دی۔ جتاب اپنیکر صاحب ایسے تو بلوچستان سارا پچھا نہ ہے ساروں کے مسائل زیادہ ہیں میں خصوصی طور پر جو ہمارے حلقوں میں بولان اسکا میں ذکر کروں گا ہوتا یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں کچھ ایسے علاقے ہیں جو ضرورت مند نہیں ہیں وہاں پر مسائل نہیں ہیں کچھ ایسے ہیں جہاں پر مسائل زیادہ ہیں اپنیکر صاحب خاص کر میرے بولان میں اتنے مسائل ہیں وہ آپ کے نزدیک ہے آپ نے خود جائزہ لیا ہے سروس وہاں پر نہیں ہے پہنچنے کا پانی وہاں پر نہیں ہے ضرورت کے لئے وہاں پر کوئی فیصلہ نہیں دی گئی ہے ابھی تک ۱۹۹۰ء میں ایم پی اے تھا اس ٹائم بھی اس علاقے کو نظر انداز کیا گیا۔ ۱۹۹۲ء میں بھی نظر انداز کیا گیا اور ابھی بھی اپنیکر صاحب میں بست معدرات کے ساتھ کھلتا ہوں ہمارے صرف بولان کے لئے ایک اسکیم ہی رکھا گیا ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنیکر صاحب آپ کو اچھی طرح علم ہے ہمارے حلقوں کے لوگ جب میں ابھی ۱۹۹۶ء میں گیا تو ہمارے تحصیل بلاناڑی کے، وہ پرست لوگ وہاں مائیکر سٹ کر کے چلے گئے تھے۔ جب ایکش ہوئے تو میں گیا تو لوگوں کو پانی پہنچنے تک نہیں تھا لوگ علاقے سے نقل مکانی کر کے چلے گئے تھے اس کی

وجہ یہ تھی کہ وہاں پانی نہیں تھا لوگوں کو جو پانی میر نہیں ہوا گا اپنے صاحب آپ کے نہ اسکوں کام آئیں گے نہ آپ کے کام بائی کام آئیں گے نہ آپ کے ہمچنان کام آئیں گے جو وہاں لوگ نہیں رہیں گے تو وہاں کوئی چیز کام نہیں آئیگا۔ تو میرا مطلب تھے کا یہ اپنے صاحب کہ جب، وہ پرست لوگ وہاں مائیگرٹ کر کے چلے جائیں جو وسائل والے لوگ تھے وہ لوگ نہیں کروں سے آپ کے بھی سے پانی لاتے تھے صرف وہاں پر اپنی زندگی اور چھ دن کے جو مکانات تھے اسے جھوٹا نہیں چاہتے تھے جو بھایا غریب جو تھے وہ سارے مائیگرٹ کر گئے درمیانے والے لوگ جو وہاں رہ رہے تھے جو پچھلے طبقے کے لوگ تھے وہ سارے وہاں سے مائیگرٹ ہو گئے تھے میرا کہنے کا مقصد یہ ہے اپنے صاحب آپ ان علاقوں کو ترجیح دیں جہاں پر فسٹ ایڈ آپ دیں گے جو مریض بچے گا جب آپ فسٹ ایڈ نہیں دیں گے تو مریض بچے گا۔ اس کے بعد نہ اس کو مکان کی ضرورت ہو گی نہ اس کے آراش کی ضرورت ہو گیہ اس کو کسی اور چیز کی ضرورت ہو گی آپ پہلے یہ تو کریں اپنے صاحب فسٹ ایڈ تو دیں جب وہاں آپ فسٹ ایڈ نہیں دیتے وہ لوگ بچیں گے کیمے۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے صاحب سارے علاقوں کو برابری کی بنیاد پر دیکھا جائے تو کسی نظر سے میں یہ نہیں کسی پر تنخید کرنا چاہتا ہوں یا کسی کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں مگر جس عوام نے مجھ پر اعتماد کیا ہے مجھے یہاں بھیجا ہے چاہے میں ان کو تکلیف تو یہاں اپنے صاحب بیان کروں۔

جتناب اپنے صاحب وقت کا خیال کریں۔ وعدے کی پاسداری کریں۔
میر محمد عاصم کرد (گلیو) جب جس علاقے کے لوگوں نے مجھے بھیجا ہے میں ان کی تکلیف تو بیان کروں۔ اگر ان کے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ ان کی آواز تو یہاں تک پہنچاؤں میں نے اس بارے میں ہی ایم صاحب کو اور ہمارے مولوی امیر نما صاحب سینٹر فسٹر کو کسی بار ریکوئیٹ کیا ہے۔ کہ بھائی ہمارے طبقے کو ضروری پانی کا مسئلہ ہے۔ صرف اسے حل کر دیں اور ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ روڑ وہاں پر نہیں ہے گئیں وہاں پر نہیں ہے بھائی وہاں پر نہیں ہے۔ کوئی جو یہاں کی بنیادی سولیں ہیں اپنے صاحب کوئی بھی میرے طبقے میں نہیں ہے۔

انسانی جو بنیادی سولتیں ہیں کوئی بھی نہیں ہیں۔ جب پانی ہوگا تو لوگ وہاں زندگی گزاریں گے جب پانی نہیں ہو گا تو لوگ وہاں کیا کریں گے اسکوں وہاں پر کیا کام آئیں گے وہاں پر کافی کیا کام آئیں گے وہاں پر ڈسپنسریاں کیا کام آئیں گے کوئی کام وہاں نہیں آ سکتا ہے۔ تو میں آپ کو عرض کروں میرے چند تجاذبیں جیسے دوسرے اضلاع کو برابری کی بنیاد پر فتح زدیے گے ہیں اسکیمات دیتے گے ہیں اس بنیاد پر دیتے جائیں وہاں پر بھی انسان بنتے ہیں جو فل مکانی کر گے ہیں اور اب جو دریائے نازی میں پانی آیا ہے جو انہوں نے گنڈھ جات باندھے ہیں میری یہ تجویز ہے جو گنڈھ جات ہیں اسے ہمیشہ کے لئے پکے قدم بنائے جائیں۔ کیونکہ ایک لاکھ ہیں حزار کیوںک پانی آتا ہے اور گزر جاتا ہے اور لوگ اس سے کوئی استفادہ نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ یہاں پر صوبہ استفادہ کر سکتا ہے۔ میرا کتنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس پانی سے استفادہ کریں۔ یہ صوبہ اس سے استفادہ کرے۔ گندم کی جتنی قلت ہے اگر آپ اس بالا نازی کو آباد کیا جائے آپ کو بلوجستان گندم دوسرے صوبوں کو بھی ایکپورٹ کریں گے جیسے زراعت کے سلسلے میں ایران نے اپنے علاقے خراسان، سیستان کو ایسی ترقی دی ہے آپ اس کا اندازہ کریں۔ اندازوہ نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر عاصم صاحب ختم کریں۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو) جی جناب میں اس کو ختم تو کروں۔ میرا تنقید کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا لوگوں کو جو تکلیفات تھیں وہ بیان کروں۔ سینر مسٹر صاحب تو بیٹھے ہیں ہی ایم صاحب نہیں بیٹھے ہیں۔ میں ان تک اپنی بات پہنچاؤں کہ ہمارے طبقے میں جتنے بھی ہمارے جتنے ترجیحات ہیں ان کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔

جناب اپسیکر غلکریہ۔ اب میں سینر مسٹر مولانا امیر زمان صاحب سے گزارش کروں گا کہ اب وہ تقریر فرمائیں۔

مولانا امیر زمان (سینر مسٹر) بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ (عربی۔۔) جناب اپسیکر صاحب میں سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ یہاں ایوان میں

موجودہ بحث کے متعلق ہم کچھ بول سکیں۔ جناب والا یہ موجودہ ایوان ہمارے اکابرین کی بدولت اور ان کے قربانیوں کی بدولت ہمیں ملابے اس کا تقدیس بحال رکھنا اور اس کے جو تقاضے ہیں اس تقاضوں کو پورا کرنا موجودہ ایوان کے جو حضرات ہیں ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ ایوان جو ہم سے تقاضا کرنا ہے تاکہ وقت نوقتا ہم صحیح معنوں میں پورا کر سکیں۔ جناب والا ہم کچھ گزارشات موجودہ بحث کے متعلق کروں گا اور کچھ ساتھیوں نے یہاں تجویز دی ہیں اس پر بات کروں گا اور کچھ گزارشات جو سیرے دل میں ہے یا پارٹی کے حوالے سے ہے وہ ہم آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔ اور میری یہ گزارش ہو گی کہ جو ہم بات یہاں ساتھیوں کی یا ہم کرتے ہیں متعلق ٹھکنوں تک۔ متعلہ اواروں تک پہنچانا اسکی ذمہ داری ہے۔ آئین کے حوالے سے جناب والا مملکت پاکستان یہ ہمارا ملک ہے۔ اس کے لئے ہمارے اکابرین نے قربانی دی ہے اور اس کا مقصد جو بیان کیا گیا ہے ہمارے اسلام اباد کے پارلیمنٹ ہوس میں لکھا گیا ہے "کہ پاکستان کا مطلب کیا بلاء اللہ الا اللہ۔ اور جب پاکستان کا یہ مطلب ہے برسر چشم ہمارے غشور ہے۔ لیکن اسندعا ہے کہ کیا وہ آئینی تقاضے ہمارے ہمدراء حکمرانوں نے پورے کئے ہیں یا نہیں۔ ہم جب بات کرتے ہیں ایک دم بڑوں کے اجلاس بلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بلوجھستان والوں نے کیوں اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کیا۔ یہ سرتاج صاحب سے گزارش کروں گا اور نواز شریف صاحب سے گزارش کروں گا کہ آئین میں آرٹیکل ۲۲۱ اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون واضح نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔ ہماری مرکزی حکومت جو ہم سے سود وصول کرتے ہیں کیا یہ قرآنی احکام کے منافی تو نہیں ہے کیا یہ آئین کے خلاف ورزی تو نہیں ہے جب سود ہم سے وصول کرتے ہیں اور باقی ملکوں سے بھی سود لیتے ہیں جناب والا اس حوالے سے میں آپ کے سامنے ایک فلر پیش کروں گا آپ کے اس وقت بلوجھستان پر سود کا قرضہ دو ارب ۵۵ کروڑ ۵۵ ارب ۵۵ کروڑ آپ کے بلوجھستان کے سود کے پیسوں کا مقرر وعی ہے جبکہ

اصل زر ۳۹ کروڑ ہے اب آپ اس پر سوچ لیں ۳۹ کروڑ ہمیں دیا گئے اب ہم سے وصول کرنے کے لئے ۲ ارب ۵۵ کروڑ ہو اور آئین میں صاف ستر انکھا گیا ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے گا اب یہ آپ ہمیں بتا دیں کہ ہم جو روتے ہیں اسی طرح این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے میں آپ کے سامنے گزارش کروں گا این ایف سی ایوارڈ میں دو بائیس ہیں جو ہمیں دیتے گئے پہیے ہیں وہ بھی ہمیں نہیں مل رہے ہیں اور جو آئین کے تھا ہے وہ بھی این ایف سی ایوارڈ میں پورا نہیں کیا گیا ہے ان دو باتوں کے میں آپ کے سامنے وضاحت کروں گا۔ آپ کے این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے بلوجستان کو جو ملنے والا رقم تھا ۱۹۹۷ء میں بلوجستان میں مبلغ ۲۲ ارب روپے کے لائق سے خصوصی ترقیاتی پروگرام کا اجراء کیا گیا تو جب اس کا اجراء ہوا تو تقریباً اس کے سات ارب روپے حرج ہوئے تھے کہ ۱۹۹۷ء میں این ایف سی ایوارڈ آیا اور ہمیں کہا گیا کہ آپ کو این ایف سی ایوارڈ آیا اور ہمیں کہا گیا کہ آپ کو این ایف سی ایوارڈ میں پہیے ملیں گے لہذا یہ خصوصی پروگرام جو میں نے آپ کو دیا ہے یہ اب بلوجستان میں نہیں ہو گا تو این ایف سی ایوارڈ کے مطابق ہمیں کوئی ۵ ارب روپے ہمیں ملنے تے لیکن صرف ہمیں ۳۵ ارب روپے ملیا کیتے گے۔ ۵ ارب ۵۰ کروڑ روپے ابھی تک ہمارے مرکزی حکومت کے ذمہ ہے جب این ایف سی ایوارڈ کے مطابق ہمیں اپنا حق نہیں دیا گیا ہے اور پر این ایف سی ایوارڈ کے بنانے میں آپ سے میں گزارش کروں گا کہ آپ کی آئین کے آرٹیکل ۱۰۰ میں باقاعدہ طور پر کہ ایک قوی مالیاتی کمیشن کی تشكیل کریں جو وفاقی حکومت کے وزیر مالیات صوبائی حکومتوں کے وزراء مالیات اور ایسے دیگر افراد پر مشتمل ہو گا صدر صوبوں کے گورنرزوں کے مشورے کے بعد مقرر کریں یہ موجودہ این ایف سی ایوارڈ آپ کے نگران حکومت کے پیداوار ہے آپ باقاعدہ اسکلی کی پیداوار نہیں ہے جیسا رحیم صاحب نے وضاحت کی میرے خیال میں ۱۲ یا ۱۳ تاریخ کو اعلان ہوا اور ۱۴ تاریخ کو ہمارے اسکلی بن گئے۔ میں یہ مانتا ہوں ہمارے اسکلی کے ممبر حضرات نے طف نہیں اٹھائے تھے لیکن ایوان بالا سینٹ اس وقت موجود تھا کیونکہ آئین کا تھا ہے یہ وزراء خزانہ مل کر تجویز نہ دیں پھر اسکلی کے

سامنے پیش کریں گے اسلامیوں کے منظوری کے بغیر صدر اس کو دستخط نہیں کریں گے آپ کے باقاعدہ و فعدہ میں موجود ہے قوی ملیٹی کمیشن کے سفارشات ان پر کی جانے والے کارروائی کے بارے میں ایک وحاظتی پادا شت کے ہمراہ دونوں ایوانوں اور صوبائی اسلامیوں کے سامنے پیش کی جائیگی تو ہم یہ سوچنا چاہتے ہیں کہ یہ این ایف سی ایوارڈ جو انکے مطابق ہمیں ملے چاہیئے تو جب آئین کے مطابق اسلامی حقدار بھی آئین کے مطابق آپ کے حقوق بھی پالا ہے اور پھر آپ کی آئین کا حصہ ہے کہ جس صوبے سے جو بھی معدنیات حاصل ہو گا وہ اسی صوبے پر خرچ ہو گا یہاں آر ٹیکل ۱۹۷۳ اور ۸۰ کے احکام کے باوجود قدرتی گیس کے سرچشمہ پر عائد کردہ اور وفاقی حکومت کی طرف سے وصول کردہ اور وفاقی تھکنول آنکاری کے اور وفاقی حکومت کے طرف سے وصول کردہ رائلٹی کے اصل آمدی اور وفاقی تھکنول آنکاری کا حصہ نہیں ہے گا اور وہ اس صوبے کو جس میں قدرتی گیس کا سرچشمہ واقع ہو ادا کر دی جائے گی تو جناب والا جب ہم نے سیاست کی کہ بھائی صوبوں کے درمیان فیصلہ ہونا چاہیئے ہم نے اس کو آئندہ فیصد سے اٹھا کر پھیس فیصد پر رکھ دیا۔ تو یہ کیسے تبدیلی نہیں ہے ایک دم چار میٹنے سے آئندہ فیصد سے لیکر پھیس فیصد تک ہم نے ترقیاتی بجٹ رکھ دیا ہے۔ کیا ترقیاتی بجٹ میں کمی ہو گئی ہے یا نہیں یہ میں کہتا ہوں تبدیلی ہے اور یہ میں کہ سکتا ہوں کہ آپ کے بلوجھان میں جو واٹر سپلائی ہے پہک ہیلتھ چکلے حکومت کے دوران جو پروگرام تھا وہ سات سو سو ہجھڑ و واٹر سپلائیوں کا پروگرام تھا۔ سات سو سو ہجھڑ و واٹر سپلائیوں میں اس وقت دو سو پندرہ واٹر سپلائی چل رہی ہیں۔ سپاٹھ سو سات واٹر سپلائی بالکل بند پڑی ہیں۔ آپ بتائیں جب آپ کی گزشتہ حکومت پانچ سو سات واٹر سپلائی ہم نے چلانا ہے کس طرح چلانا ہے۔ وہ بھی ہماری ذمہ داری ہے ساتھیوں نے کہا تھا سکول کی بذریغہ بھی ہوئی ہے اور میں مانتا ہوں ۲۶ - ۲۷ واٹر سپلائی ہجھڑی ہیں وہاں پر اضافہ نہیں ہے یہ کس نے بنایا اب جس نے بھی بنایا ہے موجودہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کے لئے اضافہ فراہم کر دے۔ لہذا اس کے لئے ہم نے کمیٹی بنایا ہے اور وہ تمام لشیں منگوائی ہیں جب ان تمام بلڈنگوں کی لشیں ہمارے سامنے آ جائیں اور جتنے کو ہم اضافہ فراہم کر

سکیں ان کو اضافہ دے دیں اگر کوئی ایسی بلڈنگ ہو جس کو ہم اضاف فراہم نہ کر سکیں تو
درستے کام کے استعمال میں لائیں۔ مثال کے طور پر ہمیتھ کی کوئی بلڈنگ ہے تو بی اینڈ آر
کے استعمال میں لائیں اگر بی اینڈ آر کی کوئی بلڈنگ ہے تو اریکیش کے استعمال میں لائیں
اس کے لئے ہم باقاعدہ کام کر رہے ہیں افشاء اللہ میری امنیہ ہے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں
گے۔ جتاب والا جماں کچھ ساتھیوں نے کہا تھا کہ ہمارے حلقوں کی اسکیمات ہمارے بحث
میں نہیں ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے حلقوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے۔ تو جتاب والا کچھ وہ
اسکیمات ہیں جو جاری اسکیمات میں وہ بالکل ہم نے رکھا ہے اس کے لئے ہم نے وافر رقوم رکھی
ہیں میری اپنے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ جس نے یہ بنوایا ہے اس کے لئے میں نے ایک
لٹ بنا دیا ہے جو میرے ساتھ موجود ہے میں فوٹو اسٹیٹ کر کے تمام ساتھیوں کو دے دوں گا۔
پھر وہ مجھے بتا دیں کہ ان کے حلقوں میں اسکیمات ہیں یا نہیں۔ اس میں ہم نے جو اسکیمات رکھی
ہیں ہم نے تھرو آوت بلوجستان میں رکھی ہیں ہر حلقوں کے لئے اس میں باقاعدہ اسکیم ہو گی۔
مثلاً مذہل اسکول کو آپ لے لیں پر امری اسکول آپ لے لیں ہمیتھ آپ لے لیں۔ آبپاشی کی
اسکیمات آپ لے لیں جو بھی اسکیم آلے لیں وہ تھرو آوت through out بلوجستان ہم نے
رکھی ہیں۔ ہر حلقوں میں ہر حلقوں میں باقاعدہ اسکیم ہو گا۔ کسی کے لئے مخصوص شد ہو گا یہ سارے
بلوجستان کے لئے ہو گا۔ تو لمذا عذورت اس بات کی ہے کہ اسکو تم ازکم کوئی صاحب تو پڑھے۔
جناب والا اس کے علاوہ میں آپ کے سامنے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے اے ذی پی کی سائز
آپ کے سامنے رکھ دی ہے ہماری اے ذی پی کی سائز کل اتنی ہے اور ترقیاتی اسکیمات کل
اتنی ہیں۔ اور آن گوینڈ کل اتنی میں اب میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس پر ذرا
لنگڑا میں۔ مرکزی حکومت نے جو ہمیں دیا ہے ہمیں ہو ملنا ہے مرکزی حکومت کی طرف سے بحث
میں رکھی ہری رقب ۴۰ ارب روپے ہے۔ بلوجستان کو صرف ہم ارب تریسی کروڑ میں ہیں۔ اب
جناب والا ہم ایک گزارش کروں گا کہ اسی بحث کے حوالے سے تھوڑی سیم کی مدد میں پنجاب کو
آٹھ ۱۹ کروڑ تھوڑی سیم کی مدد میں اور مندرجہ کو دیا ہے ۱۳ ارب ۸۲ کروڑ سرحد کو دیا ہے ہم ارب

۹۴ کروڑ روپے۔ اور بلوچستان کو صرف ۲۰ کروڑ۔ اب دیکھیں کوئی انصاف ہے۔ انصاف کا کوئی پیمانہ تو ہو گا یہ اگر ہم آج نہ کہیں کل ہمارے بچے آئیں گے یہ اپنے حق ضرور وصول کریں گے اور یہ بات اگر ہم نہ کہیں کہ ہم اپنا حق وصول نہیں کریں گے جب ہم قوم کے پاس جائیں گے تو کیا قوم ہمیں معاف کر دیں گے میرے خیال میں قوم ہمیں معاف نہیں کر سکتی ہے۔ وہ ہمیں کہ دیں گے کہ آپ جو لوگ ایوان میں گئے اسلامی اقدار کے لئے آپ لوگوں نے ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے جب ہم بات کرتے ہیں آئین سامنے ہے ہم پر غدار کا کالا لگا کر کتے ہیں یہ ملک کے غدار ہیں افسوس کی بات ہے جی ایم سید آپ کی کابینہ کا ممبر بن سکتا ہے اور یہاں بلوچستان کا ممبر اگر گئیں کی بات کرتے تو غدار ہے۔ جی ایم سید بن سکتا ہے جتاب کما جاتا ہے کہ ہم ملک سے فرقہ واریت کو ختم کر دیں گے۔ فرقہ واریت کس نے بنایا ہے یہ کس کی پیداوار ہے یہ تو یہود اور نصاریٰ کی پیداوار ہے یا موجودہ حکمرانوں کی پیداوار ہے میں بحثیت ایک مولوی اور جعیت الحمداءِ اسلام کے ایک ساتھی کی حیثیت سے اس فلور پر اعلان کرنا ہوں اور یہ کہوں گا کہ ہم سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک مخدص کے لئے پیدا کیا ہے جو وہ مخدص اس سرزین میں اللہ تعالیٰ کے خلاف احکام کے خلاف کام نہیں کرتے ہیں اور اس پر محمل کرنا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پلے ہم ملک پہنچایا اب ہمیں یہ دے ساتھیوں نے کہا کہ اقلیت کا تحفظ نہیں ہے۔ اس نظام میں پرندوں کا بھی تحفظ ہے۔ اس نظام میں سانپ کا بھی تحفظ ہے جو زہر طاچیر ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس میں فرقہ واریت کی بات کہاں سے آگئی۔ بلوچ اور پختہان کی بات کہاں سے آگئی۔ پھر سندھی اور بختیابی کی بات کہاں سے آگئی۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ نظام نہیں ہے۔ اب نظام چلانے کے لئے صالح افسران کی ضرورت ہے۔ ہمارے افسران صالح نہیں ہیں آئین کی خلاف درزی کرتے ہیں۔ بات تو کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ جناب والا! ہر وقت اسلام کا میدیا پر وہ پہلو ہیں کیا جاتا ہے جو اسلام کا دفاعی قوت ہے۔ اسلام کا معاشر، شفاقتی نظام سے متعلق ہے۔ ایک طرف اسلام کی عبادات ہیں جو انفرادی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں جب آپ کی اقتصادی پالیسی مطمن

پلیسی ملکی اور سیاسی پلیسی تعلیمی پلیسی اسلام کے مطابق آجائیں جب دفاع کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ کے مینڈیا دفاعی نظام کو تو بیش کرتے ہیں اگر اسلام آجائے آپ کا باหک کاٹ دیا جائے گا۔ اگر اسلام آگیا تو آپ کو سنگار کرنے کی کیا ضرورت پڑتی ہے۔ آج تو یہ بات ہو رہی ہے کہ لوگوں کو حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ تو جتاب والا آپ کے توسط سے یہ گزارش کرو گا کہ ہم پر یہ فرض بتاتے ہے کہ ہم اپنے حقوق کے لئے کم از کم آواز بلند کریں۔ اور اسلامی اقدار کے لئے ہم آواز بلند کریں۔ جتاب والا کہا جاتا ہے کہ اسکیمات جاری ہیں۔ کیوں آن گونینگ بیں آپ کے سامنے میں ایک مثل بیش کروں گا۔ ہمارے ہاں ایک سیندک پروجیکٹ ہے جو مشور پروجیکٹ ہے سیندک پروجیکٹ کی جو سونے کی پیڈیاوار ہے سونا ڈیڑھ ٹن ہے اور چاندی ٹین ٹن ہے تاہما سترہ ہزار ٹن ہے جو کہ پاکستان میں ٹین ہزار ٹن تاہما استعمال ہوتا ہے جو میں الاقوای منڈی سے خریدا جاتا ہے۔ سیندک منصوبہ اس کا پانچ فیصد یعنی سترہ ہزار ٹن سیندک منصوبہ پورا کرتا ہے۔ لیکن اس میں ہوا کیا ہے جہاں پیڈیاوار کے ساتھ آپ کے صوبے میں موجود ہے ہوا یہ ہے حکومت چین کی طرف سے ایک دعوت نامہ موصول ہوا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ سیندک کے وفد کو چین آنے کا دعوت دیا گیا ہے اور سفر کے تمام اخراجات حکومت چین برداشت کرے گی اور ساتھ یہ کہا ہے کہ سیندک کو دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ دعوت نامے آپ کے فسری آف پیڈیاوار دیتا ہے اور مفاہمات کے لئے بھی ضروری ہے اور یہاں ساتھی کہتے ہیں کہ ترقیاتی کام نہیں ہو رہا ہے آپ کا بولان مینڈی یک کالج آپ کے سامنے ہے۔ باقی جو کالج سندھ اور پنجاب کے شروع ہو گئے سندھ اور پنجاب میں وہ مکمل ہو گئے ہیں اور بلوچستان کا مینڈیکل کالج ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا ہے کیونکہ اس وقت سے اس کو فتحہ میا نہیں کیا جاتا ہے اس لئے وہ منصوبہ زیر عملیل ہے۔ اور اگر یہ اس طرح کرتے رہے یہ آپ کے آن گونینگ اسکیمات چلتے رہیں گے۔ جتاب والا، ایک بات میں آپ کے سامنے گزارش کروں گا کہ ۱۹۹۷ء میں ایک ارب چھ کروڑ روپے بلوچستان حکومت نے ذیماں

کیا تھا۔ روڈ کی مدد میں۔ صرف چار کروڑ چالیس لاکھ روپے ملے ہیں۔ اور اس سال آپ کی این ایج اے کی مدد میں صرف بیس کروڑ روپے دیا گیا ہے جبکہ حکومت بلوجھستان پر نمایمہ داروں کا قرضہ عین کروڑ روپے ہے۔ اور مزت کی بات یہ ہے کہ آپ کے مولانا نے کما تھا پل جو بے آئے روز بند ہو جاتے ہیں۔ اور یہ پتھ شیر بن جائے گا۔ ذیرہ غازی خان اور ذیرہ اسماعیل خان کی روڈ ہے یہ بالکل اے ڈی پی سے نکال دیا ہے۔ یہ مکمل ہے کل ہی میں نے اس کے متعلق میٹنگ کی۔ تو اس نے کما تھا کہ یہ تو اس سے نکال دیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے بالآخر مجبوری فوج سے رابطہ کیا ہے۔ کہ خدا را آپ پورا میں بر ج اور کندھا میں بر ج یا لکنگری۔ چھپری بر ج ہے چپلی بر ج ہے رکٹی بر ج ہے یہ برصغیر ختم ہو گئی ہیں لہذا ہمارے راستے بند ہو گئے ہیں تو فوج نے ہنگامی طور پر ہمیں جو نائبے کے پل ہوتے ہیں وہ دیئے ہیں اب اس نے کما تھا کہ جا کر وہ پل ناکیس گے جب تک آپ کے پل بن جاتے ہیں وہاں پر یہ نائبے کے پل کام کریں گے۔ اب ایک اور مستہ درپیش ہے مسئلہ یہ ہے کہ وہ تیکمیکل لوگ نہیں ہیں جو اس پل ک فٹ کریں۔ اب تیکمیکل لوگوں کو باہر سے بلا یا گیا ہے انہوں نے کما تھا کہ ایک بفتہ وہ پتھ جائیں گے یہ پل فٹ کر دیں گے پھر یہ پل چلتے رہیں گے۔ تو این ایج ای کی مدد میں آپ کو یہ مل رہا ہے اور روڈوں کی مدد میں آپ کو یہ دیا گیا ہے۔ واپڈا کی مدد میں آپ کے مرد کہنی، موئی خیل اور کچھ جگہیں ہیں جن کے نام بخوبی سے بھول گئے ہیں۔ وہاں پر باقاعدہ گڑو شیش بنانا تھا کہ وہ بن جائے اور وہاں بکھی پتھ جائے۔ اور یہ باقاعدہ پی سی ون سے نکال دیا گیا ہے۔ اس میں اس کا وجود نہیں رہا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ورلڈ بنک ہے جو دیہاتوں کو بکھی پختا ہے چار سو پتھیں یا پینتھا میں ہے۔ پتھلے سال بکھی دیا گیا ہے اور اسکا سروے بھی مکمل ہو چکا ہے۔ اور کچھ گاؤں ایسے ہیں وہاں پر کھبے لگائے گئے ہیں کیس نام پتھلے گئے ہیں کیس ٹرانسفارمر لگایا گیا ہے۔ یہ نامکمل پڑے ہیں اب وہ کٹھس کا معیاد عین جوں کو پورا ہو گیا ہے واپڈا نے اس کو کہا ہے کہ یہ پیسے ہمیں دے دیں آپ کو خدا حافظ۔ ورلڈ بنک والے پیسے والہیں کر رہے ہیں۔ آپ کے جو کوئی پروگرام ہیں اس کویت پروگرام کو واپڈا نے اسلام آباد کو لکھا ہے کہ بلوجھستان کے

پانی کی سطح پنجھ جا رہی ہے لہذا یہاں ثبوت دلیل کی ضرورت ہے یہ پیسے واپس کریں۔ تو جتاب اپنیکر ہم بات کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ ملک کے خلاف بات کرتے ہیں ہم نے کسی ملک کے خلاف بات نہیں کی ہے۔ ہم حقوق کی بات کرتے ہیں ہمارا جرم یہی ہے۔ اس جرم میں پہلے آپ کو یاد ہے کہ مختی محدود کی حکومت چھ میئنے چلی۔ پھر اس حقوق کی جنگ میں بلوجھستان کی حکومت نہیں رہی۔ اور سرحد کی حکومت بھی گئی۔ جو نسب کے ساتھ ہماری حکومت تھی۔ اور اس دفعہ خدا جانے چھ ماہ بھی چلتے ہیں یا نہیں۔ جب یہ عین ہرے میٹنگیں کرتے رہیں گے میرے خیال میں جلدی جائیں گے وہ چھ میئنے بھی پورے نہیں ہونگے۔ تو جتاب والا؛ فوڈ کے حوالے سے ساتھیوں نے بات کی ہے میرے خیال میں اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے۔ فوڈ نسٹری یہاں موجود ہیں ہم نے فوڈ کے متعلق کمیٹی بنایا ہے پھر ان کے سربراہی میں میٹنگ ہو گئے اور ہم نے باقاعدہ اخبار میں وسے دیا کہ فوڈ کے متعلق فوڈ کے عملے کے متعلق اگر کسی کی شکایت ہے لہذا وہ میں تاریخ تک سیکرٹری کے دفتر میں جمع کرائیں۔ یہاں ساتھی ہوتے ہیں لیکن وہاں تحریری مواد کے ساتھ وہاں پر کوئی شکایت جمع نہیں ہوئی۔ کل سیکرٹری نے تجھے کہا تھا کہ چار پانچ شکایات آئی ہیں اور کچھ نہیں اب کیا کریں یہیں نے کہا آپ دوبارہ اخبار میں دیدیں۔ تو جتاب والا کوشش کرتے ہیں کہ پیش کا خاتمہ کیا جائے ہم کوشش کرتے ہیں اب کے بلوجھستان میں جو کمیشن ہے یہ میرے خیال میں یہ پیٹنگیں فیصد تک تھیں گیا ہے۔ یا چالیس فیصد ہے۔ جتاب میں پندرہ فیصد ہے۔ بلوجھستان میں چالیس فیصد ہے سندھ کا معلوم نہیں۔ فرض کیا کہ کوئی دس لاکھ کا سلکم دیا ہے اس میں چالیس فیصد کمیشن اکا حق قانونی حق دیا گیا۔ ٹھیکیدار بھی اسی تھی کا افسر ہوتا ہے۔ جب ٹھیکیدار بھی اس کا افسر ہے اور چالیس فیصد بھی انہوں نے لے لیا تو جتاب والا ہمارا سسٹم بالکل ڈوب گیا ہے۔ اب اسے وہاں سلانے کیلئے انتہائی سمجھیگی کی ضرورت ہے ایک سسٹم بنانے کی ضرورت ہے اس بات سے بہت کر کر ہم حزب اختلاف میں ہیں یا حزب اقتدار میں۔ بلوجھستان کو ٹھیک کرنا یا بلوجھستان کے حالات کو صحیح کرنا یہ ہماری تمام کی ذمہ داری ہے۔ سب کی ذمہ داری ہے۔ جتاب والا؛ یہاں

کی کرپش کی انتہا ہے۔ میں نے ایک دن اسکلی میں کہہ دیا کہ جو فوڈ ٹیکارٹ میں ایف سی
وغیرہ ہوتے ہیں تیرا کروڑ روپے۔ انہوں نے نہیں۔ تیرا کروڑ روپے نقد ان پر قرضہ ہے۔
اب یہ بسیچارہ اسے وصول کرنے کے لئے لگا ہوا ہے۔ کچھ وصول ہو گیا ہے اور کچھ ابھی باقی
ہے۔ جناب والا میں اپنے تحریر کے متعلق وضاحت کرنا ہوں۔ لیبراڈ ٹیکارٹ میرے پاس
ہے۔ لیبراڈ کا تحریر ۱۹۲۱ء کے قوانین کے تحت چل رہا ہے آپ مجھے جادیں کیا وہ ہندوستان کا
قانون نہیں ہے۔ لیبراڈ کی کالونیاں جو الٹ کی گئی ہیں وہ ان لوگوں کو الٹ کی گئی ہیں جو
انتہائی بڑے عمدوں پر بھی فائز رہتے ہیں۔ اور ان سے زیادہ بلوجھستان میں سرمایہ دار نہیں
ہے۔ تو جناب والا یہی حالات ایسی مشکلات میں آپ کی موجودہ حکومت بجٹ بنارہی ہے اور
پھر اسکلی کے سامنے اسے پیش کرتی ہے میرے خیال میں یہ اعزاز موجودہ حکومت کو حاصل
ہے۔ ایسے مشکلات میں ہم نے بجٹ بنایا۔ جناب والا، اگر وقت ختم ہے تو

جناب اسپیکر جی ہاں وقت آپکا۔ سرمایہ فرمائیں اگر آپ اپنی تقریر ختم کریں میں یہ
چاہوں گا کہ ہاؤس کو دس پندرہ منٹ کیلئے ایڈ جرمن کروں۔ اگر آپ

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر) اگر آپ مجھے مرکزی حکومت پولنے کی اجازت دے دیں۔
جناب اسپیکر آپ دلکھ لیجے جیلنے پانچ منٹ اور تقریر کر لیجے۔ میں آپ کو پانچ منٹ تقریر
کرنے کی اور اجازت دیتا ہوں۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر) جناب اسپیکر قومی مالیات کمیشن کی میں نے بات کی اس
کے متعلق میں یہ وضاحت کروں گا کہ سال ۱۹۲۱ء میں ہمارا حق آٹھ ارب ۳۳ کروڑ روپے تھا
لیکن ہمیں ہمیں مولے ہیں وہ، ارب ۹۶ کروڑ روپے وہ باقی ہمارے پیسے کھاں گئے۔ اور
۱۹۲۲-۲۳ء میں ۹ ارب ۳۳ کروڑ روپے ہمارا حق بتا ہے لیکن ہمیں ۹ ارب ۵ کروڑ روپے ملے
ہیں باقی رقم کمال گئی۔ ۱۹۲۳ء میں ۱۲ ارب ۱۲ کروڑ روپے ہمارا حق بتا تھا۔ لیکن ہمیں ۹
ارب ۱۸ کروڑ ہمارا حق بتا تھا اس ارب ۱۵ کروڑ روپے ہمیں ملے ہیں اب آپ بتائیں کہ کیا
مرکزی حکومت ہماری مقروض نہیں ہے۔ ہمیں حق کیوں نہیں دیا جاتا۔ صوبہ بلوجھستان کا وہاں

پر قرضہ باقی ہے ہم کھتھیں کہ ہمیں ہمارا قرضہ دیا جائے۔ ایک مخصری بات کر کے ختم کروں گا۔
 مرکزی چکمتوں کے حوالے سے جناب والا آج آپ نے سرتاج عزیز سے کہنا کہ آئینی ادارے
 موجود ہیں اس میں آپ بات کریں۔ ان آئینی اداروں میں ہم نے وہاں بات رکھی ہے ہم
 نے کہا کہ بلوچستان میں رات کو جہاز کی سولت میر نہیں ہے۔ ہمارے جلتے میں ٹی وی کی
 سولت میر نہیں ہے ہمارے باں ریڈی یو کی سولت میر نہیں ہے۔ ہمارے باں دو چار چکمتوں
 پر ایئر پورٹ نہیں ہے جیسے اور الائی ونگوں ہیں ہمارے باں بھلی کی سولت میر نہیں ہے یہ
 ساری بات ہم نے وہاں رکھ دیے۔ جواب یہی طاکہ مولوی صاحب آپ دعا کریں اب پکاں
 سال ہتھے دعاؤں ہیں گزارے اور چالیس سال کے بعد ہم قطعاً دعا تو نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہم
 اتنے بدخت کیوں میں کہ شہماری دعا قبول ہوتی ہے اور شبد دعا۔ اگر ہماری دعا قبول ہوتی تو
 آج اقتدار ہمارا ہوتا۔ اگر بد دعا قبول ہوتی تو اس لئے کہ انہوں نے ہمارا دل توڑا ہے۔ جناب
 والا گزارش یہ ہے کہ ہمارے حقوق کیلئے ہم سب ایک ہیں۔ انشاء اللہ ہم یہ حقوق وصول کر
 لیں گے۔ ہمارے اسلامی حقوق بھی پاہل ہیں اور ہمارے علاقے کے حقوق بھی پاہل ہیں ہم
 ایک ہیں ہمارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ ہمارے درمیان میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ ہم
 اپنے اسلامی حقوق اور اپنے علاقے کے حقوق کیلئے لڑنا یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ تو میں تمام ایوان
 سے یہ گزارش کروں گا کہ میں نے جتنا پلندہ یہاں رکھا ہے میں تو یہ چاہتا تھا کہ میں ایوان کے
 سامنے پیش کروں گا لیکن پھر کوئی وقت آ جائے گا تو میں پیش کروں گا ان کے سامنے تو اللہ تعالیٰ
 ہمیں توفیق دے کہ ب سے پہلے ہم اسلام کی خدمت کریں اور پھر اس کے بعد قوم کی بالا تفریق
 خدمت کریں۔

جناب اسپیکر مجھے قائد ایوان کی جانب سے یہ رکھیست آئی ہے کہ وہ پندرہ منٹ کے
 بعد تشریف لائیں گے۔ لہذا اسکلی کی کارروائی میں منٹ کیلئے مٹوی کی جاتی ہے۔

(چار، پنکھیں منٹ پر اجلاس مٹوی ہوا)

بعد ازاں چار بجکر پینٹھیس منٹ پر جناب اپسیکر

کی زیر صدارت شروع ہوا۔

مولوی امیر زمان (سینئر فمسٹر) جناب قائد الیوان تقریر شروع کرنے والے میں جسماںک اس اسکلی کی روایت رہی ہے کہ ان ملازمین کو ایک ماہ کی بونس تجوہ کا اعلان کر دیں۔ اور ہمارے پی ائندہ ذی کے ملازمین کو بھی شامل کر لیں کیونکہ اصل محنت تو انہوں نے کی ہے۔
جناب اپسیکر شکریہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اپسیکر چونکہ پسلے میں موجود نہیں تھا اگر مجھے صرف پانچ منٹ عایت کر دیں تاکہ میں اپنے حلقة کے کچھ مسائل بیان کر سکوں۔
جناب اپسیکر آپ مجھ سے پوچھیں پھر میں باوس سے پوچھتا ہوں۔ کیا ہاؤں ان کو اجازت دیتا ہے۔ اجازت ہے۔ سید احسان شاہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اپسیکر میں آپ کا اور باوس کا مشکور ہوں آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں معدودت چاہتا ہوں بڑی صربانی۔ میں آپ کا انتہائی محنوں ہوں جنہوں نے پانچ منٹ کا نائم دیا ہے کہ میں اس بحث پر اپنا اظہار خیال کر سکوں۔ جناب والا گزارش ہے کہ مجھ سے پہلے کئی ممبران نے بحث پر بحث کی۔ اور میں بھجتا ہوں کہ مجموعی طور پر کچھ آرائیں سامنے آئیں۔ جناب والا موجودہ سینئر براۓ سال ۱۹۹۸ء ہر طرح سے گزشتہ سالوں سے بہتر اور مختلف ہے۔ جناب والا، سینئر مختلف اس حوالے سے ہے کہ اسکے بنانے والوں اس حکومت نے زیادہ بات پر زور دیا ہے کہ خیر ترقیاتی مدد میں زیادہ سے زیادہ کٹوتی کی جائیں اور ترقیاتی مدد کو سامنے رکھ کر جانا ممکن ہوا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جناب والا سینئر براۓ سال ۱۹۹۸ء پبلک سیکر ڈیپشن پر وکام کا جو تم ہے پی ذی ایس پی وہ کوئی پانچ حزار آٹھ سو میں میں پر مشتمل ہے اور اس میں فارن کرنی فارن ایف بی اے ہے وہ جناب عین حزار تیرہ ملین روپے رکھا گیا ہے۔ جس میں صوبے کا اپنا حصہ ایک حزار چھ سو تریسٹھ اعشاریہ چھس ملین ہے۔ اسی طرح مرکزی حکومت سے لوں کی مدد سے آٹھ سو

ملین روپے رکھے گئے ہیں اور جاپانی گرائنس علیرہ پوائنٹ پچاس ملین روپے شامل ہیں اور اس میں جو خسارہ دکھایا گیا ہے وہ ہم سو اکٹیس ملین کا ہے۔ جس کو کہ انشاء اللہ ہماری حکومت انتخابی کٹوتی اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کر کے پورا کرے گا۔ جتاب والا ہے میرزا جس طرح میں نے گوارش کی کہ گزشتہ تمام میرانسوں سے بالکل مختلف ہے وہ میں نے اس لئے کمی کہ جتاب والا اس میں کوشش کی گئی ہے کہ عوای اسکیمیوں گزشتہ حکومت نے شروع کی ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ پبلک سیٹر پروگرام میں سال ۱۹۹۷ء-۹۸ء میں کل دو سو پچاس اسکیمات رکھی گئی ہیں جس میں سے ۹۸ پر انے ترقیاتی اسکیمیوں کو شامل کر کے ان کی تکمیل کو پیشی بنایا گیا ہے۔ اس کی مثل کسی میرزا میں آپ کو نہیں ملے گا۔ جتاب والا، عسرا دنیا میں تعلیم اور صحت کے شعبے پر زور دیا جاتا ہے۔ ہماری حکومت نے تعلیم اور صحت کے شعبے میں خاطر خواہ رقم رکھی ہے اور نئے نئے منصوبوں پر اچھی اسکیمات رکھی ہیں جس طرحاً تعلیم کے شعبے کو لجیئے۔ اس میں سال ۱۹۹۶ء-۹۷ء اسکیم فیصد رکھا گیا ہے جبکہ موجودہ بحث میں اس کو بڑھا کر بھیں فیصد رکھا گیا ہے اسی طرح سے جتاب والا صحت کے شعبے میں پی اس سی ڈی پی کا پچھلے میرزا میں پانچ فیصد رکھا گیا تھا اس دفعہ آٹھ فیصد تک رکھا گیا ہے اس سے آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ عوای حکومت عوام کو سولتیں پہنچانے میں کس قدر سمجھیدہ ہے۔ اسی حوالے سے آپ پبلک بیلٹن انجینئرنگ کے شعبے میں دلکھ لیں۔ جتاب والا اس میں سال ۱۹۹۴ء-۹۵ء میں پی اس سی ڈی پی کے ساتھ رکھا گیا تھا جبکہ ۱۹۹۷ء-۸ء کے بحث میں اسکو بڑھا کر نو فیصد تک پہنچایا گیا۔ جتاب والا اسے صرف یہ کہ کیوں نیکیشن جو دنیا کی ترقی میں اس وقت ایک ایم ہیئت رکھتا ہے ذرائع آمد و رفت کے لئے حکومت نے قبل قدر اسکیمیں شروع کی ہیں اسکیمیں ج میں ایک مثل دونوں گروہوں کی تعمیر یا مرمت کے لئے ۱۹۹۲ء-۹۳ء میں سات سو چار پاؤنٹ پینٹنگس ملین روپے رکھے گئے تھے جبکہ ۱۹۹۷ء-۹۸ء میں یہ رقم بڑھا کر آٹھ سو چالیس ملین رکھا گیا ہے زراعت کے شعبے میں بھی آپ دلکھ لجیئے وہاں بھی عوای حکومتے جتنا ممکن ہو سکا ہے زراعت کے شعبے کو بڑھانے کے لئے خاطر خواہ رکھی ہے اسی طرح سے غرض کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس کو اس

حکومت نے نظر انداز کیا ہے جتاب والا چونکہ میں اپنے تقریر وقت پر نہیں کر سکا تھا مجھے دو
مٹ اور دس تاکہ میں اپنی تقریر ختم کر سکوں کیونکہ میں دکھ بہا ہوں آپ مجھے تجسس کرنے
کے موڑ میں ہیں۔ جتاب والا ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارا ملک اپنی تاریخ کا بدترین ملی، بخاران
سے دوچار ہے۔ لیکن تمام ملی مشکلات کے باوجود ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ اس میزانی سے بہتر
میزانی پیش کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اور اس کے ساتھ میں وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل کو فری
میں بحث پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ بحث میں دیئے گئے
جنہیں مدد میں ان کے حوالے سے جس طرح انہوں نے اس فلور پر عوام سے وعدہ فرمایا کہ میں
عوام کو بہترین سولیں پہنچانے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں ہروئے کار لائیں گا اور مجھے بھی یہی
واقع ہے کہ سردار اختر جان مینگل کی سربراہی میں یہ حکومت جتنی ممکن ہو سکے اپنے وسائل سے
عوام کو سولت پہنچانے میں کامیاب ہو گی۔ شکریہ جتاب۔

جناب اپسیکر شکریہ۔ اب میں قائدِ ایوان وزیر اعلیٰ صاحب جو وزیر خزانہ بھی ہیں گزارش
کروں گا کہ وہ اپنی وائیڈ اپ تقریر فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل (قائدِ ایوان) شکریہ جتاب اپسیکر۔ میں اس تقریر کو شروع
کرنے سے پہلے up wind وائیڈ اپ کرنے سے پہلے جتاب اپسیکر آپکا اور اس ایوان کا شکریہ
ادار کر دنگا کہ مجھے وائیڈ اپ کرنے کا موقع دیا۔ جتاب اپسیکر سب سے پہلے اس بحث پر بحث
شروع کرنے سے پہلے یا جن ساتھیوں نے مختلف ممبران اسکی نے اپنی رائے کا اظہار کیا میں
انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چند ساتھیوں نے اُسی نقطہ پر بحث کے موضوع کو پیش نظر رکھتے
ہوئے اپنی تجویزیں دیں اپنی رائے کا اظہار خیال کیا میں انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں میں ان
ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بغیر پڑھتے ہوئے بحث پر کافی لمبی تقریریں بھی
کیں اور بغیر کچھ ہوئے بحث پر اپنی رائے بھی دیتا شروع کی۔ دیکھا جائے تو تمام معزز ارکان
جو اس ایوان میں موجود ہیں یا جو اپنی تقریریں ختم کر کے صرف اپنی تقریروں تک اپنی ذمہ
داریاں کچھ کر اسوقت اس ایوان میں موجود نہیں ہیں ہمارے لئے ان تمام کی ایک مشورے

انکی رائے قبل قدر ہیں قبل اہمیت ہیں ہم انکی رائے کو انکے مشورے کو اپنے لئے اس حکومت کے لئے مشغول راہ کچھ ہیں جتاب اپسیکر۔ جتاب اپسیکر ایک روایت رہی شاید کچھ لوگ اسکو اچھی روایت سمجھیں کچھ شاید اسکو غلط روایت سمجھیں اکثر نہیں بلکہ ہر وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ٹریوری پنzer treasury benches پر بیٹھے ہوئے لوگ اس سلسلہ پیش کیا ہوا بجٹ ہو جتے ہیں اسکی تعریف کرتے ہیں اسکو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے لئے بڑے بڑے پہاڑ بنادیتے ہیں لیکن اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہر وقت اسکی خلافت چاہے وہ جتنا اچھا بجٹ ہو وہ اسکی خلافت کریں گے۔ چاہے اسیں جتنی بھی خوبیاں ہوں مگر اسکی برائیاں زیادہ ہائی لائٹ کر کے وہ پیش کریں گے یہ ایک روایت رہی ہے ہمارے جعفر خان مندو خیل موجود نہیں ہیں میرے خیال میں وہ اپنے دل پر باقہ رکھ کر ایمانداری سے وہ یہ دیکھیں کہ اپنے عنین سالہ عنین بھتوں کے مقابلے میں وہ اس بجٹ کے بارے میں انکا کیا خیال ہے اسکی تعریف نہیں کرنا چاہتا چونکہ میں نے خود بجٹ پیش کیا ہوا ہے تو میں اسکی تعریف کے سلسلے میں کچھ نہیں کھونگا جو ساتھیوں نے اسکے بارے میں رائے دی ہے اس سلسلے میں کچھ کھانا چاہونگا جتاب اپسیکر، ماہنی کو دیکھا جائے جتاب اپسیکر جس وقت ہم اپوزیشن میں تھے اسوقت جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ ٹریوری پنzer پر تھے۔ ہم نے ہر صورت میں ہر وقت انکے پیش کیئے ہوئے بجٹ کی خلافت کی ہے۔ اور وہ اپنے بجٹ کی تعریفوں میں چاہے وہ اسکی کافلور ہے یا پرنس کالفنزنوں کے ذریعہ انہوں نے حق الوسع کوشش کی ہے کہ اپنی بجٹ کی تعریف کرتی رہیں۔ جب اسوقت وہ حکومت میں تھے مجھے یاد ہے مرکز کی طرف سے جب بجٹ پیش کیا تھا ہمارے جعفر خان مندو خیل جو ہیں اس پارٹی میں وہ مرکز میں اپوزیشن میں انہوں نے مرکزی بجٹ کی خلافت کی سرعام خلافت کی صوبائی بجٹ کی تعریف کیں۔ لیکن آج جب یہ بجٹ ہم نے پیش کیا جعفر خان صاحب کہتے ہیں کہ "یہ بجٹ میری کچھ سے بالاتر ہے"۔ بالکل میں سمجھتا ہوں کہ انکی کچھ میں نہیں آیا ہو گا کیونکہ انہوں نے جو عنین بجٹ پیش کیئے ہیں جتاب اپسیکر وہ انکو ہی نہ کچھ سکے تو اسوقت وہ اپوزیشن میں ہیں ہمارے بجٹ کو کیسے کچھ

سلکیں گے۔ مجھے یاد ہے جب وہ اسکلی میں بحث پیش کر رہے تھے انکو یہ سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ پڑھ کیا رہے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ”لکھے یعنی پڑھے موی۔“ تو جعفر خان صاحب سے جو بحث پیش کیا تھا وہ لکھے یعنی والا تھا اور پڑھا موی نے اسکو جناب اپنیکر ہم نے کہی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اقتدار میں آتے ہی ہم صوبہ میں دودھ کی نہریں بناوٹنگے۔ ہم آسمان سے تارے توڑ کر زمین پر اسیں گے ہم نے جو حقیقت ہے اپنے عوام کے سامنے رکھی ہیں نہ ہم اپنی عوام کو dark میں رکھنا چاہتے ہیں نہ اپنی عوام کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں تمام چیز جو ہے اس بحث میں جس طرح پیش کی گئی ہے میرے خیال میں آجک کسی بحث میں پیش نہیں کی گئی ہے۔ Budget at glance کا جو انہوں نے حوالہ دیا کہ پہلے سے زیادہ مختلف ہے میرے خیال میں اگر compare کیا جائے جو کا حوصلہ میں نے supleentary budget اسکیم میں بھی میں نے انکی تقریر کے حوالے سے دیا تھا ۱۹۹۶۔۹۵ کے جو Budget at glance کو دیکھا جائے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اب سمجھ میں نہیں آباد جانے جعفر صاحب کے لئے ہم وہ سمجھ کھاں سے لائیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا جناب اپنیکر مشکلات میں ہمارے لئے مگر ایک چیز کا جو ہم نے ارادہ کیا ہوا ہے جس کے لئے ہم نے ایک قدم ملک جب تک کہ ہم منڈل مک نہ پہنچی ظاہر ہے ایک دن میں یا چند مہینوں میں ہم بلوجھستان کی تقدیر تو نہیں بدل سکتے۔ compare کیا جائے جن لوگوں نے پانچ سال اقتدار سنبھالے ہیں جن لوگوں نے ایک سال complete انکو ملا ہے۔ بحث بنانے میں بحث کرنے میں بحث کو عوای جو انکا دعویٰ تھا عوای توقعات کے مطابق لانے کے لئے وہ جب ایک سال میں وہ complete نہ کر سکے پھر بھی ہم سے یہ توقع کرتے ہیں کہ چار میئن کے اندر جو چار میئن کا عرصہ ہمیں دیا گیا ہے اسیں ہم اس نوعیت کا بحث بنانی میں جس سے بلوجھستان کی تقدیر بدل جائے جس میں یہاں پر دودھ کی نہریں بننے لگیں اور آسمان سے تاریں نوٹ کر اس زمین پر آئیں۔ جناب اپنیکر میں اس بحث کی تعریف میں نہیں جاؤ گا بلکہ ان ساتھیوں کی جو اپوزیشن میں ہیں یا حکومت ٹریوری پیغماڑ پر اسکے کچھ نکات تھے کچھ اعتراض تھے

انکی وضاحت کرتا چلوں۔ پہلی مرتبہ جناب اپیکر یہ دیکھا گیا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے اگر بجٹ پر تنقید ہوتی ہے کچھ اعتراضات ہوئے ہیں مگر حکومت میں یہ نہ ہوئے ساتھیوں نے بھی اعتراض کیا ہے اس پر ہم نے کسی کا برا نہیں مانا انسان ہیں انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں شاید ہم نے کچھ غلطیاں کی ہیں جس کا احساس آج ہمارے اپنے ساتھی ہمیں دلا رہے ہیں مگر مجھے یاد آ رہا ہے کہ گزشتہ بجٹ کے دوران کسی ایک حکومت میں یہ نہ ہوئے شخص کو یہ مجال نہیں ہوتی تھی کہ وہ بجٹ کے خلاف اٹھ کر کچھ بولیں ہیڈ ماسٹر کی طرح ان ممبران کو اونک بیٹھک کر اپنی جاتی تھی یہاں پر ہمارے قائدِ ایوان جو تھے اس وقت کے یا ہمارے وزیر خزانہ تھے وہ صرف بیٹھو اور بیٹھو کی بات پر اپنے ممبران کو بھاتا تھا۔ ہم نے سب کو چاہے اسیں کسی نے اگر برداشتناک ہو یا اچھا مانتا ہو ہم نے سب کو اجازت دی ہے جو تنقید ہو سکتی ہے ایک پارلیمنٹ کے حوالے سے ایک فیموکرینک پر اسیں کے حوالے سے کسی کو ہم نے نہ اس پر روکا ہے نہ کسی کو روکا ہے۔ کچھ اپوزیشن میں یہ نہ ہوئے ساتھیوں نے کچھ نکات پر اس بجٹ کی تعریف بھی کی ہے جس پر میں جعفر خان مددو خیل کی اس تعریف کا تکریب بھی ادا کروں گا۔

Budget at glance کا جو انہوں نے اعتراض کیا تھا اسکا جناب اپیکر میں نے حوالہ دیدیا پہلے بھی block allocation کے حوالہ سے نہ کہ صرف جعفر خان مددو خیل نے بلکہ کئی ساتھیوں نے اعتراض کیے ہیں کہ ہری ایک رقم جو بے مختلف block allocation میں میں اس بجٹ میں رکھی گئی ہیں جناب اپیکر اگر اس بجٹ کو صحیح طرح سے منڈی کی جائے صحیح طرح سے کچھا جائے اگر میں دن میں وہ ساتھی اسکو کچھ نہ سکے ہوں تو میرے خیال میں یہ روز اور پروگرام جو ہے اسیں دی گئی ہیں ایک جو ہے میں کروڑ جو پہلک فیڈ بیک public feedback کے لئے میرے خیال میں پہلک فیڈ بیک کو اب میں بار بار دھرانے کی ضرورت نہیں ہے ضرور ہمارے جو ہیں سینئر ضرور انہوں نے بھی اسکی وضاحت کی ہے یہ وضاحت میں نے اپنی بجٹ speech میں بھی کی تھی بلکہ تمام ممبران کو بلا کے اس پہلک فیڈ بیک کے حوالے سے انکو پرینگ بھی دی گئی اور انکے حقہ انتخاب کے عوام کے مقادرات

کے عوام کے رائے کے مطابق جو اسکیمیات حصیں وہ خود تجویز اپنی دیں گے۔ خود انہوں نے تجویز دیں جعفر خان مندو خیل خود اس مینٹگ میں موجود تھے اپنی تجویزوں سے ہمیں نوازا مگر ابھی تک اسکو پڑھ نہیں کہ پہلک فیڈ بیک کیا ہے؟ کب تک میں انکو سمجھاؤں گا کب تک ہم انکو ہر نکتہ پر سمجھاتے رہیں گے وہ ماشاء اللہ خود فناں شرڑہ پلے میں حالانکہ یہ بات انکو خود سمجھنی چاہیے مگر۔ جتاب اپسیکر ایک مثال ہوئی جاتی ہے کہتے ہیں ”کسی سفر میں اگر کوئی شخص ساتھ چلانا گوارا نہ کرے یا اعتراض کرے ساتھ چلنے پر تو اسکو کندھے پر اٹھا کر آپ پل سکتے ہیں؛ کوئی بہادر کر لے کہ میری ٹانگ میں درد ہے میرے جوڑوں میں درد ہے تو اسکو کندھے پر اٹھا کر چلا سکتے ہیں مگر کوئی شخص اگر کھانا کھانے سے انکار کر دے تو میرے خیال میں زبردستی اسکے مذہ میں زبردستی کچھ سخونا نہیں جاتا تو جعفر خان کو جتنا بھی ہم سمجھائیں اسے جو ایک لائن پڑھی پڑھی ہے نہ سمجھنے کی تو میرے خیال میں جب تک اسکے پتھر یا ہیڈ ماسٹر نہ سمجھا سکیں ہم اسکو سمجھانے کے لئے ہمارے لئے کافی مشکل ہو گا۔ اسکے ساتھ ساتھ جو دوسرا پہلک جو Block Allocation میں تینیں کروڑ روپے جو رکھے گے ہیں وہ ہیں **uncomplete** جو جو اسکیمیں ہیں جتاب اپسیکر جو اسکیمیں ابھی تک **complete** نہیں ہوئی ہیں انکے لئے رکھی گئی ہیں جو ہمارے اس پلان میں یا ہمارے حکومت کی پالسی میں ہیں تمام وہ اسکیمیات جو **uncomplete** ہیں کافی عرصوں سے چلی آرہی ہیں انکو ترجیحی نہیوں پر ہم **complete** کر سکیں تیری جو Block Allocation ہے جتاب اپسیکر Priority Scheme جس کے لئے دس کروڑ روپے رکھے گے ہیں اسکیم کے لئے اسکیم کے لئے جتاب اپسیکر اس میں **priority** اسکیمیں بڑا جو فرمایا ہے وہ ہے بیرونی امداد کے لئے کاؤنٹر پارٹ counter part جو فنڈ ہمیں دینے پڑتے ہیں کیونکہ بجٹ ہم نے لاست last بھی پیش کر دیا وہ منتظر بھی ہو گیا اب کاؤنٹر پارٹ جو فارم ایڈ پروگرام اسکیں ہمیں دینے پڑتے ہیں یہ **Priority** اسکیمیوں کے تحت وہ رکھنی پڑتی ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ وہ مد جھکا کر ہمارے ساتھیوں نے کیا ہے ہمارے غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب نے کیا تھا کہ اکثر علاقوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں کو پہنچنے کا پانی

نہیں ہے ہماری ماں بھیں جو بھیں پانچ پانچ میل دور سے پانی بھر کے لئے آتے ہیں انہیں وہ سولت نہیں دی گئی ہے۔ Priority Scheme اس وقت رکھی گئی ہے اگر ضرورت پڑی ان اسکیمیوں کے لئے اسی فنڈ سے جو بھیں وہ اسکیمیات بنائی جائیں اور وہ مکمل کی جائیں۔ نان ڈیلپمنٹ کے حوال سے جعفر خاں صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کافی increase ہوا ہے۔ جناب اپنے اگر انہوں نے صحیح مطالعہ کیا ہوا گا اسکا بجٹ کا دیکھیں کہ ۱۹۹۵ء میں بارہ ارب بیالیس کروڑ روپے تھا۔ ۱۹۹۷ء کی بجٹ میں جو ہے تیرہ ارب ننانوے کروڑ روپے ہے۔ فرق تقریباً بارہ فیصد کا ہے۔ As a whole اسکو دیکھا جائے ہاں دیکھا جائے کہ مختلف مد میں ہم نے کچھ اسمیں اضافہ کیا ہوا ہے اسکی بڑی وجہ میں بتانے سے پہلے یہ عرض کرتا چلوں کہ بارہ فیصد جو اضافہ ہوا ہے اسمیں تین بیالیس کروڑ جو عنی سور روپے ماہوار تھے اسیں ہیں اسکے حوالے سے کیا گیا ہے۔ اور پہنچیں کروڑ جو ہے نئی اسماں کے لئے اور نئے پروگرامز کے لئے کیا گیا ہے جتنا این ایف سی جو ہے ہمارا اب اس پر کافی اعتراضات بھی میں چاہے صوبائی حکومت کے ہوں ہمارے ممبران کے ہوں۔ اسمیں بھی چودہ پر سنت اجازت جو ہے وہ اجازت دی گئی ہے کہ اسمیں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہم نے صرف بارہ فیصد increase کیا ہے۔ انہوں نے پہنچ کے حوال سے جو اعتراض کیا گیا تھا ہمارے جعفر خاں مندوخیل صاحب نے کہ پہنچ کے مد کافی اضافہ کیا گیا ہے اگر ۱۹۹۵ء میں دیکھا جائے جناب اپنے ۱۹۹۷ء کروڑ تھی تو actually رقم رکھی گئی تھی ۲۴ کروڑ، ۸۳ کروڑ سے گھٹا کر بقول جعفر خاں مندوخیل کے ہم نے ۲۶ کروڑ کی اب پہنچ جو ہے وہ ستمبر میں دیے گئے اس وقت ہمیں پہنچ نہیں کہ کتنی پہنچ ہمیں دینا پڑیں اس لئے جو ایک مارچن ہمیشہ سے رکھا جاتا ہے پھر بھی دیکھا جائے تو ۲۸ کروڑ سے گھٹا کر اس کو ۲۷ کروڑ کر دیا گیا ہے جن مد میں اگر نان ڈیلپمنٹ میں اضافہ کیا گیا ہے جناب اپنے اس وقت ہمارے تمام ممبران نے اعتراضات کیے تھے کہ اس مد میں کیوں اضافہ نہیں ہوا رہا ہے۔ اس میں کمیونٹی سروسز سو شل سروسز اینڈ الائک سروسز اکثر ساتھیوں نے اعتراض کیا ہے کہ اسکوں ہے اس میں ضروریات جو ہے طالب علموں کے وہ نہیں کتابیں نہیں

فرنجہر نہیں ہیں ہمچل ہے تو دہل پر دو ایکاں نہیں ہیں اس حوالے سے اس مدد میں اگر increase کیا گیا ہے وہ ان کے اپنے ان تقریروں سے پہلے ہم کجھتے تھے یہ اعتراض ہوں گے اس لئے اضافہ کیا گیا ہے جتاب اپسیکر ان کی اس وجہ سے ترجیح دی گئی ہے کہ وہ سولتوں سے جو ہمارے عوام محروم ہیں اسکو لوں میں ٹھپر نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کا نہ صرف بحث تقریر میں بلکہ ہر اجلاس میں یہ اعتراضات کیتے جاتے ہیں اور ہمچل میں ڈاکٹر ہے تو دو ایکاں نہیں ہیں۔ وہ اعتراض اٹھائے گے ہیں انکو ہم نے اس لئے اہمیت دی ہے عیسرا جو اہم انہوں نے مسئلہ اٹھایا تھا جتاب اپسیکر کہ بحث کو نیکس فرنی بحث قرار دیا گیا ہے مگر زرعی نیکس حکومت نے نافذ کیا ہوا ہے جتاب اپسیکر زرعی نیکس ہماری حکومت کے آئے سے پہلے لاگو کیا گیا تھا اس کو اس وقت کی حکومت نے حکومت نے As Act لایا پھر آرڈیننس کے تحت اس میں کچھ تراہیم کرائی گئی۔ ہم نہیں لائے تھے وہ خود لائے تھے۔ ہم نے ایک گناہ کیں یا اسکو ثواب کیں ہم نے کیا ہے کہ اس میں کچھ تراہیم لا کر اس کو ایک کمیٹی کے حوالے کیا جس میں عوایی منتخب نمائندے اس پر اپنے حوالے مشورے دیکر اس کو اس کے مطابق بنایا جائے جتاب اپسیکر بادشاہوں کے اسکیمات ایک تو بڑا اعتراض انہوں نے یہ کیا تھا کہ اس میں تمام بادشاہوں کے اسکیمات پتہ نہیں میں بادشاہ ہوں مولانا امیر زمان صاحب بادشاہ ہے ابھی تک جعفر خان صاحب نے وہ تاج جو اپنی دور حکومت میں اس نے سونے چاندیوں سے بنایا ہمارے سر پر نہیں رکھا کہ ہم بادشاہوں میں تبدال موگھیں جو کوشش ہم اس میں چار سیوں میں بحث بنانے میں کی ہے کاش کہ وہ اپنے میں سالہ حکومت کے دوران اتنی کوشش کرتے تو آج بلوچستان کی تقدیر بدلتی آج بلوچستان میں وہ فضول خرچیاں نہ ہوتی جو ہونی چاہیں۔ ہم نے جتاب اپسیکر یہ کوشش کی تھی کہ تمام علاقوں کو ترجیحی بنیادوں پر جو ضرورت ہے ان کی اور جو لوگوں کے توقعات ہیں ان کے مطابق ان نمائندوں کو ہم اس اے ذی پی کو بنانے میں ان کے مشورے اور ان کے صلاح سے یہ بنائیں میرے خیال میں پہلی بار ہوا کہ حکومت اور اپوزیشن کی جانب سے تمام ممبران کو مدعو کیا گیا اور ایک ایک نکتے پر انہوں نے اپنے اعتراضات کیں انہوں نے

اپنے اسکیمیات دی۔ یہاں تک کہ اے ڈی پی میں انہوں نے اپنی اسکیمیات بھی ڈالی پہلی بار یہ ہوا
ہے پھر بھی کہا جاتا ہے کہ یہاں اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے مہران کو نظر انداز کیا گیا ہے جہاں تک
اگر وہ اپنے دہن پر زور ڈال کر دیکھیں جتاب اپسیکر، ۱۹۹۶ء کے بحث میں انہوں نے صرف
ترنجیج دی تھی ایریگلیشن کے متعلق میں اپنے وزیروں کو جو لوگ کا بیدن میں شامل تھے ان کے
اسکیمیات کو ترجیج دیکر ایک کروڑ جو ہے اپنے مصروفوں کو دیتے گئے تھے نہ انہوں نے ہم بھی تھے
ہم بھی منتخب ہو کر آئے تھے جس طرح کہ وہ آج منتخب ہو کر آئے فرق صرف یہ ہے کہ آج وہ
اپوزیشن میں ہیں اور ہم حکومت میں اسی طرح ہم بھی اس وقت منتخب ہو کر آئے تھے لیکن
ہماری ان اسکیمیات کو ترجیج نہیں دی گئیں۔ صرف حکومت میں بیٹھے ہوئے فرق یہ تھا کہ ان
کے پاس جھنڈا اور ڈنڈا تھا ہمارے پاس وہ نہ تھا انکے اسکیمیات کو ترجیج دی گئیں ایک ایک
کروڑ کے قریب ان مصروفوں کو دیتے گئے تھے ہم نے آج تک یہ فرق نہیں کرنا چاہتے تھے ہم یہ
فرق شاید کر سکتے کوئی ہمیں نہ روک سکتا تھا۔ نہ ٹوک سکتا تھا مگر ہم نے سب کو برابری کے
بنیاد پر دیا۔ یہاں تک ڈوبن کے حوالے سے میٹنگیں کال کی گئیں کہ اسکیمیات کو دیکھا جائے
پر کھا جائے اور ان کو ترجیج بنیادوں پر لایا جائے۔ جتاب اپسیکر جیسا کہ میں نے پہلے کہا کچھ
ساتھیوں نے جھنوں نے شاید ان ہمینوں دنوں میں بحث کو اچھا کیجا ہو گا اور بحث کو کچھ کی کم
از کم کوشش کی ہو گی جعفر صاحب نے دو اسکیمیات کا حوالہ دیا تھا کہ بلوچستان پاؤں ایک تو
کراچی میں جو ایک کروڑ ستر لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے میرے خیال میں وہ ایلوکیشن پر دیکھے وہ
مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے ایلوکیشن اس کے لئے کچھ نہیں کی زیر ہے ایلوکیشن ہاں انہوں نے
ایک کروڑ ستر لاکھ کی تھی ان کے لئے دور حکومت میں ایک کروڑ ستر لاکھ بلوچستان پاؤں
کراچی کے فریشنگ کے لئے رکھے گئے تھے ہم نے اس کی ایلوکیشن ایک کروڑ ستر لاکھ سے کاٹ
کر زیر ایلوکیشن کی ہے مگر ان کے کچھ میں نہیں آیا ہو گا وہی بات وہ صوبائی اسکلی کی بلڈنگ
اور پبلک سروس کمیشن کی بلڈنگ کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ جتاب
اپسیکر چاہے صوبائی اسکلی ہو یا پبلک سروس کمیشن ہو ہمارے اہم ادارے ہیں اور میرے

خیال میں صوبائی اسکلی کی بلڈنگ یا ایم پی اے ہائل کی بلڈنگ کی میں گھرائی میں نہیں جاؤں گا جوان کی ضرورت تھی ایم پی اے ہائل اور ہماری صوبائی اسکلی کی اس کے مطابق وہ فنڈزدیے گئے ہیں۔ لہ کہ ان کو زائد فنڈزدیے گئے جوان کی requirement تھی اس کے مطابق یہ فنڈز دیے گئے ہیں رہی بات پہلک سروس نیشن کی بلڈنگ کے لئے ہمارا یہ ایک اہم ادارہ ہے مگر آج تک وہ ادارہ جو ہے ایک کرایے کے بلڈنگ میں چل رہا ہے تو ہم اس کو اگر مستقل بلڈنگ دستیاچاہتے ہیں یا جو ہم نے ارادہ کیا ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی گناہ نہیں ہم نے عیش و عشرت کے لئے وہ پیسے نہیں رکھیں وہ اس بلڈنگ کے لئے رکھے ہیں جس سے ہمارا صوبہ فائدہ اٹھا سکتا ہے ہماری آنے والی نسلیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں جناب اپسیکر ملک سرور خان کا کاٹ کی ۔۔۔ جناب اپسیکر میں ایک عرض کرتا چلوں یہاں پر کچھ پواٹس وہ ہیں جو تمام ممبران نے ای ہی طرح ریز کی ہے کوشش کر رہا ہوں کہ میں ان کو اکٹھا ہی واسٹ اپ کروں اور کچھ اعتراضات یا objection جو ساقیوں نے اٹھائیں ہیں وہ different قسم ہے تو اسکو میں individual طور ان کی وحاحت کروں آپ کے سامنے ۔ سرور خان صاحب سے کچھ نکات جو اٹھائے تھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ضمنی بحث میں جو ہے ریوائز اے ڈی پی الیوان کے سامنے پیش نہیں کیا ملک صاحب ہم سے زیادہ تجربہ کار ہے ہر بڑے پرانے پارلیمنٹریوں ہے میرے خیال میں اگر دیکھا جائے تو سب سے پرانے اس وقت جو ہاؤس میں ہمارے ممبران ہیں سب سے زیادہ وقت انہوں نے اسکلی میں گزارا ہے وہ ملک سرور خان کاکڑ ہے ۔ اب میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ ملک صاحب کا تجربہ کم ہے وہ ہم سے ٹیوشن حاصل کر کے اپنا تجربہ بڑھائے نہیں ان کا کافی تجربہ ہے انہوں نے As Speaker کافی عرصہ گزارا ۔ انہوں نے As Minister اپنی اس پارلیمانی زندگی کا زیادہ تر حصہ جو ہے اس میں گزارا اور اس وقت بھی وہ ہماری ٹریوری پنجز پر بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ نکات جناب اپسیکر بحث پیش کرنے کی طریقہ کار پر ہے جو انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ ریوائز اے ڈی پی جناب اپسیکر ریوائز پی الیون کی پی کا ہاؤس کے سامنے آنا چاہیئے تھا۔ یہ ایک ان کا اعتراض تھا ہر حال وہ خود ہی اس بات کو

مجھیں گے اور ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ ہماری راہنمائی کریں صرف یہ نہیں کہ ہم ان کی راہنمائی کریں وہ ہماری اس مدد میں راہنمائی کرے بجٹ پیش کرنے کا جتاب اپنیکر طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایک بجٹ ہوتا ہے جس کو سالانہ بجٹ کہا جاتا ہے دوسرا ہوتا ہے ضمنی بجٹ۔ ضمنی بجٹ میں وہ اخراجات جو پچھلے ادوار میں اور اس کو مجرم ہمیں لکھتے ہیں اس سے زیادہ اگر خرچ کیا جانا ہے تو اس کے حوالے سے اگر جو اخراجات زیادہ ہوں اس کو ضمنی بجٹ کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ جتاب اپنیکر جو مطالبات زر Demand for grant اصل بجٹ کے وقت منظور کی جاتی ہے انہی میں اگر اخراجات بڑھ جاتے ہیں تو وہ ضمنی بجٹ کی شکل میں پیش آتی ہے اس کے سامنے ۱۹۹۴ء میں تقریباً ۳۲ مطالبات دیمانڈ ڈگرانٹ پیش کیئے گئے تھے۔ جتاب اپنیکر جس میں سے پانچ کا تعلق ترقیاتی اسکیمیات سے تھا۔ ضمنی بجٹ میں صرف بارہ مطالبات زر پیش کیئے گئے یہ ان ہمیں ہی ہے جن پر خرچ اصل تحریک سے بڑا ہے باقی میں جو مطالبات ہے جتاب اپنیکر جن کی ضروریات میرے خیال میں نہیں ہے کیونکہ ان میں انکریز ہی نہیں ہوئی ہے تو وہ ہمیں پیش کرنے کی ضرورت بیش پیش نہیں آئی اب اسکلیوں میں بجٹ اکثر پیش کیئے جاتے ہیں جتاب اپنیکر کچھ ذمہ داریاں ہماری صوبائی ہماری اس معزز ابوان کی ہوتی ہے جو وہ اپنی ذمہ داریاں پورے کرتے ہیں اس بجٹ کو پاس کرے یا اس میں کچھ تراجمیں لائے اور کچھ ذمہ داریاں ہماری کیسٹ کی ہوتی ہے جو اس کیست کے اندر زیر بحث لائی جاتی ہے تو پھر اس میں کچھ چیخز لانی ہوتی ہے مگر میرے خیال میں اس ملک صاحب کا بھی قصور نہیں ہے کیونکہ پچھلی حکومت میں اگر کچھ تجاویز لی گئی ہے تمام ممبران کو اس روایائز بجٹ سے آگاہ کیا گیا ہے تو اس وجہ سے تھا کہ تمام کے تمام ٹریوری بیخز ہو ہے وہ کیست تھی اس وقت جو ہے کیست ۹ ممبران پر یا ۹ خسران پر مشتمل ہے۔ پچھلے ادوار میں جان لک کہ حاکم سے لیکر ہمیں آدمی کیست میں تھے تو اس لئے ان کو کوئی دقت ہی نہیں پہنچی تھی کہ آیا وہ روایائز بجٹ دلکھ لیں اس کو اسلی کر لیں چاہے وہ سلیمنی بجٹ ڈسکس کر کے اس کو اوپر پہنچ کر دے یا annual بجٹ پر جو ہے اس پر بیٹھ کر اس کی چانچ پر تال کر لیں یہی وہ فرق جو آج وہ

محوس کر رہے ہیں تمام ان کو میں جانتا ہوں کہ جو بھی فحصلے ہوئے میں ان کو اعتماد میں لیا گی کیونکہ وہ کیبینٹ کے عہد تھے ریواائز بجٹ بھی ان کے سامنے رکھا گیا ہے پلیسٹری بجٹ بھی ان کے سامنے رکھا گیا ہے لہنوں بجٹ بھی ان سے اپر دوں ہوا ہے کیونکہ ٹریوری پچھر تمام نظر تھے ان میں سے کوئی بھی بیروزگار نہیں تھا اور دوسرا جو انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ دائیں پیسہ ان کی تفصیل نہیں ہے تو میرے خیال میں جناب اپسیکر یہ ایک بات ظاہر ہے کہ واپسیت پیسہ میں تفصیل نہیں بلکہ اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے تفصیل کا اگر وہ مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو اختاندہ جو ہم نے دیا اس میں تمام تفصیل دی گئی ہے اگر اس وقت اس کو غائب نہ ملا ہو اب بھی ٹائم سے اس کو دکھ کر سنڈی کر سکتے ہیں کہ کیا کیا اسکیمات کن کن میں یا کس طرح ریواائز بجٹ جو ہیں کی گئی ہے اور پھر وہ ایک پوچھتے ہیں لینا چاہوئے جاں پر وہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ترقیاتی بجٹ میں عوامی نمائندوں کی شمولیت میرے خیال میں ترقیاتی بجٹ میں تمام ہم نے عوامی نمائندوں کو مدعا کیا تھا کچھ اس میں انہوں نے جو تمام میٹنگیں امینڈ کی اکثر جو ہے انہوں نے avoid کرتے رہے اس کو باقاعدہ سرکاری طور پر ان کو دعوت بھی دی گئی تھی لیکن نہ آئی ان کی ہم مجبوری تو نہیں کچھ سکتے جناب اپسیکر جناب رحیم مندوخیل صاحب نے جو تقریر کافی لمبی تقریر تھی مگر وہ بجٹ کے سلسلے میں جو نکات اپنے لانے چاہتے تھے چاہے وقت کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے نکات سلاسلے اور ان کا شکریہ بھی ادا کروئیا کہ جو انہوں نے میرے اختیاری تقریر کی تعریف کی۔ وفاقی جو حقوق ہے ان کے حاصل کرنے میں جو ان کا تھا وہ صرف ہم ان کی راہنمائی بھی چاہیں گے ہمارے اس الیوان میں بیٹھے ہوئے بزرگوں میں سے ایک ہے ہم ان کی راہنمائی بھی اس سلسلے میں چاہیں گے۔ این ایف سی کے سلسلے میں جناب اپسیکر جو رحیم مندوخیل صاحب نے ایک اعتراض اٹھایا تھا اس کی میں مختصرًا جو میں نے اپنے بجٹ تقریر میں بھی اس کا حوالہ دیا تھا کہ اس کے سلسلے میں ہماری پرواں شل گورنمنٹ کی اصولی کے اپنے کچھ اعتراضات میں اس سلسلے میں ہم نے already ایک کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے جو اس پر بیٹھ کر اس کمیٹی میں ہمارے مندوخیل صاحب بھی شامل ہے اور کچھ باقی

ہمارے سینئر بھی ہے اس میں میران صوبائی اسکلی بھی ہے مگر ابھی تک اس کمیٹی کی رپورٹ
ہمارے سامنے نہیں آئی جیسے ہی اس کمیٹی کی رپورٹ ہمارے سامنے آتی ہے انشاء اللہ اسی
کمیٹی کی رپورٹ کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اگلا قدم اٹھائیں گے بہرحال ختمراً اس این ایف سی
ایوارڈ کے بارے میں جو رحیم مندو خیل صاحب نے ذمیا تھا میں ایک مثال دونوں جو ہم
نے اپنے این ایف سی کی میٹنگ میں بھی جتاب اپسیکر دی تھی۔ این ایف سی ایوارڈ جس کا میں
پڑھ بھی ذکر کر چکا ہوں ایک نگران حکومت کی وقت میں لایا گیا اتنی جلدیزی میں لایا گیا کیوں
لایا گیا اس کا ایک بڑا اور وسیع بیک گراونڈ ہے میں کچھ دیا گیا اس کا ذکر مندو خیل صاحب
نے کیا sagacious کے نام پر ہمیں چار بلین دیے گئے ہم بت خوش ہوئے کہ اس سال جو
ہے ہمارا بجت کافی اچھا ہے گا اتنی بڑی رقم آئی ہے مگر پھر وہ نیکر کا جو پیش کا اعلان کیا گیا اس
سے تقریباً وہ sagacious کی حوالے سے جو رقم آئی تھی اسی کے قریب تقریباً آدھا حصہ ہم
سے کا لایا گیا ایک مثال کا جو ہمیں حوالہ دیا جتاب اپسیکر ایک بوڑھی عورت تھی دو نواسے تھے
غربت تھی علاقے میں کہیں سے ان کو ایک روٹی ملی روٹی لا کے اس نے اپنے نواسوں کے پیچے میں
رکھی اور روٹی کو برابر دو حصے کیے ایک دیاپنے نواسے کو کہ یہ تمہارا حصہ ایک دیا اپنے نواسی کو کہ
یہ تمہارا حصہ۔ دادی جو ہے خاک کھائے خاموش ہو کے بیٹھی رہی۔ بیچے اس کے طرف دیکھتے
رہے کھانا اب ایسا کرو دادی کا کچھ خیال رکھو آدھا تم اپنے میں سے دو اور آدھا تم اپنے حصے میں
سے دو تو دادی کا جو حصہ آدھا ہو گیا ان کے لئے جو one fourth حصہ بیٹھ گیا تو این ایف سی
کے سلسلے میں بھی ہمارے ساتھ ہی کچھ کیا گیا جتاب اپسیکر بہرحال اس میں ہماری revolution

اب تک موجود ہے جب تک کہ ہماری کمیٹی کی کمپلیٹ رپورٹ ہمارے سامنے نہیں آئی۔

جب غلام مصطفیٰ ترین صاحب نے بجت کی کچھ تعریضیں بھی کی اور یہ بھی کہا ہے کہ اسکا اصل
پتہ جو ہے کچھ میتھے کے بعد چلے گا ان میں انہوں نے تعلیم سخت پہلک ہیئتھ کی تکمیر کا کردار کر دی

زراعت اور زمینداروں کے لئے جو ہے کچھ نہیں رکھا گیا اس کا بھی حوالہ دیا ہے جتاب اپسیکر
میں ختمراً ظاہر ہے جتاب اپسیکر نہ کہ صرف ہم یہ حوالہ دے رہے ہیں کہ کچھ میتھے کے بعد

اس بحث کی اصل حقیقت سامنے آئی ہے اکثر ہوتا رہا ہے مگر یہ ہم کہتے ہیں کہ اس بحث کو چھیننے کے بعد اگر حقیقت سامنے آئی تو ثابت اور تعمیری ہو گی۔ (ڈیک بجائے گئے)۔
ہم نے جو کچھ اس میں پلانگ کی ہے وہ مستقبل کو رکھتے ہوئے سامنے رکھتے ہوئے اس میں پلانگ کی ہے ہم نے ماصل کی عطاویں کو بھی سامنے رکھتے ہوئے مستقبل کے لئے فیصلہ کیا ہے تو ظاہر ہے کہ چھیننے کے بعد یا سال کے بعد اس کی اصل حقیقت آپ کے سامنے آئی۔ اس کی تعریف کرنا چاہتا ہوں وہ وقت آئے گا کہ چھیننے کے بعد آپ خود سے خیال اس طرح کے کچھ نکات کی آج آپ نے خود تعریف کی خود آپ اس کی تعریف کریں گے۔ پہلی میلتھ کے شعبے میں ہوں جب تک ہم ان محضوریوں کو ختم نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں جو کچھ ذو میلت ہم لوگ کرنا چاہتے ہیں وہ بے معنی ہو گی ان محضوریوں کا جب تک ہم نے مل بینھ کر ان کی نشاندہی کریں ہمارا کام ہے ان محضوریوں کو ختم کرنا جب ہم نے آپ کے ان رائیوں پر احترام نہ کیا تو ہم جرمدار ہیں اور سزا کے قابل ہیں۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ زینداروں کے حوالے سے زراعت کے حوالے سے۔ زراعت کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ اس بحث میں انکے لئے کچھ نہیں رکھا گیا بہر حال انہوں نے کچھ تعریفیں کی ہیں ہماری مگر میں یہ بات دل سے کھونگا کہ کچھ تعریفوں کے ساتھ انہوں نے ہم سے زیادتیاں بھی کی ہیں۔ کیر تحری پٹ فیڈر کی نیال پر اجیکٹ کوئی مستونگ قلعہ سیف اللہ پیشیں بند خود دل خان میں پانی کی روی چار جنگ کا مسئلہ ایریگیشن اور زراعت کی دیگر اسکیمیں فروٹ وون اور کال کے لئے مارکینگ کے منصوبے میرے خیال میں یہ سب ہی تو زینداروں اور زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لئے تو ہے یہی وہ اسکیمیات ہیں جو ہم نے زراعت کی ترقی کے لئے اور اپنے ایریگیشن کی ترقی کے لئے یا اپنے زینداروں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دینے کے لئے رکھی گئی ہیں تو میرے خیال میں وہ بات ہمارے غلام مصطفیٰ سردار صاحب جو بے بھول گئے تھے جان محمد جمالی تقریر کے وقت میں معدوات کے ساتھ کھونگا کہ میں خود موجود نہیں تھا مستقبل کے حوالے سے جو انہوں نے اپنی ایک تقریر کی تھی میں اس کو کھونگا کہ مستقبل کے Infrastructure ایک انہوں نے ایک

اپنا دیا جس میں آئندہ آنے والے وقتوں میں کیا گیا ہمیں بھی کافی caution لینی چاہیے یا کیا کیا اقدامات کرنے چاہیں اہلیت، تعلیم اور انفورنس پالیسی کا جو انہوں نے ذکر کیا تھا بہر حال میں بھی ان کو اپنی کوونگا کہ ان کی وہ مشورے ظالہ ہیں ظاہر ہے مستقبل کے لئے ہمیں ایسے فحیل کرنے ہو گئے آج نہیں تو کل ریسے فحیل کر کے ہمیں اس صدی میں جانا پڑیگا۔ جس کی آج کی اس معاشرے میں یا آج کی اس وقت میں ہمیں ضرورت ہے اور آج نہ کہ صرف اس ملک میں بلکہ اس ملک کے باہر وہ قومیں وہ ملک اس نیکن کے interest پر کام کر رہے ہیں تو انہوں نے جو زیادہ تر اعتراضات کے تھے جن کا حوالہ دیا تھا وہ اسی مد میں تھا جناب اپسیکر ہمارے ایک بیرونی صاحب اسلام بلیدی صاحب نے اس وقت موجود نہیں ہے یہ بڑا اعتراض انہوں نے کیا تھا کہ یہ بحث بیوروکریٹی کا بنایا ہوا ہے جس طرح کے افغان بھنوں کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ افغان بحث بھی بیوروکریٹی کے بنائے ہوئے تھے اور موجودہ بحث جو ہے وہ بھی بیوروکریٹی کا بنایا ہوا ہے بہر حال وہ تو میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اپنے دور حکومت کے بحث کو بیوروکریٹی کا بحث کہتے ہیں اگر وہ تسلیم کرتے ہیں تو میں انکار کیے کروں گا۔ جناب اپسیکر کم سے کم اپنے دور حکومت کے بحث کو اس بیوروکریٹی کا بحث کہتے ہوئے اپنے عوام جماں سے وہ ووٹ لے کر آیا ہے اس وام کے ووٹوں کی توبہن کی ہے سہ (ڈیک بجائے گئے)۔ اس وقت وہ حضرات کیستہ میں شامل نہیں ہے اس وقت وہ کیستہ میں شامل تھے اس بیوروکریٹی کے بحث کی تعریف اس کریپر بیٹھ کر انہوں نے کی تھی وہ بلند و بالگ پہاڑ بنانکر اس نے دیکھائے تھے اس بیوروکریٹی کی بحث کو جو جس کا نام اس نے خود کا بحث رکھا ہوا ہے آج اس بحث کو بھی بیوروکریٹی کا کہتے ہیں حالانکہ ہماس کو نہیں کہتے ہیں انہوں نے اپنے گناہوں کی اگر آج ان کو خیال آیا ہے اپنے گناہوں کا تو اس پر میں اعتراض نہیں کروں گا مگر اس بحث کو دیکھائے اس میں اگر بیوروکریٹی کا کار فراہ ہوتا ہے یہ میں پہلے بھی کہا ہے کہ بیوروکریٹی کی پرانی عادیں جو آپ لوگوں نے ان میں ڈالی ہوئی ہیں ان کو ختم کرتے ہوئے فاتم لے گے گا۔ جناب اپسیکر ۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ اگر سو فیصد نہیں تو پھر یہیں فیصد تو ان کا حصہ ہوتا ہو گا

بیور و کریمی کا مگر آپ نے جو اپنا بجٹ بیش کیا تھا جس کی تعریفیں آپ کرتے ہوئے تو اس کو تو آپ نے سو پرستہ بیور و کریمی کا بجٹ قرار دیا بیور و کریمی کا یہ بجٹ ہوتا تو اس میں عوامی نوعیت کے ان مسائل کو نظر انداز کرتے عوام کے لئے جس مد میں ہم نے فنڈ زر کھیلیا جس مد میں ہم نے وہ اسکیمیات رکھے ہیں اس کو ہم نظر انداز کر کے بیور و کریمی کو پالنے میں بیور و کریمی خدمت کرنے میں ہم فنڈ زر کھتے مگر دیکھا جائے اس بجٹ کا زیادہ تر حصہ ہم جو ہے ان نان ڈولپینٹ اسکیمیات کے لئے رکھی ہیں جو آپ کے دور حکومت میں رکھی گئی تھی ان کو کمپلیک کرنے کے لئے اگر وہ بھی بیور و کریمی نے بنائی ہیں تو اس کے سب سے بڑے قصور وار آپ ہیں آپ بھیں آج آن دی فلور آپ اعتراض کریں کہ وہ اسکیمیات تمام غلط ہیں ہم ان کو واپس لیں گے آیا پھر وہ آپ برداشت کریں گے لیکن نہیں ہم نے یہ فرق نہ رکھنا چاہیے پچھلے دور کی حکومتوں کی اسکیمیات تھیں جس میں ہم اپوزیشن میں تھے ہمیں نظر انداز کیا گیا تھا لیکن ہم نے ان کو ترجیح دی ان کو ہم بلوجھان کی عوام کی اسکیمیات کھجھتے ہیں چاہے اگر ان کا تعلق میرے صفتہ استحباب سے نہیں ہے ہمارے تحریری بیکھڑ پر بیٹھے ہوئے ساتھیوں کا اس کا تعلق نہیں ہے مگر ہم نے اس کو ترجیح دی ہوئی ہے کہ ان کو مکمل کریں یہ اسکیمیات جو گذشتہ دس سال سے لینگراون ہے جس کے لئے ہر دور حکومت آتے ہی انہوں نے اس پالیسی سیاہی بنیادوں پر تھکرا دیا ہے یا ان کو نظر انداز کیا ہے وہ روایات کو ہم نے ختم کر کے ان اسکیمیات کو ترجیح دی جتاب اپسیکر۔ انہوں نے ایک اعتراض کیا ہے روزگار کی فراہمی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ جتاب اپسیکر اگر دیکھا جائے کہ ہم روزگار کیوں دینا چاہتے ہیں۔ صرف روزگار اتنے کہ ہم بجٹ سے انکی تخدیا ہوں کو دیتے جائیں۔ ان کو وہ مراعات دیتے رہیں۔ وہ فنڈ زر جو حکومت قرضے کے طور پر مرکزی حکومت سے لیتے ہیں صرف ان کو تخدیا ہوں پر دیتے ہیں۔ اس پنج کو ہم اس بنیاد پر تخدیا نہیں دینا چاہتے ہیں جو صرف اپنے گھر میں بیٹھ کر تخدیا حاصل کرے۔ اس لیویز کے سپاہی کو ہم تخدیا نہیں دینا چاہتے ہیں جو صرف اپنے گھر کی رکھوالی کرے۔ اس ڈاکٹر کو ہم تخدیا نہیں دینا چاہتے ہیں جو صرف اپنے بچوں کا علاج کر سکے۔ ہاں ہم روزگار کو بڑھانا چاہتے

ہیں اس کے ساتھ ساتھ جس کا فائدہ براہ راست عوام کو پہنچے۔ تجھ کی قابلیت کا تعليم کا فائدہ اس طالب علم کو پہنچے جو برسوں سے اس اندھیرے مکرے میں بیٹھا ہوا ہے تعليم حاصل کرنے کے لئے۔ ڈاکٹر کا فائدہ اس مریض کو پہنچے جو اس ناریک مکرے میں بغیر دوائی کے دم توڑ دیتا ہے لیویز سپاہی کی تجوہ کا فائدہ اس علاقے کو ملے جان امن و امان کا مسئلہ ہے اس حوالے سے ہم روزگار بڑھانا چاہتے ہیں نہ کہ صرف بیکار بیٹھی ہوئی فوج بڑھانے کا نہ ہمیں شوق ہے۔ نہ ہی اس بحث میں اس کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ جب اپسیکر و فاقی حکومت سے ایک اعتراض اٹھایا ہوا تھا جو پوچھیت ہم نے نوٹ کے ہوئے میں صوبائی حکومت خواکیا ہوا جو مرکزی حکومت کی غیر مشروط تعاہد کی ہے۔ ہم صوبائی حقوق سے جب اپسیکر دستبردار نہیں ہوئے ہیں نہ ہم صوبائی حکومت سے پہلے دستبردار ہوئے ہیں نہ ہم اقتدار کی لفڑی میں اس سے دستبردار ہو گئے ہم نے اگر مرکزی حکومت کی تعاہد کی ہے غیر مشروط وہ اس حوالے سے کہ مرکز اور صوبے کے تعلقات خوٹگوار رہیں۔ اور مرکز ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے ہر وقت اپنی اپنی دفاتر کی خاطر ہر وقت کوفریشن اختیار کرتے ہوئے صوبے کو تھان پہنچایا ہے۔ یہ ہم پر ہر وقت الزام لگایا گیا ہے ہم نے آج بھی صوبے کے حقوق کا سودا نہیں کیا ہے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ مرکز میں جو بھی فورم ہوئے میں صوبے کے حقوق کی بات دو لوگ الفاظ میں کہی ہے۔ چاہے اس سے کوئی ناراض ہو چاہے اس سے کوئی خوش ہو ہم نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ مگر میں اس حضرت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ مرکزی حکومت کی کس بنیاد پر کر رہے ہیں کسی حد تک وہ کہتے ہیں کہ ہم مرکز کے خلاف ہیں۔ ان کی جو پارٹی کے رہنماییں جب دوست دینے کا وقت ہوتا ہے تو مرکز کو دوست دیتے ہیں جب اپوزیشن کی بات ہوتی ہے تو وہ اپوزیشن کے ساتھ واک آؤت کرتے ہیں۔ ایک ناگ اس کی حکومت میں دوسری ناگ اپوزیشن میں مزے آزاد والے کر رہے ہیں۔ کوئی دوبلپرنٹ کے لئے انہوں نے نہ کہا ہے کہ ہم نے اس کے لئے کوئی فہذ نہیں رکھا ہے۔ جب اپسیکر وہ غور سے اگر بحث کا تجزیہ کرتے اور پڑھتے پلٹھ میں روپے ہم نے کوئی دیلوپمنٹ اتحادی کیلئے کچھ فہذ نہیں رکھا گیا ہے صرف ہم نے تقریر میں حوالہ دیا ہے کہ کوئی

ڈیولپمنٹ کے لئے ہم نے کوئی رقم نہیں رکھی ہے۔ الاؤنس کے حوالے سے جو کمیش الاؤنس ہے جو سیٹ الاؤنس ہے یا مختلف علاقوں کے ہجھی الاؤنسز میں اس کا حوالہ دے کر کما کاہے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں اپنی بحث تقریر میں زور دے کر یہ کما تھا کہ اس کے لئے ایک کمیش بنائی گئی ہے جو اس کا مطالعہ کر کے انشاء اللہ اس کا جلدی فیصلہ کرے گی۔ حالانکہ یہ تقریر میں نے اردو میں کی تھی جان جمالی کی طرح اگر میں انگریزی میں تقریر کرنا شاید یہ اعتراض کر سکتے تھے کہ کسی کو سمجھ نہیں آتی۔ ہم جب اپوزیشن میں تھے جب لانگ مارچ ہوا مختلف تحریکیں چلی ہم نے ان کا ساتھ دیا اور آج بھی ہم اس پر قائم ہیں۔ اس سے ہم دستبردار نہیں ہوئے ہیں۔ وہ حضرت خود جب ہم لانگ مارچ کرتے ہوئے پہنچنے تو اس وقت تمام کی تمام کیسپنٹ ہیڈکوارٹر سے غائب تھی۔ ہم تو ہیڈکوارٹر سے نہیں جاتے ہیں۔ یہاں تک ہم نے بحث میں اس کا حوالہ دیا ہے اور انشاء اللہ اس کافیصلہ چند روز میں کیا جائے گا۔
(ڈیک بجائے گئے)۔ وڈھ اور بلیدہ کا حوالہ دیا گیا کہ وڈھ اور بلیدہ میں سیرا گھر ہے میں اس پر اعتراض کر دیں گا کہ نہ صرف وڈھ میرا گاؤں ہے بلکہ بلیدہ میرا گاؤں ہے چمن بھی میرا گھر ہے پشین بھی میرا گھر ہے تربت بھی میرا گھر ہے پنجور سے لیکر بلوچستان کا ہر علاقہ میرا گھر ہے۔ اور تمام کو میں ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں نہ کہ بلیدہ اور وڈھ کو میں اچھی نظروں سے دیکھوں گا ان دیگر علاقوں کو بھی نظروں سے دیکھوں گا۔ تمام کے تمام بلوچستان کے علاقے ہمارے لئے برابر ہیں۔ اور ان کی صورت کے مطابق ان کے کام کے جائیں گے۔ جناب اپنے کریم یہ بھی اعتراض کیا جا رہا ہے کہ موجودہ حکومت جو ہے انتقام گیری پر اتر آتی ہے مختلف ملازمین کو جو ہے انتقامی کارروائی کے طور پر ان کے ٹرانسفر کر رہی ہے ہمیں اس کے اگر وہ بن پوانٹ کرتے تو بہتر ہتا تھا کہ کھاں پر صوبائی حکومت نے کارروائی کی ہے کس طازم کے خلاف ٹرانسفر ایک routine کے تحت ہوتے رہتے ہیں اور وہ ہوئے ہیں میرے خیال میں اگر دیکھا جائے تو انہوں نے اپنے دور حکومت میں جو انہوں نے آج تک انتقامی کارروائی کی ہے اس کی مثال آج تک نہیں ملے گی میں نے اسی ایوان میں ان کے جو فسٹر ہجکیشن تھے ان کو حوالہ دیا

تحا جتاب اپسکر گواور ڈسٹرکٹ میں ہمارے پارٹی سے تعلق رکھنے والے دو ٹھپر تے میاں بیوی انہوں نے جو ہے شوہر کو تربت بھیج دیا اور بیوی کو جو ہے چمن کی طرف بھیج دیا اس کو کہتے ہیں جتاب اپسکر انتخابی کارروائی وہ on the floor آپ کے اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہوا میں نے بن پوائنٹ کیا تھا ہم نے as a routine کسی کو ٹرانسفر کیا ہے وہ ان کی نظر میں انتخابی کارروائی نظر آرہی ہے جتاب اپسکر اس بحث کی میں خود تعریف نہیں کرنا چاہتا نہ چاہونگا جو کچھ ساتھیوں نے اس پر اعتراضات کیے ہیں وہ ہم نے نوٹ کر کے جوابات دیئے ہیں جنہوں نے اس کی تعریف کی اسکا بھی میں شکریہ کم سے کم ادا کرنے کا حق رکھ سکتا ہوں۔ جتاب اپسکر میں ایک اور نکتے کی وضاحت کرتا چلوں پرسوں اسی اسمبلی کے ایوان نے ایک نکتہ اٹھایا تھا زیرِ آور کا جو آپ نے مائم دیا تھا اس میں کچھ نئی نکات تھے جن پر discussion یہاں پر ہوا ایمل کای کا مسئلہ تھا۔ فوڈ کامسٹل تھا اور عسرا جو ہے وہ گلستان اس پر وضاحت کرتے ہوئے میں نے یہ کہا تھا کل کے اخباروں میں دیکھا جو ہم پر ہمیشہ ایک الزام لگایا گیا ہے اب بھی شاید اسی الزام کو ہوا دی جا رہی ہے کہ یہ مرکز کے ساتھ مجاز آرائی پر ملتے ہوئے ہیں اور پنجاب کو چیلنج کیا گیا ہے آج تک آپ کے ریکارڈ میں ہے اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ موجود ہو گا جس میں میں نے clear یہ کہا تھا جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہ آئیں میں ہے نہ قانون میں ہے کسی بھی صوبے کو یہ حق نہیں پہنچا کہ ایک دوسرے کے خلاف ایسے پابندیاں اٹھائے اور یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ ہر صوبہ اگر ایک دوسرے پر پابندیاں لگاتا ہے کوئی صوبہ اس پر گئیں کا پابندی لگائے فریشیر جو بھلی دینے پر پابندی لگائے سندھ جو ہے مختلف صوبوں کو پانی دینے پر پابندی لگائے اور پنجاب جو ہے آٹاریے کے سطے میں پابندی لگائے تو اس سے جو ہے ایک انارکی پیدا ہو جائے گی۔ ہر صوبہ جو ہے ایک اسٹیٹ کے مائدہ ہو جائے گا۔ اس نکتے پر اعتراض کرتے ہوئے میں نے clear کہا تھا مگر دوسرے دن اخباری ہیڈلائنس میں نے پڑھی اب پتہ نہیں اندر اس کا کیا تھا اس میں یہ تھا کہ صوبائی حکومت نے اعلان جنگ کر دیا ہے اس کی وضاحت کی آخر میں جتاب اپسکر تمام ممبران کا حکومت میں بیٹھے ہوئے خاص

طور پر اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرونا گا جنہوں نے اپنے حوالے سے اس بجھ میں کچھ خامیاں بیٹھ کیں اور ہمیں صحیح راجہنمائی کے لیے ان کی بھی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے ہم شاید کوئی جانے میں یا اجانے میں اگر کوئی غلط قدم اٹھاتے ہیں تو اپوزیشن کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے وہ اس کی نشاندہی کریں ایکی اس نشاندہی پر شاید ہم اپنے غلط حرکتیں کیں یا غلط کام کا ارادہ رکھا ہوا ہو یا کہیں اس کو صحیح سمت پر لے جائیں۔ آخر میں جناب اسپیکر جو حسب روایات رہا ہے صوبائی اسمبلی کے اٹھاف اور ملازمین کے لیے حسب سابق ایک ماہ کی بونس کی تجوہ کا اعلان کرتا ہوں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر بت بت شکریہ میں اپنی جانب سے اور صوبائی اسمبلی کے اٹھاف کی جانب سے قائد الیوان اور حکومت کا مشکور ہوں جنہوں نے بونس کا اعلان فرمایا اب اسمبلی کا اجلاس کل مورخ ۲۶ جون ۱۹۹۰ء کو گیارہ بجے صحیح تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس پانچ بجکر پہاڑ منٹ (سے پہر) مورخ ۲۶ جون ۱۹۹۰ء کو گیارہ بجے صحیح تک ملتوی ہو گیا)۔